لوقا کی معرفت اِنجیل

پیش لفظ

1 محترم تھِیُفِلُس، بہت سے لوگ وہ سب کچھ لکھ چکے
ہیں جو ہمارے درمیان واقع ہوا ہے۔ 2 اُن کی کوشش یہ
تھی کہ وہی کچھ بیان کیا جائے جس کی گواہی وہ دیتے ہیں
جو شروع ہی سے ساتھ تھے اور آج تک اللہ کا کلام سنانے
کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ 3 مَیں نے بھی ہر
ممکن کوشش کی ہے کہ سب کچھ شروع سے اور عین حقیقت
کے مطابق معلوم کروں۔ اب مَیں یہ باتیں ترتیب سے آپ
کے لئے لکھنا چاہتا ہوں۔ 4 آپ یہ پڑھ کر جان لیں گے
کہ جو باتیں آپ کو سکھائی گئی ہیں وہ سچ اور درست ہیں۔

یحییٰ کے بارے میں پیش گوئی

5 یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانے میں ایک
امام تھا جس کا نام زکریاہ تھا۔ بیت المقدّس میں اماموں
کے مختلف گروہ خدمت سرانجام دیتے تھے، اور زکریاہ کا
تعلق ابیاہ کے گروہ سے تھا۔ اُس کی بیوی امامِ اعظم ہارون
کی نسل سے تھی اور اُس کا نام اِلیشبع تھا۔ 6 میاں بیوی
اللہ کے نزدیک راست باز تھے اور رب کے تمام احکام اور
ہدایات کے مطابق بے الزام زندگی گزارتے تھے۔ 7 لیکن
وہ بے اولاد تھے۔ اِلیشبع کے بچے پیدا نہیں ہو سکتے تھے۔
اب وہ دونوں بوڑھے ہو چکے تھے۔

8 ایک دن بیت المقدّس میں ابیاہ کے گروہ کی باری
تھی اور زکریاہ اللہ کے حضور اپنی خدمت سرانجام دے رہا
تھا۔ 9 دستور کے مطابق اُنہوں نے قرعہ ڈالا تاکہ معلوم
کریں کہ رب کے مقدِس میں جا کر بخور کی قربانی کون
جلائے۔ زکریاہ کو چنا گیا۔ 10 جب وہ مقررہ وقت پر
بخور جلانے کے لئے بیت المقدّس میں داخل ہوا تو جمع
ہونے والے تمام پرستار صحن میں دعا کر رہے تھے۔

11 اچانک رب کا ایک فرشتہ ظاہر ہوا جو بخور جلانے
کی قربان گاہ کے دہنی طرف کھڑا تھا۔ 12 اُسے دیکھ کر
زکریاہ گھبرایا اور بہت ڈر گیا۔ 13 لیکن فرشتے نے اُس سے
کہا، ”زکریاہ، مت ڈر! اللہ نے تیری دعا سن لی ہے۔ تیری
بیوی اِلیشبع کے بیٹا ہو گا۔ اُس کا نام یحییٰ رکھنا۔ 14 وہ نہ
صرف تیرے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہو گا، بلکہ بہت
سے لوگ اُس کی پیدائش پر خوشی منائیں گے۔ 15 کیونکہ وہ
رب کے نزدیک عظیم ہو گا۔ لازم ہے کہ وہ مے اور شراب سے
پرہیز کرے۔ وہ پیدا ہونے سے پہلے ہی روح القدس سے
معمور ہو گا 16 اور اسرائیلی قوم میں سے بہتوں کو رب اُن
کے خدا کے پاس واپس لائے گا۔ 17 وہ الیاس کی روح اور
قوت سے خداوند کے آگے آگے چلے گا۔ اُس کی خدمت سے
والدوں کے دل اپنے بچوں کی طرف مائل ہو جائیں گے
اور نافرمان لوگ راست بازوں کی دانائی کی طرف رجوع
کریں گے۔ یوں وہ اِس قوم کو رب کے لئے تیار کرے گا۔“

18 زکریاہ نے فرشتے سے پوچھا، ”مَیں کس طرح
جانوں کہ یہ بات سچ ہے؟ مَیں خود بوڑھا ہوں اور میری
بیوی بھی عمر رسیدہ ہے۔“

19 فرشتے نے جواب دیا، ”مَیں جبرائیل ہوں جو
اللہ کے حضور کھڑا رہتا ہوں۔ مجھے اِسی مقصد کے لئے بھیجا
گیا ہے کہ تجھے یہ خوش خبری سناؤں۔ 20 لیکن چونکہ تُو
نے میری بات کا یقین نہیں کیا اِس لئے تُو خاموش رہے گا

اور اُس وقت تک بول نہیں سکے گا جب تک تیرے بیٹا پیدا
نہ ہو۔ میری یہ باتیں مقررہ وقت پر ہی پوری ہوں گی۔“
21 اِس دوران باہر کے لوگ زکریاہ کے انتظار میں
تھے۔ وہ حیران ہوتے جا رہے تھے کہ اُسے واپس آنے
میں کیوں اِتنی دیر ہو رہی ہے۔ 22 آخرکار وہ باہر آیا، لیکن
وہ اُن سے بات نہ کر سکا۔ تب اُنہوں نے جان لیا کہ اُس
نے بیت المقدِس میں رویا دیکھی ہے۔ اُس نے ہاتھوں
سے اِشارے تو کئے، لیکن خاموش رہا۔
23 زکریاہ مقررہ وقت تک بیت المقدِس میں اپنی
خدمت انجام دیتا رہا، پھر اپنے گھر واپس چلا گیا۔ 24 تھوڑے
دنوں کے بعد اُس کی بیوی الیشبع حاملہ ہو گئی اور وہ پانچ
ماہ تک گھر میں چھپی رہی۔ 25 اُس نے کہا، ”خداوند نے
میرے لئے کتنا بڑا کام کیا ہے، کیونکہ اب اُس نے میری
فکر کی اور لوگوں کے سامنے سے میری رُسوائی دُور کر
دی۔“

عیسیٰ کی پیدائش کی پیش گوئی

26-27 الیشبع چھ ماہ سے اُمید سے تھی جب اللہ
نے جبرائیل فرشتے کو ایک کنواری کے پاس بھیجا جو ناصرت
میں رہتی تھی۔ ناصرت گلیل کا ایک شہر ہے اور کنواری کا نام
مریم تھا۔ اُس کی منگنی ایک مرد کے ساتھ ہو چکی تھی جو داؤد
بادشاہ کی نسل سے تھا اور جس کا نام یوسف تھا۔ 28 فرشتے
نے اُس کے پاس آ کر کہا، ”اے خاتون جس پر رب کا
خاص فضل ہوا ہے، سلام! رب تیرے ساتھ ہے۔“
29 مریم یہ سن کر گھبرا گئی اور سوچا، ”یہ کس طرح کا
سلام ہے؟“ 30 لیکن فرشتے نے اپنی بات جاری رکھی اور
کہا، ”اے مریم، مت ڈر، کیونکہ تجھ پر اللہ کا فضل ہوا
ہے۔ 31 تُو اُمید سے ہو کر ایک بیٹے کو جنم دے گی۔ تجھے
اُس کا نام عیسیٰ (نجات دینے والا) رکھنا ہے۔ 32 وہ عظیم
ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا فرزند کہلائے گا۔ رب ہمارا خدا اُسے
اُس کے باپ داؤد کے تخت پر بٹھائے گا 33 اور وہ ہمیشہ
تک اسرائیل پر حکومت کرے گا۔ اُس کی سلطنت کبھی ختم
نہ ہو گی۔“
34 مریم نے فرشتے سے کہا، ”یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟
ابھی تو مَیں کنواری ہوں۔“
35 فرشتے نے جواب دیا، ”روح القدس تجھ پر
نازل ہو گا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر چھا جائے گا۔
اِس لئے یہ بچہ قدوس ہو گا اور اللہ کا فرزند کہلائے گا۔
36 اور دیکھ، تیری رشتہ دار الیشبع کے بھی بیٹا ہو گا حالانکہ
وہ عمر رسیدہ ہے۔ گو اُسے بانجھ قرار دیا گیا تھا، لیکن وہ چھ
ماہ سے اُمید سے ہے۔ 37 کیونکہ اللہ کے نزدیک کوئی کام
ناممکن نہیں ہے۔“
38 مریم نے جواب دیا، ”مَیں رب کی خدمت
کے لئے حاضر ہوں۔ میرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا آپ
نے کہا ہے۔“ اِس پر فرشتہ چلا گیا۔

مریم الیشبع سے ملتی ہے

39 اُن دنوں میں مریم یہودیہ کے پہاڑی علاقے
کے ایک شہر کے لئے روانہ ہوئی۔ اُس نے جلدی جلدی
سفر کیا۔ 40 وہاں پہنچ کر وہ زکریاہ کے گھر میں داخل ہوئی
اور الیشبع کو سلام کیا۔ 41 مریم کا یہ سلام سن کر الیشبع کا
بچہ اُس کے پیٹ میں اُچھل پڑا اور الیشبع خود روح القدس
سے بھر گئی۔ 42 اُس نے بلند آواز سے کہا، ”تُو تمام
عورتوں میں مبارک ہے اور مبارک ہے تیرا بچہ! 43 مَیں
کون ہوں کہ میرے خداوند کی ماں میرے پاس آئی!
44 جونہی مَیں نے تیرا سلام سنا بچہ میرے پیٹ میں خوشی

سے اُچھل پڑا۔ 45 تُو کتنی مبارک ہے، کیونکہ تُو ایمان لائی
کہ جو کچھ رب نے فرمایا ہے وہ تکمیل تک پہنچے گا۔“

مریم کا گیت

46 اِس پر مریم نے کہا،
”میری جان رب کی تعظیم کرتی ہے
47 اور میری روح اپنے نجات دہندہ اللہ سے
نہایت خوش ہے۔
48 کیونکہ اُس نے اپنی خادمہ کی پستی پر نظر کی ہے۔
ہاں، اب سے تمام نسلیں مجھے مبارک کہیں گی،
49 کیونکہ قادرِ مطلق نے میرے لئے بڑے بڑے
کام کئے ہیں۔
اُس کا نام قدوس ہے۔
50 جو اُس کا خوف مانتے ہیں
اُن پر وہ پشت در پشت اپنی رحمت ظاہر کرے گا۔
51 اُس کی قدرت نے عظیم کام کر دکھائے ہیں،
اور دل سے مغرور لوگ تتر بتر ہو گئے ہیں۔
52 اُس نے حکمرانوں کو اُن کے تخت سے ہٹا کر
پست حال لوگوں کو سرفراز کر دیا ہے۔
53 بھوکوں کو اُس نے اچھی چیزوں سے مالا مال
کر کے امیروں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا ہے۔
54 وہ اپنے خادم اسرائیل کی مدد کے لئے آ گیا ہے۔
ہاں، اُس نے اپنی رحمت کو یاد کیا ہے،
55 یعنی وہ دائمی وعدہ جو اُس نے ہمارے بزرگوں
کے ساتھ کیا تھا،
ابراہیم اور اُس کی اولاد کے ساتھ۔“
56 مریم تقریباً تین ماہ الیشبع کے ہاں ٹھہری رہی، پھر
اپنے گھر لوٹ گئی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی پیدائش

57 پھر الیشبع کا بچے کو جنم دینے کا دن آ پہنچا اور
اُس کے بیٹا ہوا۔ 58 جب اُس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں
کو اطلاع ملی کہ رب کی اُس پر کتنی بڑی رحمت ہوئی ہے تو
اُنہوں نے اُس کے ساتھ خوشی منائی۔
59 جب بچہ آٹھ دن کا تھا تو وہ اُس کا ختنہ کروانے
کی رسم کے لئے آئے۔ وہ بچے کا نام اُس کے باپ کے
نام پر زکریاہ رکھنا چاہتے تھے، 60 لیکن اُس کی ماں نے
اعتراض کیا۔ اُس نے کہا، ”نہیں، اُس کا نام یحییٰ ہو۔“
61 اُنہوں نے کہا، ”آپ کے رشتہ داروں میں تو
ایسا نام کہیں بھی نہیں پایا جاتا۔“ 62 تب اُنہوں نے
اِشاروں سے بچے کے باپ سے پوچھا کہ وہ کیا نام رکھنا
چاہتا ہے۔
63 جواب میں زکریاہ نے تختی منگوا کر اُس پر لکھا،
”اُس کا نام یحییٰ ہے۔“ یہ دیکھ کر سب حیران ہوئے۔
64 اُسی لمحے زکریاہ دوبارہ بولنے کے قابل ہو گیا، اور وہ
اللہ کی تمجید کرنے لگا۔ 65 تمام ہمسایوں پر خوف چھا گیا
اور اِس بات کا چرچا یہودیہ کے پورے علاقے میں پھیل
گیا۔ 66 جس نے بھی سنا اُس نے سنجیدگی سے اِس پر غور
کیا اور سوچا، ”اِس بچے کا کیا بنے گا؟“ کیونکہ رب کی
قدرت اُس کے ساتھ تھی۔

زکریاہ کی نبوت

67 اُس کا باپ زکریاہ روح القدس سے معمور ہو گیا
اور نبوت کر کے کہا،
68 ”رب اسرائیل کے اللہ کی تمجید ہو!
کیونکہ وہ اپنی قوم کی مدد کے لئے آیا ہے،
اُس نے فدیہ دے کر اُسے چھڑایا ہے۔

69 اُس نے اپنے خادم داؤد کے گھرانے میں
ہمارے لئے ایک عظیم نجات دہندہ کھڑا کیا ہے۔
70 ایسا ہی ہوا جس طرح اُس نے قدیم زمانوں
میں اپنے مقدّس نبیوں کی معرفت فرمایا تھا،
71 کہ وہ ہمیں ہمارے دشمنوں سے نجات دلائے گا،
اُن سب کے ہاتھ سے
جو ہم سے نفرت رکھتے ہیں۔
72 کیونکہ اُس نے فرمایا تھا کہ وہ ہمارے باپ دادا
پر رحم کرے گا
73 اور اپنے مقدّس عہد کو یاد رکھے گا،
اُس وعدے کو جو اُس نے قسم کھا کر
ابراہیم کے ساتھ کیا تھا۔
74 اب اُس کا یہ وعدہ پورا ہو جائے گا:
ہم اپنے دشمنوں سے مخلصی پا کر
خوف کے بغیر اللہ کی خدمت کر سکیں گے،
75 جیتے جی اُس کے حضور مقدّس اور راست زندگی
گزار سکیں گے۔
76 اور تُو، میرے بچے، اللہ تعالیٰ کا نبی کہلائے گا۔
کیونکہ تُو خداوند کے آگے آگے
اُس کے راستے تیار کرے گا۔
77 تُو اُس کی قوم کو نجات کا راستہ دکھائے گا،
کہ وہ کس طرح اپنے گناہوں کی معافی پائے گی۔
78 ہمارے اللہ کی بڑی رحمت کی وجہ سے
ہم پر الٰہی نور چمکے گا۔
79 اُس کی روشنی اُن پر پھیل جائے گی جو اندھیرے
اور موت کے سائے میں بیٹھے ہیں،
ہاں وہ ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر پہنچائے گی۔“
80 یحییٰ پروان چڑھا اور اُس کی روح نے تقویت
پائی۔ اُس نے اُس وقت تک ریگستان میں زندگی گزاری جب
تک اُسے اسرائیل کی خدمت کرنے کے لئے بلایا نہ گیا۔

عیسیٰ کی پیدائش

2 اُن ایام میں روم کے شہنشاہ اَوگوستُس نے فرمان جاری
کیا کہ پوری سلطنت کی مردم شماری کی جائے۔ 2 یہ پہلی
مردم شماری اُس وقت ہوئی جب کورِنیُس شام کا گورنر تھا۔
3 ہر کسی کو اپنے وطنی شہر میں جانا پڑا تاکہ وہاں رجسٹر میں
اپنا نام درج کروائے۔
4 چنانچہ یوسف گلیل کے شہر ناصرت سے روانہ ہو کر
یہودیہ کے شہر بیت لحم پہنچا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ داؤد بادشاہ
کے گھرانے اور نسل سے تھا، اور بیت لحم داؤد کا شہر تھا۔
5 چنانچہ وہ اپنے نام کو رجسٹر میں درج کروانے کے لئے
وہاں گیا۔ اُس کی منگیتر مریم بھی ساتھ تھی۔ اُس وقت وہ
اُمید سے تھی۔ 6 جب وہ وہاں ٹھہرے ہوئے تھے تو بچے
کو جنم دینے کا وقت آ پہنچا۔ 7 بیٹا پیدا ہوا۔ یہ مریم کا پہلا
بچہ تھا۔ اُس نے اُسے کپڑوں میں* لپیٹ کر ایک چرنی میں
لٹا دیا، کیونکہ اُنہیں سرائے میں رہنے کی جگہ نہیں ملی تھی۔

چرواہوں کو خوش خبری

8 اُس رات کچھ چرواہے قریب کے کھلے میدان میں
اپنے ریوڑوں کی پہرہ داری کر رہے تھے۔ 9 اچانک رب کا
ایک فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا، اور اُن کے ارد گرد رب کا جلال
چمکا۔ یہ دیکھ کر وہ سخت ڈر گئے۔ 10 لیکن فرشتے نے اُن
سے کہا، ”ڈرو مت! دیکھو مَیں تم کو بڑی خوشی کی خبر دیتا
ہوں جو تمام لوگوں کے لئے ہو گی۔ 11 آج ہی داؤد کے
شہر میں تمہارے لئے نجات دہندہ پیدا ہوا ہے یعنی مسیح

* لفظی ترجمہ: پوتڑوں میں

خداوند۔ 12 اور تم اُسے اِس نشان سے پہچان لو گے، تم ایک
شیرخوار بچے کو کپڑوں میں لپٹا ہوا پاؤ گے۔ وہ چرنی میں
پڑا ہوا ہو گا۔“
13 اچانک آسمانی لشکروں کے بے شمار فرشتے اُس
فرشتے کے ساتھ ظاہر ہوئے جو اللہ کی حمد و ثنا کر کے کہہ
رہے تھے،
14 ”آسمان کی بلندیوں پر اللہ کی عزت و جلال،
زمین پر اُن لوگوں کی سلامتی جو اُسے منظور ہیں۔“
15 فرشتے اُنہیں چھوڑ کر آسمان پر واپس چلے گئے
تو چرواہے آپس میں کہنے لگے، ”آؤ، ہم بیت لحم جا کر یہ
بات دیکھیں جو ہوئی ہے اور جو رب نے ہم پر ظاہر کی
ہے۔“
16 وہ بھاگ کر بیت لحم پہنچے۔ وہاں اُنہیں مریم اور
یوسف ملے اور ساتھ ہی چھوٹا بچہ جو چرنی میں پڑا ہوا تھا۔
17 یہ دیکھ کر اُنہوں نے سب کچھ بیان کیا جو اُنہیں اِس
بچے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ 18 جس نے بھی اُن کی
بات سنی وہ حیرت زدہ ہوا۔ 19 لیکن مریم کو یہ تمام باتیں
یاد رہیں اور وہ اپنے دل میں اُن پر غور کرتی رہی۔ 20 پھر
چرواہے لوٹ گئے اور چلتے چلتے اُن تمام باتوں کے لئے
اللہ کی تعظیم و تعریف کرتے رہے جو اُنہوں نے سنی اور دیکھی
تھیں، کیونکہ سب کچھ ویسا ہی پایا تھا جیسا فرشتے نے اُنہیں
بتایا تھا۔

بچے کا نام عیسیٰ رکھا جاتا ہے

21 آٹھ دن کے بعد بچے کا ختنہ کروانے کا وقت آ
گیا۔ اُس کا نام عیسیٰ رکھا گیا، یعنی وہی نام جو فرشتے نے
مریم کو اُس کے حاملہ ہونے سے پہلے بتایا تھا۔

عیسیٰ کو بیت المقدّس میں پیش کیا جاتا ہے

22 جب موسیٰ کی شریعت کے مطابق طہارت کے
دن پورے ہوئے تب وہ بچے کو یروشلم لے گئے تاکہ اُسے
رب کے حضور پیش کیا جائے، 23 جیسے رب کی شریعت
میں لکھا ہے، ”ہر پہلوٹھے کو رب کے لئے مخصوص و مقدّس
کرنا ہے۔“ 24 ساتھ ہی اُنہوں نے مریم کی طہارت کی
رسم کے لئے وہ قربانی پیش کی جو رب کی شریعت بیان کرتی
ہے، یعنی ”دو قمریاں یا دو جوان کبوتر۔“
25 اُس وقت یروشلم میں ایک آدمی بنام شمعون رہتا
تھا۔ وہ راست باز اور خدا ترس تھا اور اِس انتظار میں تھا
کہ مسیح آ کر اسرائیل کو سکون بخشے۔ روح القدس اُس پر
تھا، 26 اور اُس نے اُس پر یہ بات ظاہر کی تھی کہ وہ جیتے
جی رب کے مسیح کو دیکھے گا۔ 27 اُس دن روح القدس نے
اُسے تحریک دی کہ وہ بیت المقدّس میں جائے۔ چنانچہ
جب مریم اور یوسف بچے کو رب کی شریعت کے مطابق
پیش کرنے کے لئے بیت المقدّس میں آئے 28 تو شمعون
موجود تھا۔ اُس نے بچے کو اپنے بازوؤں میں لے کر اللہ کی
حمد و ثنا کرتے ہوئے کہا،

29 ”اے آقا، اب تُو اپنے بندے کو اجازت دیتا ہے
کہ وہ سلامتی سے رِحلت کر جائے، جس طرح تُو نے
فرمایا ہے۔
30 کیونکہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے تیری اُس نجات
کا مشاہدہ کر لیا ہے
31 جو تُو نے تمام قوموں کی موجودگی میں تیار کی ہے۔
32 یہ ایک ایسی روشنی ہے جس سے غیریہودیوں کی
آنکھیں کھل جائیں گی
اور تیری قوم اسرائیل کو جلال حاصل ہو گا۔“

33 بچے کے ماں باپ اپنے بیٹے کے بارے میں

اِن الفاظ پر حیران ہوئے۔ 34 شمعون نے اُنہیں برکت دی اور مریم سے کہا، ”یہ بچہ مقرر ہوا ہے کہ اسرائیل کے بہت سے لوگ اِس سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں، لیکن بہت سے اِس سے اپنے پاؤں پر کھڑے بھی ہو جائیں گے۔ گو یہ اللہ کی طرف سے ایک اشارہ ہے تو بھی اِس کی مخالفت کی جائے گی۔ 35 یوں بہتوں کے دلی خیالات ظاہر ہو جائیں گے۔ اِس سلسلے میں تلوار تیری جان میں سے بھی گزر جائے گی۔“

36 وہاں بیت المقدّس میں ایک عمر رسیدہ نبیہ بھی تھی جس کا نام حناہ تھا۔ وہ فنوایل کی بیٹی اور آشر کے قبیلے سے تھی۔ شادی کے سات سال بعد اُس کا شوہر مر گیا تھا۔ 37 اب وہ بیوہ کی حیثیت سے 84 سال کی ہو چکی تھی۔ وہ کبھی بیت المقدّس کو نہیں چھوڑتی تھی، بلکہ دن رات اللہ کو سجدہ کرتی، روزہ رکھتی اور دعا کرتی تھی۔ 38 اُس وقت وہ مریم اور یوسف کے پاس آ کر اللہ کی تمجید کرنے لگی۔ ساتھ ساتھ وہ ہر ایک کو جو اِس انتظار میں تھا کہ اللہ فدیہ دے کر یروشلم کو چھڑائے، بچے کے بارے میں بتاتی رہی۔

وہ ناصرت واپس چلے جاتے ہیں

39 جب عیسیٰ کے والدین نے رب کی شریعت میں درج تمام فرائض ادا کر لئے تو وہ گلیل میں اپنے شہر ناصرت کو لوٹ گئے۔ 40 وہاں بچہ پروان چڑھا اور تقویت پاتا گیا۔ وہ حکمت و دانائی سے معمور تھا، اور اللہ کا فضل اُس پر تھا۔

بارہ سال کی عمر میں بیت المقدّس میں

41 عیسیٰ کے والدین ہر سال فسح کی عید کے لئے یروشلم جایا کرتے تھے۔ 42 اُس سال بھی وہ معمول کے مطابق عید کے لئے گئے جب عیسیٰ بارہ سال کا تھا۔ 43 عید کے اختتام پر وہ ناصرت واپس جانے لگے، لیکن عیسیٰ یروشلم میں رہ گیا۔ پہلے اُس کے والدین کو معلوم نہ تھا، 44 کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ قافلے میں کہیں موجود ہے۔ لیکن چلتے چلتے پہلا دن گزر گیا اور وہ اب تک نظر نہ آیا تھا۔ اِس پر والدین اُسے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں میں ڈھونڈنے لگے۔ 45 جب وہ وہاں نہ ملا تو مریم اور یوسف یروشلم واپس گئے اور وہاں ڈھونڈنے لگے۔ 46 تین دن کے بعد وہ آخرکار بیت المقدّس میں پہنچے۔ وہاں عیسیٰ دینی اُستادوں کے درمیان بیٹھا اُن کی باتیں سن رہا اور اُن سے سوالات پوچھ رہا تھا۔ 47 جس نے بھی اُس کی باتیں سنیں وہ اُس کی سمجھ اور جوابوں سے دنگ رہ گیا۔ 48 اُسے دیکھ کر اُس کے والدین گھبرا گئے۔ اُس کی ماں نے کہا، ”بیٹا، تُو نے ہمارے ساتھ یہ کیوں کیا؟ تیرا باپ اور مَیں تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے شدید کوفت کا شکار ہوئے۔“

49 عیسیٰ نے جواب دیا، ”آپ کو مجھے تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے گھر میں ہونا ضرور ہے؟“ 50 لیکن وہ اُس کی بات نہ سمجھے۔

51 پھر وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرت واپس آیا اور اُن کے تابع رہا۔ لیکن اُس کی ماں نے یہ تمام باتیں اپنے دل میں محفوظ رکھیں۔ 52 یوں عیسیٰ جوان ہوا۔ اُس کی سمجھ اور حکمت بڑھتی گئی، اور اُسے اللہ اور انسان کی مقبولیت حاصل تھی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

3 پھر روم کے شہنشاہ تبریُس کی حکومت کا پندرھواں سال آ گیا۔ اُس وقت پنطیُس پیلاطس صوبہ یہودیہ کا

گورنر تھا، ہیرودیس انتپاس گلیل کا حاکم تھا، اُس کا بھائی
فلپس اتوریہ اور ترخونیتس کے علاقے کا، جبکہ لسانیاس ابلینے
کا۔ **2** حنّا اور کائفا دونوں امامِ اعظم تھے۔ اُن دنوں میں
اللہ یحییٰ بن زکریاہ سے ہم کلام ہوا جب وہ ریگستان میں
تھا۔ **3** پھر وہ دریائے یردن کے پورے علاقے میں سے
گزرا۔ ہر جگہ اُس نے اعلان کیا کہ توبہ کر کے بپتسمہ لو
تاکہ تمہیں اپنے گناہوں کی معافی مل جائے۔ **4** یوں یسعیاہ
نبی کے الفاظ پورے ہوئے جو اُس کی کتاب میں درج ہیں:

’ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے،
رب کی راہ تیار کرو!
اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔
5 لازم ہے کہ ہر وادی بھر دی جائے،
ضروری ہے کہ ہر پہاڑ اور بلند جگہ میدان بن جائے۔
جو ٹیڑھا ہے اُسے سیدھا کیا جائے،
جو ناہموار ہے اُسے ہموار کیا جائے۔
6 اور تمام انسان اللہ کی نجات دیکھیں گے۔‘

7 جب بہت سے لوگ یحییٰ کے پاس آئے تاکہ اُس
سے بپتسمہ لیں تو اُس نے اُن سے کہا، ”اے زہریلے
سانپ کے بچو! کس نے تم کو آنے والے غضب سے بچنے
کی ہدایت کی؟ **8** اپنی زندگی سے ظاہر کرو کہ تم نے واقعی
توبہ کی ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم تو بچ جائیں گے کیونکہ
ابراہیم ہمارا باپ ہے۔ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اللہ اِن
پتھروں سے بھی ابراہیم کے لئے اَولاد پیدا کر سکتا ہے۔ **9** اب
تو عدالت کی کلہاڑی درختوں کی جڑوں پر رکھی ہوئی ہے۔
ہر درخت جو اچھا پھل نہ لائے کاٹا اور آگ میں جھونکا
جائے گا۔“

10 لوگوں نے اُس سے پوچھا، ”پھر ہم کیا کریں؟“

11 اُس نے جواب دیا، ”جس کے پاس دو کُرتے
ہیں وہ ایک اُس کو دے دے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ اور
جس کے پاس کھانا ہے وہ اُسے کھلا دے جس کے پاس
کچھ نہ ہو۔“

12 ٹیکس لینے والے بھی بپتسمہ لینے کے لئے آئے
تو اُنہوں نے پوچھا، ”اُستاد، ہم کیا کریں؟“

13 اُس نے جواب دیا، ”صرف اُتنے ٹیکس لینا جتنے
حکومت نے مقرر کئے ہیں۔“

14 کچھ فوجیوں نے پوچھا، ”ہمیں کیا کرنا چاہئے؟“

اُس نے جواب دیا، ”کسی سے جبراً یا غلط الزام لگا
کر پیسے نہ لینا بلکہ اپنی جائز آمدنی پر اکتفا کرنا۔“

15 لوگوں کی توقعات بہت بڑھ گئیں۔ وہ اپنے دلوں
میں سوچنے لگے کہ کیا یہ مسیح تو نہیں ہے؟ **16** اِس پر یحییٰ
اُن سب سے مخاطب ہو کر کہنے لگا، ”مَیں تو تمہیں پانی
سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن ایک آنے والا ہے جو مجھ سے
بڑا ہے۔ مَیں اُس کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق
نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔
17 وہ ہاتھ میں چھاج پکڑے ہوئے اناج کو بھوسے سے
الگ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ وہ گاہنے کی جگہ کو بالکل
صاف کر کے اناج کو اپنے گودام میں جمع کرے گا۔ لیکن
بھوسے کو وہ ایسی آگ میں جھونکے گا جو بجھنے کی نہیں۔“

18 اِس قسم کی بہت سی اَور باتوں سے اُس نے قوم
کو نصیحت کی اور اُسے اللہ کی خوش خبری سنائی۔ **19** لیکن
ایک دن یوں ہوا کہ یحییٰ نے گلیل کے حاکم ہیرودیس
انتپاس کو ڈانٹا۔ وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس نے اپنے بھائی کی
بیوی ہیرودیاس سے شادی کر لی تھی اور اِس کے علاوہ اَور
بہت سے غلط کام کئے تھے۔ **20** یہ ملامت سن کر ہیرودیس
نے اپنے غلط کاموں میں اَور اضافہ یہ کیا کہ یحییٰ کو جیل
میں ڈال دیا۔

عیسیٰ کا بپتسمہ

21 ایک دن جب بہت سے لوگوں کو بپتسمہ دیا جا رہا
تھا تو عیسیٰ نے بھی بپتسمہ لیا۔ جب وہ دعا کر رہا تھا تو
آسمان کھل گیا 22 اور روح القدس جسمانی صورت میں
کبوتر کی طرح اُس پر اُتر آیا۔ ساتھ ساتھ آسمان سے ایک
آواز سنائی دی، ”تُو میرا پیارا فرزند ہے، تجھ سے مَیں خوش
ہوں۔“

عیسیٰ کا نسب نامہ

23 عیسیٰ تقریباً تیس سال کا تھا جب اُس نے
خدمت شروع کی۔ اُسے یوسف کا بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اُس کا
نسب نامہ یہ ہے: یوسف بن عیلی 24 بن متات بن لاوی
بن ملکی بن ینّا بن یوسف 25 بن متتیاہ بن عاموس بن
ناحوم بن اسلیاہ بن نوگہ 26 بن ماعت بن متتیاہ بن شِمعی
بن یوسیخ بن یوداہ 27 بن یوحناہ بن ریسا بن زرُبابل بن
سیالتی ایل بن نیری 28 بن ملکی بن اَدّی بن قوسام بن
اِلمودام بن عیر 29 بن یشوع بن اِلی عزر بن یوریم بن
متات بن لاوی 30 بن شمعون بن یہوداہ بن یوسف بن
یونام بن اِلیاقیم 31 بن ملیاہ بن مِناہ بن متّاتاہ بن ناتن بن
داؤد 32 بن یسّی بن عوبید بن بوعز بن سلمون بن نحسون
33 بن عمی نداب بن ادمین بن ارنی بن حصرون بن فارص
بن یہوداہ 34 بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن تارح
بن نحور 35 بن سروج بن رعو بن فلج بن عبر بن سلح 36 بن
قینان بن ارفکسد بن سم بن نوح بن لمک 37 بن متوسلح بن
حنوک بن یارد بن مہلل ایل بن قینان 38 بن انوس بن
سیت بن آدم۔ آدم کو اللہ نے پیدا کیا تھا۔

عیسیٰ کو آزمایا جاتا ہے

4 عیسیٰ دریائے یردن سے واپس آیا۔ وہ روح القدس
سے معمور تھا جس نے اُسے ریگستان میں لا کر اُس کی
راہنمائی کی۔ 2 وہاں اُسے چالیس دن تک ابلیس سے
آزمایا گیا۔ اِس پورے عرصے میں اُس نے کچھ نہ کھایا۔
آخرکار اُسے بھوک لگی۔
3 پھر ابلیس نے اُس سے کہا، ”اگر تُو اللہ کا فرزند
ہے تو اِس پتھر کو حکم دے کہ روٹی بن جائے۔“
4 لیکن عیسیٰ نے انکار کر کے کہا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف روٹی پر
منحصر نہیں ہوتی۔“
5 اِس پر ابلیس نے اُسے کسی بلند جگہ پر لے جا کر
ایک لمحے میں دنیا کے تمام ممالک دکھائے۔ 6 وہ بولا،
”مَیں تجھے اِن ممالک کی شان و شوکت اور اِن پر تمام
اختیار دوں گا۔ کیونکہ یہ میرے سپرد کئے گئے ہیں اور جسے
چاہوں دے سکتا ہوں۔ 7 لہٰذا یہ سب کچھ تیرا ہی ہو گا۔
شرط یہ ہے کہ تُو مجھے سجدہ کرے۔“
8 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ
کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، ’رب اپنے اللہ کو سجدہ کر اور
صرف اُسی کی عبادت کر۔‘“
9 پھر ابلیس نے اُسے یروشلم لے جا کر بیت المقدّس
کی سب سے اونچی جگہ پر کھڑا کیا اور کہا، ”اگر تُو اللہ کا
فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ لگا دے۔ 10 کیونکہ
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’وہ اپنے فرشتوں کو تیری
حفاظت کرنے کا حکم دے گا، 11 اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں
پر اُٹھا لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے۔‘“
12 لیکن عیسیٰ نے تیسری بار انکار کیا اور کہا،
”کلامِ مقدّس یہ بھی فرماتا ہے، ’رب اپنے اللہ کو نہ آزمانا۔‘“

13 اِن آزمائشوں کے بعد ابلیس نے عیسیٰ کو کچھ دیر
کے لئے چھوڑ دیا۔

خدمت کا آغاز

14 پھر عیسیٰ واپس گلیل میں آیا۔ اُس میں روح القدس
کی قوت تھی، اور اُس کی شہرت اُس پورے علاقے میں
پھیل گئی۔ 15 وہاں وہ اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم
دینے لگا، اور سب نے اُس کی تعریف کی۔

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

16 ایک دن وہ ناصرت پہنچا جہاں وہ پروان چڑھا
تھا۔ وہاں بھی وہ معمول کے مطابق سبت کے دن مقامی
عبادت خانے میں جا کر کلامِ مقدّس میں سے پڑھنے کے
لئے کھڑا ہو گیا۔ 17 اُسے یسعیاہ نبی کی کتاب دی گئی تو
اُس نے طومار کو کھول کر یہ حوالہ ڈھونڈ نکالا،

18 ”رب کا روح مجھ پر ہے،
کیونکہ اُس نے مجھے تیل سے مسح کر کے
غریبوں کو خوش خبری سنانے کا اختیار دیا ہے۔
اُس نے مجھے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ
قیدیوں کو رہائی ملے گی
اور اندھے دیکھیں گے۔
اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں کچلے ہوؤں کو آزاد
کراؤں
19 اور رب کی طرف سے بحالی کے سال کا اعلان
کروں۔“

20 یہ کہہ کر عیسیٰ نے طومار کو لپیٹ کر عبادت خانے
کے ملازم کو واپس کر دیا اور بیٹھ گیا۔ ساری جماعت کی
آنکھیں اُس پر لگی تھیں۔ 21 پھر وہ بول اُٹھا، ”آج اللہ
کا یہ فرمان تمہارے سننے ہی پورا ہو گیا ہے۔“

22 سب عیسیٰ کے حق میں باتیں کرنے لگے۔ وہ
اُن پُرفضل باتوں پر حیرت زدہ تھے جو اُس کے منہ سے
نکلیں، اور وہ کہنے لگے، ”کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں ہے؟“

23 اُس نے اُن سے کہا، ”بے شک تم مجھے یہ
کہاوت بتاؤ گے، ’اے ڈاکٹر، پہلے اپنے آپ کا علاج کر۔‘
یعنی سننے میں آیا ہے کہ آپ نے کفرنحوم میں معجزے کئے
ہیں۔ اب ایسے معجزے یہاں اپنے وطنی شہر میں بھی
دکھائیں۔ 24 لیکن مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ کوئی بھی نبی
اپنے وطنی شہر میں مقبول نہیں ہوتا۔

25 یہ حقیقت ہے کہ الیاس نبی کے زمانے میں
اسرائیل میں بہت سی ضرورت مند بیوائیں تھیں، اُس وقت
جب ساڑھے تین سال تک بارش نہ ہوئی اور پورے ملک
میں سخت کال پڑا۔ 26 اِس کے باوجود الیاس کو اُن میں
سے کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا بلکہ ایک غیریہودی بیوہ کے
پاس جو صیدا کے شہر صارپت میں رہتی تھی۔ 27 اِسی طرح
الیشع نبی کے زمانے میں اسرائیل میں کوڑھ کے بہت سے
مریض تھے۔ لیکن اُن میں سے کسی کو شفا نہ ملی بلکہ صرف
نعمان کو جو ملکِ شام کا شہری تھا۔“

28 جب عبادت خانے میں جمع لوگوں نے یہ باتیں
سنیں تو وہ بڑے طیش میں آ گئے۔ 29 وہ اُٹھے اور اُسے
شہر سے نکال کر اُس پہاڑی کے کنارے لے گئے جس پر
شہر کو تعمیر کیا گیا تھا۔ وہاں سے وہ اُسے نیچے گرانا چاہتے تھے،
30 لیکن عیسیٰ اُن میں سے گزر کر وہاں سے چلا گیا۔

آدمی کا بدروح کی گرفت سے رہائی پانا

31 اِس کے بعد وہ گلیل کے شہر کفرنحوم کو گیا اور
سبت کے دن عبادت خانے میں لوگوں کو سکھانے لگا۔ 32 وہ

اُس کی تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے، کیونکہ وہ اختیار کے ساتھ
تعلیم دیتا تھا۔ 33 عبادت خانے میں ایک آدمی تھا جو کسی
ناپاک روح کے قبضے میں تھا۔ اب وہ چیخ چیخ کر بولنے
لگا، 34 ”ارے ناصرت کے عیسیٰ، ہمارا آپ کے ساتھ کیا
واسطہ ہے؟ کیا آپ ہمیں ہلاک کرنے آئے ہیں؟ مَیں تو
جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں، آپ اللہ کے قدوس ہیں۔“
35 عیسیٰ نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ”خاموش! آدمی
میں سے نکل جا!“ اِس پر بدروح آدمی کو جماعت کے بیچ
میں فرش پر پٹک کر اُس میں سے نکل گئی۔ لیکن وہ آدمی زخمی
نہ ہوا۔
36 تمام لوگ گھبرا گئے اور ایک دوسرے سے کہنے
لگے، ”اِس آدمی کے الفاظ میں کیا اختیار اور قوت ہے کہ
بدروحیں اُس کا حکم مانتی اور اُس کے کہنے پر نکل جاتی ہیں؟“
37 اور عیسیٰ کے بارے میں چرچا اُس پورے علاقے میں
پھیل گیا۔

بہت سے مریضوں کی شفایابی

38 پھر عیسیٰ عبادت خانے کو چھوڑ کر شمعون کے گھر
گیا۔ وہاں شمعون کی ساس شدید بخار میں مبتلا تھی۔ اُنہوں
نے عیسیٰ سے گزارش کی کہ وہ اُس کی مدد کرے۔ 39 اُس
نے اُس کے سرہانے کھڑے ہو کر بخار کو ڈانٹا تو وہ اُتر گیا
اور شمعون کی ساس اُسی وقت اُٹھ کر اُن کی خدمت کرنے
لگی۔
40 جب دن ڈھل گیا تو سب مقامی لوگ اپنے
مریضوں کو عیسیٰ کے پاس لائے۔ خواہ اُن کی بیماریاں کچھ
بھی کیوں نہ تھیں، اُس نے ہر ایک پر اپنے ہاتھ رکھ کر
اُسے شفا دی۔ 41 بہتوں میں بدروحیں بھی تھیں جنہوں
نے نکلتے وقت چلاّ کر کہا، ”تُو اللہ کا فرزند ہے۔“
لیکن چونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ مسیح ہے اِس لئے اُس
نے اُنہیں ڈانٹ کر بولنے نہ دیا۔

خوش خبری ہر ایک کے لئے ہے

42 جب اگلا دن چڑھا تو عیسیٰ شہر سے نکل کر کسی
ویران جگہ چلا گیا۔ لیکن ہجوم اُسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے
آخرکار اُس کے پاس پہنچا۔ لوگ اُسے اپنے پاس سے
جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ 43 لیکن اُس نے اُن سے
کہا، ”لازم ہے کہ مَیں دوسرے شہروں میں بھی جا کر اللہ
کی بادشاہی کی خوش خبری سناؤں، کیونکہ مجھے اِسی مقصد کے
لئے بھیجا گیا ہے۔“
44 چنانچہ وہ یہودیہ کے عبادت خانوں میں منادی
کرتا رہا۔

پہلے شاگردوں کی بلاہٹ

5 ایک دن عیسیٰ گلیل کی جھیل گنیسرت کے کنارے پر
کھڑا ہجوم کو اللہ کا کلام سنا رہا تھا۔ لوگ سنتے سنتے اِتنے
قریب آ گئے کہ اُس کے لئے جگہ کم ہو گئی۔ 2 پھر اُسے دو
کشتیاں نظر آئیں جو جھیل کے کنارے لگی تھیں۔ مچھیرے
اُن میں سے اُتر چکے تھے اور اب اپنے جالوں کو دھو رہے
تھے۔ 3 عیسیٰ ایک کشتی پر سوار ہوا۔ اُس نے کشتی کے مالک
شمعون سے درخواست کی کہ وہ کشتی کو کنارے سے تھوڑا سا
دُور لے چلے۔ پھر وہ کشتی میں بیٹھا اور ہجوم کو تعلیم دینے لگا۔
4 تعلیم دینے کے اختتام پر اُس نے شمعون سے کہا،
”اب کشتی کو وہاں لے جا جہاں پانی گہرا ہے اور اپنے
جالوں کو مچھلیاں پکڑنے کے لئے ڈال دو۔“
5 لیکن شمعون نے اعتراض کیا، ”اُستاد، ہم نے تو
پوری رات بڑی کوشش کی، لیکن ایک بھی نہ پکڑی۔ تاہم

آپ کے کہنے پر مَیں جالوں کو دوبارہ ڈالوں گا۔“ 6 یہ کہہ
کر اُنہوں نے گہرے پانی میں جا کر اپنے جال ڈال
دیئے۔ اور واقعی، مچھلیوں کا اِتنا بڑا غول جالوں میں پھنس
گیا کہ وہ پھٹنے لگے۔ 7 یہ دیکھ کر اُنہوں نے اپنے
ساتھیوں کو اشارہ کر کے بلایا تاکہ وہ دوسری کشتی میں آ کر
اُن کی مدد کریں۔ وہ آئے اور سب نے مل کر دونوں
کشتیوں کو اِتنی مچھلیوں سے بھر دیا کہ آخرکار دونوں ڈوبنے
کے خطرے میں تھیں۔ 8 جب شمعون پطرس نے یہ سب
کچھ دیکھا تو اُس نے عیسیٰ کے سامنے منہ کے بل گر کر
کہا، ”خداوند، مجھ سے دُور چلے جائیں۔ مَیں تو گناہ گار
ہوں۔“ 9 کیونکہ وہ اور اُس کے ساتھی اِتنی مچھلیاں پکڑنے
کی وجہ سے سخت حیران تھے۔ 10 اور زبدی کے بیٹے
یعقوب اور یوحنا کی حالت بھی یہی تھی جو شمعون کے ساتھ
مل کر کام کرتے تھے۔

لیکن عیسیٰ نے شمعون سے کہا، ”مت ڈر۔ اب سے
تُو آدمیوں کو پکڑا کرے گا۔“

11 وہ اپنی کشتیوں کو کنارے پر لے آئے اور سب
کچھ چھوڑ کر عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے۔

کوڑھ سے شفا

12 ایک دن عیسیٰ کسی شہر میں سے گزر رہا تھا کہ
وہاں ایک مریض ملا جس کا پورا جسم کوڑھ سے متاثر تھا۔
جب اُس نے عیسیٰ کو دیکھا تو وہ منہ کے بل گر پڑا اور التجا
کی، ”اے خداوند، اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کر
سکتے ہیں۔“

13 عیسیٰ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا اور کہا،
”مَیں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔“ اِس پر بیماری فوراً
دُور ہو گئی۔ 14 عیسیٰ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ کسی کو نہ
بتائے کہ کیا ہوا ہے۔ اُس نے کہا، ”سیدھا بیت المقدس
میں امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔ اپنے
ساتھ وہ قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت اُن
سے کرتی ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملتی ہے۔ یوں علانیہ
تصدیق ہو جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو گیا ہے۔“

15 تاہم عیسیٰ کے بارے میں خبر اَور زیادہ تیزی
سے پھیلتی گئی۔ لوگوں کے بڑے گروہ اُس کے پاس آتے
رہے تاکہ اُس کی باتیں سنیں اور اُس کے ہاتھ سے شفا
پائیں۔ 16 پھر بھی وہ کئی بار اُنہیں چھوڑ کر دعا کرنے کے
لئے ویران جگہوں پر جایا کرتا تھا۔

مفلوج کے لئے چھت کھولی جاتی ہے

17 ایک دن وہ لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ فریسی اور
شریعت کے عالم بھی گلیل اور یہودیہ کے ہر گاؤں اور
یروشلم سے آ کر اُس کے پاس بیٹھے تھے۔ اور رب کی
قدرت اُسے شفا دینے کے لئے تحریک دے رہی تھی۔
18 اِتنے میں کچھ آدمی ایک مفلوج کو چارپائی پر ڈال کر
وہاں پہنچے۔ اُنہوں نے اُسے گھر کے اندر عیسیٰ کے سامنے
رکھنے کی کوشش کی، 19 لیکن بے فائدہ۔ گھر میں اِتنے
لوگ تھے کہ اندر جانا ناممکن تھا۔ اِس لئے وہ آخرکار چھت
پر چڑھ گئے اور کچھ ٹائلیں اُدھیڑ کر چھت کا ایک حصہ کھول
دیا۔ پھر اُنہوں نے چارپائی کو مفلوج سمیت ہجوم کے
درمیان عیسیٰ کے سامنے اُتارا۔ 20 جب عیسیٰ نے اُن کا
ایمان دیکھا تو اُس نے مفلوج سے کہا، ”اے آدمی،
تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔“

21 یہ سن کر شریعت کے عالم اور فریسی سوچ بچار
میں پڑ گئے، ”یہ کس طرح کا بندہ ہے جو اِس قسم کا کفر بکتا
ہے؟ صرف اللہ ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔“

22 لیکن عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں،
اِس لئے اُس نے پوچھا، ”تم دل میں اِس طرح کی باتیں
کیوں سوچ رہے ہو؟ 23 کیا مفلوج سے یہ کہنا زیادہ
آسان ہے کہ ’تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں‘ یا یہ
کہ ’اُٹھ کر چل پھر‘؟ 24 لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ
ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔“
یہ کہہ کر وہ مفلوج سے مخاطب ہوا، ”اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا
کر اپنے گھر چلا جا۔“
25 لوگوں کے دیکھتے دیکھتے وہ آدمی کھڑا ہوا اور اپنی
چارپائی اُٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اپنے گھر چلا
گیا۔ 26 یہ دیکھ کر سب سخت حیرت زدہ ہوئے اور اللہ کی
تمجید کرنے لگے۔ اُن پر خوف چھا گیا اور وہ کہہ اُٹھے،
”آج ہم نے ناقابلِ یقین باتیں دیکھی ہیں۔“

عیسیٰ متی کو بلاتا ہے

27 اِس کے بعد عیسیٰ نکل کر ایک ٹیکس لینے والے
کے پاس سے گزرا جو اپنی چوکی پر بیٹھا تھا۔ اُس کا نام لاوی
تھا۔ اُسے دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“
28 وہ اُٹھا اور سب کچھ چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔
29 بعد میں اُس نے اپنے گھر میں عیسیٰ کی بڑی
ضیافت کی۔ بہت سے ٹیکس لینے والے اور دیگر مہمان اِس
میں شریک ہوئے۔ 30 یہ دیکھ کر کچھ فریسیوں اور اُن سے
تعلق رکھنے والے شریعت کے عالموں نے عیسیٰ کے
شاگردوں سے شکایت کی۔ اُنہوں نے کہا، ”تم ٹیکس لینے
والوں اور گناہ گاروں کے ساتھ کیوں کھاتے پیتے ہو؟“
31 عیسیٰ نے جواب دیا، ”صحت مندوں کو ڈاکٹر کی
ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ 32 مَیں راست بازوں
کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بلانے آیا ہوں تاکہ وہ توبہ
کریں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

33 کچھ لوگوں نے عیسیٰ سے ایک اَور سوال پوچھا،
”یحییٰ کے شاگرد اکثر روزہ رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ وہ
دعا بھی کرتے رہتے ہیں۔ فریسیوں کے شاگرد بھی اِسی
طرح کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے شاگرد کھانے پینے کا
سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔“
34 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم شادی کے مہمانوں کو
روزہ رکھنے کو کہہ سکتے ہو جب دُولھا اُن کے درمیان ہے؟
ہرگز نہیں! 35 لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا اُن سے
لے لیا جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ رکھیں گے۔“
36 اُس نے اُنہیں یہ مثال بھی دی، ”کون کسی
نئے لباس کو پھاڑ کر اُس کا ایک ٹکڑا کسی پرانے لباس میں
لگائے گا؟ کوئی بھی نہیں! اگر وہ ایسا کرے تو نہ صرف نیا
لباس خراب ہو گا بلکہ اُس سے لیا گیا ٹکڑا پرانے لباس کو بھی
خراب کر دے گا۔ 37 اِسی طرح کوئی بھی انگور کا تازہ رس
پرانی اور بے لچک مشکوں میں نہیں ڈالے گا۔ اگر وہ ایسا
کرے تو پرانی مشکیں پیدا ہونے والی گیس کے باعث
پھٹ جائیں گی۔ نتیجے میں مے اور مشکیں دونوں ضائع ہو
جائیں گی۔ 38 اِس لئے انگور کا تازہ رس نئی مشکوں میں
ڈالا جاتا ہے جو لچک دار ہوتی ہیں۔ 39 لیکن جو بھی پرانی
مے پینا پسند کرے وہ انگور کا نیا اور تازہ رس پسند نہیں
کرے گا۔ وہ کہے گا کہ پرانی ہی بہتر ہے۔“

سبت کے بارے میں سوال

6 ایک دن عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں سے گزر رہا تھا۔
چلتے چلتے اُس کے شاگرد اناج کی بالیں توڑنے اور اپنے

ہاتھوں سے مل کر کھانے لگے۔ سبت کا دن تھا۔ 2 یہ دیکھ کر
کچھ فریسیوں نے کہا، ”تم یہ کیوں کر رہے ہو؟ سبت کے
دن ایسا کرنا منع ہے۔“
3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا
کہ داؤد نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو
بھوک لگی تھی؟ 4 وہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور رب کے
لئے مخصوص شدہ روٹیاں لے کر کھائیں، اگرچہ صرف
اماموں کو اِنہیں کھانے کی اجازت ہے۔ اور اُس نے اپنے
ساتھیوں کو بھی یہ روٹیاں کھلائیں۔“ 5 پھر عیسیٰ نے اُن
سے کہا، ”ابنِ آدم سبت کا مالک ہے۔“

سوکھے ہاتھ کی شفا

6 سبت کے ایک اَور دن عیسیٰ عبادت خانے میں جا
کر سکھانے لگا۔ وہاں ایک آدمی تھا جس کا دہنا ہاتھ سوکھا
ہوا تھا۔ 7 شریعت کے عالم اور فریسی بڑے غور سے دیکھ
رہے تھے کہ کیا عیسیٰ اِس آدمی کو آج بھی شفا دے گا؟ کیونکہ
وہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے۔ 8 لیکن
عیسیٰ نے اُن کی سوچ کو جان لیا اور اُس سوکھے ہاتھ والے
آدمی سے کہا، ”اُٹھ، درمیان میں کھڑا ہو۔“ چنانچہ وہ آدمی
کھڑا ہوا۔ 9 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”مجھے بتاؤ،
شریعت ہمیں سبت کے دن کیا کرنے کی اجازت دیتی ہے،
نیک کام کرنے کی یا غلط کام کرنے کی، کسی کی جان بچانے
کی یا اُسے تباہ کرنے کی؟“ 10 وہ خاموش ہو کر اپنے
اردگرد کے تمام لوگوں کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اُس نے کہا،
”اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔“ اُس نے ایسا کیا تو اُس کا ہاتھ
بحال ہو گیا۔
11 لیکن وہ آپے میں نہ رہے اور ایک دوسرے سے
بات کرنے لگے کہ ہم عیسیٰ سے کس طرح نپٹ سکتے ہیں؟

عیسیٰ بارہ رسولوں کو مقرر کرتا ہے

12 اُنہی دنوں میں عیسیٰ نکل کر دعا کرنے کے لئے
پہاڑ پر چڑھ گیا۔ دعا کرتے کرتے پوری رات گزر گئی۔
13 پھر اُس نے اپنے شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر اُن
میں سے بارہ کو چن لیا، جنہیں اُس نے اپنے رسول مقرر
کیا۔ اُن کے نام یہ ہیں: 14 شمعون جس کا لقب اُس نے
پطرس رکھا، اُس کا بھائی اندریاس، یعقوب، یوحنا، فلپّس،
برتلمائی، 15 متی، توما، یعقوب بن حلفئی، شمعون مجاہد،
16 یہوداہ بن یعقوب اور یہوداہ اسکریوتی جس نے بعد
میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ تعلیم اور شفا دیتا ہے

17 پھر وہ اُن کے ساتھ پہاڑ سے اُتر کر ایک کھلے
اور ہموار میدان میں کھڑا ہوا۔ وہاں شاگردوں کی بڑی
تعداد نے اُسے گھیر لیا۔ ساتھ ہی بہت سے لوگ یہودیہ،
یروشلم اور صور اور صیدا کے ساحلی علاقے سے 18 اُس
کی تعلیم سننے اور بیماریوں سے شفا پانے کے لئے آئے
تھے۔ اور جنہیں بدروحیں تنگ کر رہی تھیں اُنہیں بھی شفا ملی۔
19 تمام لوگ اُسے چھونے کی کوشش کر رہے تھے، کیونکہ
اُس میں سے قوت نکل کر سب کو شفا دے رہی تھی۔

کون مبارک ہے؟

20 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کی طرف دیکھ کر کہا،
”مبارک ہو تم جو ضرورت مند ہو،
کیونکہ اللہ کی بادشاہی تم کو ہی حاصل ہے۔
21 مبارک ہو تم جو اِس وقت بھوکے ہو،
کیونکہ سیر ہو جاؤ گے۔
مبارک ہو تم جو اِس وقت روتے ہو،

کیونکہ خوشی سے ہنسو گے۔

22 مبارک ہو تم جب لوگ اِس لئے تم سے نفرت کرتے اور تمہارا حقہ پانی بند کرتے ہیں کہ تم ابنِ آدم کے پیروکار بن گئے ہو۔ ہاں، مبارک ہو تم جب وہ اِسی وجہ سے تمہیں لعن طعن کرتے اور تمہاری بدنامی کرتے ہیں۔ 23 جب وہ ایسا کرتے ہیں تو شادمان ہو کر خوشی سے ناچو، کیونکہ آسمان پر تم کو بڑا اجر ملے گا۔ اُن کے باپ دادا نے یہی سلوک نبیوں کے ساتھ کیا تھا۔

24 مگر تم پر افسوس جو اب دولت مند ہو،
کیونکہ تمہارا سکون یہیں ختم ہو جائے گا۔
25 تم پر افسوس جو اِس وقت خوب سیر ہو،
کیونکہ بعد میں تم بھوکے ہو گے۔
تم پر افسوس جو اب ہنس رہے ہو،
کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ رو رو کر ماتم
کرو گے۔
26 تم پر افسوس جن کی تمام لوگ تعریف کرتے ہیں،
کیونکہ اُن کے باپ دادا نے یہی سلوک جھوٹے نبیوں
کے ساتھ کیا تھا۔

اپنے دشمنوں سے محبت رکھنا

27 لیکن تم کو جو سن رہے ہو مَیں یہ بتاتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت رکھو، اور اُن سے بھلائی کرو جو تم سے نفرت کرتے ہیں۔ 28 جو تم پر لعنت کرتے ہیں اُنہیں برکت دو، اور جو تم سے بُرا سلوک کرتے ہیں اُن کے لئے دعا کرو۔ 29 اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو اُسے دوسرا گال بھی پیش کر دو۔ اِسی طرح اگر کوئی تمہاری چادر چھین لے تو اُسے قمیص لینے سے بھی نہ روکو۔ 30 جو بھی تم سے کچھ مانگتا ہے اُسے دو۔ اور جس نے تم سے کچھ لیا ہے اُس سے اُسے واپس دینے کا تقاضا نہ کرو۔ 31 لوگوں کے ساتھ ویسا سلوک کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں۔

32 اگر تم صرف اُنہی سے محبت کرو جو تم سے کرتے ہیں تو اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ 33 اور اگر تم صرف اُنہی سے بھلائی کرو جو تم سے بھلائی کرتے ہیں تو اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ 34 اِسی طرح اگر تم صرف اُنہی کو اُدھار دو جن کے بارے میں تمہیں اندازہ ہے کہ وہ واپس کر دیں گے تو اِس میں تمہاری کیا خاص مہربانی ہو گی؟ گناہ گار بھی گناہ گاروں کو اُدھار دیتے ہیں جب اُنہیں سب کچھ واپس ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ 35 نہیں، اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور اُنہی سے بھلائی کرو۔ اُنہیں اُدھار دو جن کے بارے میں تمہیں واپس ملنے کی اُمید نہیں ہے۔ پھر تم کو بڑا اجر ملے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے فرزند ثابت ہو گے، کیونکہ وہ بھی ناشکروں اور بُرے لوگوں پر نیکی کا اظہار کرتا ہے۔ 36 لازم ہے کہ تم رحم دل ہو کیونکہ تمہارا باپ بھی رحم دل ہے۔

منصف نہ بننا

37 دوسروں کی عدالت نہ کرنا تو تمہاری بھی عدالت نہیں کی جائے گی۔ دوسروں کو مجرم قرار نہ دینا تو تم کو بھی مجرم قرار نہیں دیا جائے گا۔ معاف کرو تو تم کو بھی معاف کر دیا جائے گا۔ 38 دو تو تم کو بھی دیا جائے گا۔ ہاں، جس حساب سے تم نے دیا اُسی حساب سے تم کو دیا جائے گا، بلکہ پیمانہ دبا دبا اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تمہاری جھولی میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔“

39 پھر عیسیٰ نے یہ مثال پیش کی۔ ”کیا ایک اندھا دوسرے اندھے کی راہنمائی کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اگر وہ ایسا کرے تو دونوں گڑھے میں گر جائیں گے۔ 40 شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ جب اُسے پوری ٹریننگ ملی ہو تو وہ اپنے اُستاد ہی کی مانند ہو گا۔

41 تُو کیوں غور سے اپنے بھائی کی آنکھ میں پڑے تنکے پر نظر کرتا ہے جبکہ تجھے وہ شہتیر نظر نہیں آتا جو تیری اپنی آنکھ میں ہے؟ 42 تُو کیونکر اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہے، 'بھائی، ٹھہرو، مجھے تمہاری آنکھ میں پڑا تنکا نکالنے دو' جبکہ تجھے اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا؟ ریاکار! پہلے اپنی آنکھ کے شہتیر کو نکال۔ تب ہی تجھے بھائی کا تنکا صاف نظر آئے گا اور تُو اُسے اچھی طرح سے دیکھ کر نکال سکے گا۔

درخت اُس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے

43 نہ اچھا درخت خراب پھل لاتا ہے، نہ خراب درخت اچھا پھل۔ 44 ہر قسم کا درخت اُس کے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ خاردار جھاڑیوں سے انجیر یا انگور نہیں توڑے جاتے۔ 45 نیک شخص کا اچھا پھل اُس کے دل کے اچھے خزانے سے نکلتا ہے جبکہ بُرے شخص کا خراب پھل اُس کے دل کی بُرائی سے نکلتا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے دل بھرا ہوتا ہے وہی چھلک کر منہ سے نکلتی ہے۔

دو قسم کے مکان

46 تم کیوں مجھے 'خداوند، خداوند' کہہ کر پکارتے ہو؟ میری بات پر تو تم عمل نہیں کرتے۔ 47 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ شخص کس کی مانند ہے جو میرے پاس آ کر میری بات سن لیتا اور اُس پر عمل کرتا ہے۔ 48 وہ اُس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا مکان بنانے کے لئے گہری بنیاد کی کھدائی کروائی۔ کھود کھود کر وہ چٹان تک پہنچ گیا۔ اُسی پر اُس نے مکان کی بنیاد رکھی۔ مکان مکمل ہوا تو ایک دن سیلاب آیا۔ زور سے بہتا ہوا پانی مکان سے ٹکرایا، لیکن وہ اُسے ہلا نہ سکا کیونکہ وہ مضبوطی سے بنایا گیا تھا۔ 49 لیکن جو میری بات سنتا اور اُس پر عمل نہیں کرتا وہ اُس شخص کی مانند ہے جس نے اپنا مکان بنیاد کے بغیر زمین پر ہی تعمیر کیا۔ جونہی زور سے بہتا ہوا پانی اُس سے ٹکرایا تو وہ گر گیا اور سراسر تباہ ہو گیا۔“

رومی افسر کے غلام کی شفا

7 یہ سب کچھ لوگوں کو سنانے کے بعد عیسیٰ کفرنحوم چلا گیا۔ 2 وہاں سو فوجیوں پر مقرر ایک افسر رہتا تھا۔ اُن دنوں میں اُس کا ایک غلام جو اُسے بہت عزیز تھا بیمار پڑ گیا۔ اب وہ مرنے کو تھا۔ 3 چونکہ افسر نے عیسیٰ کے بارے میں سنا تھا اِس لئے اُس نے یہودیوں کے کچھ بزرگ یہ درخواست کرنے کے لئے اُس کے پاس بھیج دیئے کہ وہ آ کر غلام کو شفا دے۔ 4 وہ عیسیٰ کے پاس پہنچ کر بڑے زور سے التجا کرنے لگے، ”یہ آدمی اِس لائق ہے کہ آپ اُس کی درخواست پوری کریں، 5 کیونکہ وہ ہماری قوم سے پیار کرتا ہے، یہاں تک کہ اُس نے ہمارے لئے عبادت خانہ بھی تعمیر کروایا ہے۔“

6 چنانچہ عیسیٰ اُن کے ساتھ چل پڑا۔ لیکن جب وہ گھر کے قریب پہنچ گیا تو افسر نے اپنے کچھ دوست یہ کہہ کر اُس کے پاس بھیج دیئے کہ ”خداوند، میرے گھر میں آنے کی تکلیف نہ کریں، کیونکہ مَیں اِس لائق نہیں ہوں۔ 7 اِس لئے مَیں نے خود کو آپ کے پاس آنے کے لائق بھی نہ سمجھا۔ بس وہیں سے کہہ دیں تو میرا غلام شفا پا جائے گا۔ 8 کیونکہ مجھے خود اعلیٰ افسروں کے حکم پر چلنا پڑتا

ہے اور میرے ماتحت بھی فوجی ہیں۔ ایک کو کہتا ہوں، ’جا!‘ تو وہ جاتا ہے اور دوسرے کو ’آ!‘ تو وہ آتا ہے۔ اِسی طرح مَیں اپنے نوکر کو حکم دیتا ہوں، ’یہ کر!‘ تو وہ کرتا ہے۔“

9 یہ سن کر عیسیٰ نہایت حیران ہوا۔ اُس نے مُڑ کر اپنے پیچھے آنے والے ہجوم سے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، مَیں نے اسرائیل میں بھی اِس قسم کا ایمان نہیں پایا۔“

10 جب افسر کا پیغام پہنچانے والے گھر واپس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ غلام کی صحت بحال ہو چکی ہے۔

بیوہ کا بیٹا زندہ کیا جاتا ہے

11 کچھ دیر کے بعد عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ نائین شہر کے لئے روانہ ہوا۔ ایک بڑا ہجوم بھی ساتھ چل رہا تھا۔ 12 جب وہ شہر کے دروازے کے قریب پہنچا تو ایک جنازہ نکلا۔ جو نوجوان فوت ہوا تھا اُس کی ماں بیوہ تھی اور وہ اُس کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ماں کے ساتھ شہر کے بہت سے لوگ چل رہے تھے۔ 13 اُسے دیکھ کر خداوند کو اُس پر بڑا ترس آیا۔ اُس نے اُس سے کہا، ”مت رو۔“ 14 پھر وہ جنازے کے پاس گیا اور اُسے چھوا۔ اُسے اُٹھانے والے رُک گئے تو عیسیٰ نے کہا، ”اے نوجوان، مَیں تجھے کہتا ہوں کہ اُٹھ!“ 15 مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔ عیسیٰ نے اُسے اُس کی ماں کے سپرد کر دیا۔

16 یہ دیکھ کر تمام لوگوں پر خوف طاری ہو گیا اور وہ اللہ کی تمجید کر کے کہنے لگے، ”ہمارے درمیان ایک بڑا نبی برپا ہوا ہے۔ اللہ نے اپنی قوم پر نظر کی ہے۔“

17 اور عیسیٰ کے بارے میں یہ خبر پورے یہودیہ اور ارد گرد کے علاقے میں پھیل گئی۔

یحییٰ کا عیسیٰ سے سوال

18 یحییٰ کو بھی اپنے شاگردوں کی معرفت اِن تمام واقعات کے بارے میں پتا چلا۔ اِس پر اُس نے دو شاگردوں کو بلا کر 19 اُنہیں یہ پوچھنے کے لئے خداوند کے پاس بھیجا، ”کیا آپ وہی ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی اَور کے انتظار میں رہیں؟“

20 چنانچہ یہ شاگرد عیسیٰ کے پاس پہنچ کر کہنے لگے، ”یحییٰ بپتسمہ دینے والے نے ہمیں یہ پوچھنے کے لئے بھیجا ہے کہ کیا آپ وہی ہیں جسے آنا ہے یا ہم کسی اَور کا انتظار کریں؟“

21 عیسیٰ نے اُسی وقت بہت سے لوگوں کو شفا دی تھی جو مختلف قسم کی بیماریوں، مصیبتوں اور بدروحوں کی گرفت میں تھے۔ اندھوں کی آنکھیں بھی بحال ہو گئی تھیں۔

22 اِس لئے اُس نے جواب میں یحییٰ کے قاصدوں سے کہا، ”یحییٰ کے پاس واپس جا کر اُسے سب کچھ بتا دینا جو تم نے دیکھا اور سنا ہے۔ ’اندھے دیکھتے، لنگڑے چلتے پھرتے ہیں، کوڑھیوں کو پاک صاف کیا جاتا ہے، بہرے سنتے ہیں، مُردوں کو زندہ کیا جاتا ہے اور غریبوں کو اللہ کی خوش خبری سنائی جاتی ہے۔‘ 23 یحییٰ کو بتاؤ، ’مبارک ہے وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر کھا کر برگشتہ نہیں ہوتا۔‘“

24 یحییٰ کے یہ قاصد چلے گئے تو عیسیٰ ہجوم سے یحییٰ کے بارے میں بات کرنے لگا، ”تم ریگستان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک سرکنڈا جو ہَوا کے ہر جھونکے سے ہلتا ہے؟ بے شک نہیں۔ 25 یا کیا وہاں جا کر ایسے آدمی کی توقع کر رہے تھے جو نفیس اور ملائم لباس پہنے ہوئے ہے؟ نہیں، جو شاندار کپڑے پہنتے اور عیش و عشرت میں زندگی گزارتے ہیں وہ شاہی محلوں میں پائے جاتے ہیں۔ 26 تو پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ ایک نبی کو؟ بالکل صحیح، بلکہ مَیں تم کو بتاتا

ہوں کہ وہ نبی سے بھی بڑا ہے۔ 27 اُسی کے بارے میں کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، 'دیکھ مَیں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے آگے بھیج دیتا ہوں جو تیرے سامنے راستہ تیار کرے گا۔' 28 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اِس دنیا میں پیدا ہونے والا کوئی بھی شخص یحییٰ سے بڑا نہیں ہے۔ تو بھی اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے والا سب سے چھوٹا شخص اُس سے بڑا ہے۔''

29 بات یہ تھی کہ تمام قوم بشمول ٹیکس لینے والوں نے یحییٰ کا پیغام سن کر اللہ کا انصاف مان لیا اور یحییٰ سے بپتسمہ لیا تھا۔ 30 صرف فریسی اور شریعت کے علما نے اپنے بارے میں اللہ کی مرضی کو رد کر کے یحییٰ کا بپتسمہ لینے سے انکار کیا تھا۔

31 عیسیٰ نے بات جاری رکھی، ''چنانچہ مَیں اِس نسل کے لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں؟ وہ کس سے مطابقت رکھتے ہیں؟ 32 وہ اُن بچوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے کھیل رہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ اونچی آواز سے دوسرے بچوں سے شکایت کر رہے ہیں، 'ہم نے بانسری بجائی تو تم نہ ناچے۔ پھر ہم نے نوحہ کے گیت گائے، لیکن تم نہ روئے۔' 33 دیکھو، یحییٰ بپتسمہ دینے والا آیا اور نہ روٹی کھائی، نہ مے پی۔ یہ دیکھ کر تم کہتے ہو کہ اُس میں بدروح ہے۔ 34 پھر ابنِ آدم کھاتا اور پیتا ہوا آیا۔ اب تم کہتے ہو، 'دیکھو یہ کیسا پیٹو اور شرابی ہے۔ اور وہ ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کا دوست بھی ہے۔' 35 لیکن حکمت اپنے تمام بچوں سے ہی صحیح ثابت ہوئی ہے۔''

عیسیٰ شمعون فریسی کے گھر میں

36 ایک فریسی نے عیسیٰ کو کھانا کھانے کی دعوت دی۔ عیسیٰ اُس کے گھر جا کر کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 37 اُس شہر میں ایک بدچلن عورت رہتی تھی۔ جب اُسے پتا چلا کہ عیسیٰ اُس فریسی کے گھر میں کھانا کھا رہا ہے تو وہ عطردان میں بیش قیمت عطر لا کر 38 پیچھے سے اُس کے پاؤں کے پاس کھڑی ہو گئی۔ وہ رو پڑی اور اُس کے آنسو ٹپک ٹپک کر عیسیٰ کے پاؤں کو تر کرنے لگے۔ پھر اُس نے اُس کے پاؤں کو اپنے بالوں سے پونچھ کر اُنہیں چوما اور اُن پر عطر ڈالا۔ 39 جب عیسیٰ کے فریسی میزبان نے یہ دیکھا تو اُس نے دل میں کہا، ''اگر یہ آدمی نبی ہوتا تو اُسے معلوم ہوتا کہ یہ کس قسم کی عورت ہے جو اُسے چھو رہی ہے، کہ یہ گناہ گار ہے۔''

40 عیسیٰ نے اِن خیالات کے جواب میں اُس سے کہا، ''شمعون، مَیں تجھے کچھ بتانا چاہتا ہوں۔''

اُس نے کہا، ''جی اُستاد، بتائیں۔''

41 عیسیٰ نے کہا، ''ایک ساہوکار کے دو قرض دار تھے۔ ایک کو اُس نے چاندی کے 500 سکے دیئے تھے اور دوسرے کو 50 سکے۔ 42 لیکن دونوں اپنا قرض ادا نہ کر سکے۔ یہ دیکھ کر اُس نے دونوں کا قرض معاف کر دیا۔ اب مجھے بتا، دونوں قرض داروں میں سے کون اُسے زیادہ عزیز رکھے گا؟''

43 شمعون نے جواب دیا، ''میرے خیال میں وہ جسے زیادہ معاف کیا گیا۔''

عیسیٰ نے کہا، ''تُو نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے۔'' 44 اور عورت کی طرف مڑ کر اُس نے شمعون سے بات جاری رکھی، ''کیا تُو اِس عورت کو دیکھتا ہے؟ 45 جب مَیں اِس گھر میں آیا تو تُو نے مجھے پاؤں دھونے کے لئے پانی نہ دیا۔ لیکن اِس نے میرے پاؤں کو اپنے آنسوؤں سے تر کر کے اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کر دیا ہے۔ تُو نے مجھے بوسہ نہ دیا، لیکن یہ میرے اندر آنے سے لے کر اب تک

میرے پاؤں کو چومنے سے باز نہیں رہی۔ 46 تُو نے
میرے سر پر زیتون کا تیل نہ ڈالا، لیکن اِس نے میرے
پاؤں پر عطر ڈالا۔ 47 اِس لئے مَیں تجھے بتاتا ہوں کہ اِس
کے گناہوں کو گو وہ بہت ہیں معاف کر دیا گیا ہے، کیونکہ
اِس نے بہت محبت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن جسے کم معاف کیا
گیا ہو وہ کم محبت رکھتا ہے۔“
48 پھر عیسیٰ نے عورت سے کہا، ”تیرے گناہوں کو
معاف کر دیا گیا ہے۔“
49 یہ سن کر جو ساتھ بیٹھے تھے آپس میں کہنے لگے،
”یہ کس قسم کا شخص ہے جو گناہوں کو بھی معاف کرتا ہے؟“
50 لیکن عیسیٰ نے خاتون سے کہا، ”تیرے ایمان
نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے چلی جا۔“

خدمت گزار خواتین عیسیٰ کے ساتھ سفر کرتی ہیں

8 اِس کے کچھ دیر بعد عیسیٰ مختلف شہروں اور دیہاتوں
میں سے گزر کر سفر کرنے لگا۔ ہر جگہ اُس نے اللہ کی
بادشاہی کے بارے میں خوش خبری سنائی۔ اُس کے بارہ
شاگرد اُس کے ساتھ تھے، 2 نیز کچھ خواتین بھی جنہیں اُس
نے بدروحوں سے رہائی اور بیماریوں سے شفا دی تھی۔ اِن
میں سے ایک مریم تھی جو مگدلینی کہلاتی تھی جس میں سے
سات بدروحیں نکالی گئی تھیں۔ 3 پھر یُوأنّہ جو خوزہ کی بیوی
تھی (خوزہ ہیرودیس بادشاہ کا ایک افسر تھا)۔ سوسناہ اور
دیگر کئی خواتین بھی تھیں جو اپنے مالی وسائل سے اُن کی
خدمت کرتی تھیں۔

بیج بونے والے کی تمثیل

4 ایک دن عیسیٰ نے ایک بڑے ہجوم کو ایک تمثیل
سنائی۔ لوگ مختلف شہروں سے اُسے سننے کے لئے جمع ہو
گئے تھے۔
5 ”ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ جب بیج
اِدھر اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے۔ وہاں اُنہیں
پاؤں تلے کچلا گیا اور پرندوں نے اُنہیں چگ لیا۔ 6 کچھ
پتھریلی زمین پر گرے۔ وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن نمی کی کمی
تھی، اِس لئے پودے کچھ دیر کے بعد سوکھ گئے۔ 7 کچھ
دانے خود رَو کانٹے دار پودوں کے درمیان بھی گرے۔
وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو پودوں نے ساتھ ساتھ
بڑھ کر اُنہیں پھلنے پھولنے کی جگہ نہ دی۔ چنانچہ وہ بھی ختم
ہو گئے۔ 8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو زرخیز زمین پر
گرے۔ وہاں وہ اُگ سکے اور جب فصل پک گئی تو سو گنا
زیادہ پھل پیدا ہوا۔“
یہ کہہ کر عیسیٰ پکار اُٹھا، ”جو سن سکتا ہے وہ سن لے!“

تمثیلوں کا مقصد

9 اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ اِس
تمثیل کا کیا مطلب ہے؟ 10 جواب میں اُس نے کہا، ”تم
کو تو اللہ کی بادشاہی کے بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی ہے۔ لیکن
مَیں دوسروں کو سمجھانے کے لئے تمثیلیں استعمال کرتا ہوں
تاکہ پاک کلام پورا ہو جائے کہ ’وہ اپنی آنکھوں سے
دیکھیں گے مگر کچھ نہیں جانیں گے، وہ اپنے کانوں سے
سنیں گے مگر کچھ نہیں سمجھیں گے۔‘

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

11 تمثیل کا مطلب یہ ہے: بیج سے مراد اللہ کا کلام
ہے۔ 12 راہ پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے
تو ہیں، لیکن پھر اِبلیس آ کر اُسے اُن کے دلوں سے چھین
لیتا ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ ایمان لا کر نجات پائیں۔ 13 پتھریلی

زمین پر گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سن کر اُسے
خوشی سے قبول تو کر لیتے ہیں، لیکن جڑ نہیں پکڑتے۔ نتیجے
میں اگرچہ وہ کچھ دیر کے لئے ایمان رکھتے ہیں تو بھی جب
کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ برگشتہ ہو جاتے
ہیں۔ **14** خود رَو کانٹے دار پودوں کے درمیان گرے ہوئے
دانے وہ لوگ ہیں جو سنتے تو ہیں، لیکن جب وہ چلے جاتے
ہیں تو روزمرہ کی پریشانیاں، دولت اور زندگی کی عیش وعشرت
اُنہیں پھلنے پھولنے نہیں دیتی۔ نتیجے میں وہ پھل لانے تک
نہیں پہنچتے۔ **15** اِس کے مقابلے میں زرخیز زمین میں
گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جن کا دل دیانت دار اور
اچھا ہے۔ جب وہ کلام سنتے ہیں تو وہ اُسے اپناتے اور
ثابت قدمی سے ترقی کرتے کرتے پھل لاتے ہیں۔

کوئی چراغ کو برتن کے نیچے نہیں چھپاتا

16 جب کوئی چراغ جلاتا ہے تو وہ اُسے کسی برتن یا
چارپائی کے نیچے نہیں رکھتا، بلکہ اُسے شمع دان پر رکھ دیتا ہے
تاکہ اُس کی روشنی اندر آنے والوں کو نظر آئے۔
17 جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے وہ آخر میں
ظاہر ہو جائے گا، اور جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے وہ معلوم ہو
جائے گا اور روشنی میں لایا جائے گا۔
18 چنانچہ اِس پر دھیان دو کہ تم کس طرح سنتے ہو۔
کیونکہ جس کے پاس کچھ ہے اُسے اَور دیا جائے گا، جبکہ
جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا
جس کے بارے میں وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا ہے۔”

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

19 ایک دن عیسیٰ کی ماں اور بھائی اُس کے پاس
آئے، لیکن وہ ہجوم کی وجہ سے اُس تک نہ پہنچ سکے۔
20 چنانچہ عیسیٰ کو اطلاع دی گئی، “آپ کی ماں اور بھائی
باہر کھڑے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔”
21 اُس نے جواب دیا، “میری ماں اور بھائی وہ
سب ہیں جو اللہ کا کلام سن کر اُس پر عمل کرتے ہیں۔”

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

22 ایک دن عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا،
“آؤ، ہم جھیل کو پار کریں۔” چنانچہ وہ کشتی پر سوار ہو کر
روانہ ہوئے۔ **23** جب کشتی چلی جا رہی تھی تو عیسیٰ سو گیا۔
اچانک جھیل پر آندھی آئی۔ کشتی پانی سے بھرنے لگی اور
ڈوبنے کا خطرہ تھا۔ **24** پھر اُنہوں نے عیسیٰ کے پاس جا
کر اُسے جگا دیا اور کہا، “اُستاد، اُستاد، ہم تباہ ہو رہے
ہیں۔”
وہ جاگ اُٹھا اور آندھی اور موجوں کو ڈانٹا۔ آندھی
تھم گئی اور لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔ **25** پھر اُس نے
شاگردوں سے پوچھا، “تمہارا ایمان کہاں ہے؟”
اُن پر خوف طاری ہو گیا اور وہ سخت حیران ہو کر
آپس میں کہنے لگے، “آخر یہ کون ہے؟ وہ ہوا اور پانی کو
بھی حکم دیتا ہے، اور وہ اُس کی مانتے ہیں۔”

عیسیٰ ایک گراسینی آدمی سے بدروحیں نکال دیتا ہے

26 پھر وہ سفر جاری رکھتے ہوئے گراسا کے علاقے
کے کنارے پر پہنچے جو جھیل کے پار گلیل کے مقابل ہے۔
27 جب عیسیٰ کشتی سے اُترا تو شہر کا ایک آدمی عیسیٰ کو ملا جو
بدروحوں کی گرفت میں تھا۔ وہ کافی دیر سے کپڑے پہنے
بغیر چلتا پھرتا تھا اور اپنے گھر کے بجائے قبروں میں رہتا
تھا۔ **28** عیسیٰ کو دیکھ کر وہ چلّایا اور اُس کے سامنے گر گیا۔
اونچی آواز سے اُس نے کہا، “عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے فرزند،

میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ مَیں منت کرتا ہوں، مجھے عذاب میں نہ ڈالیں۔" **29** کیونکہ عیسیٰ نے ناپاک روح کو حکم دیا تھا، "آدمی میں سے نکل جا!" اِس بدروح نے بڑی دیر سے اُس پر قبضہ کیا ہوا تھا، اِس لئے لوگوں نے اُس کے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے باندھ کر اُس کی پہرہ داری کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن بے فائدہ۔ وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا اور بدروح اُسے ویران علاقوں میں بھگائے پھرتی تھی۔

30 عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، "تیرا نام کیا ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "لشکر۔" اِس نام کی وجہ یہ تھی کہ اُس میں بہت سی بدروحیں گھسی ہوئی تھیں۔ **31** اب یہ منت کرنے لگیں، "ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کو نہ کہیں۔"

32 اُس وقت قریب کی پہاڑی پر سؤروں کا بڑا غول چر رہا تھا۔ بدروحوں نے عیسیٰ سے التماس کی، "ہمیں اُن سؤروں میں داخل ہونے دیں۔" اُس نے اجازت دے دی۔ **33** چنانچہ وہ اُس آدمی میں سے نکل کر سؤروں میں جا گھسیں۔ اِس پر پورے غول کے سؤر بھاگ بھاگ کر پہاڑی کی ڈھلان پر سے اُترے اور جھیل میں جھپٹ کر ڈوب مرے۔

34 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔ اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کا چرچا کیا **35** تو لوگ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا ہوا ہے اپنی جگہوں سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔ اُس کے پاس پہنچے تو وہ آدمی ملا جس سے بدروحیں نکل گئی تھیں۔ اب وہ کپڑے پہنے عیسیٰ کے پاؤں میں بیٹھا تھا اور اُس کی ذہنی حالت ٹھیک تھی۔ یہ دیکھ کر وہ ڈر گئے۔ **36** جنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ اِس بدروح گرفتہ آدمی کو کس طرح رہائی ملی ہے۔ **37** پھر اُس علاقے کے تمام لوگوں نے عیسیٰ سے درخواست کی کہ وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا جائے، کیونکہ اُن پر بڑا خوف چھا گیا تھا۔ چنانچہ عیسیٰ کشتی پر سوار ہو کر واپس چلا گیا۔ **38** جس آدمی سے بدروحیں نکل گئی تھیں اُس نے اُس سے التماس کی، "مجھے بھی اپنے ساتھ جانے دیں۔"

لیکن عیسیٰ نے اُسے اجازت نہ دی بلکہ کہا، **39** "اپنے گھر واپس چلا جا اور دوسروں کو وہ سب کچھ بتا جو اللہ نے تیرے لئے کیا ہے۔"

چنانچہ وہ واپس چلا گیا اور پورے شہر میں لوگوں کو بتانے لگا کہ عیسیٰ نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

یائیر کی بیٹی اور بیمار خاتون

40 جب عیسیٰ جھیل کے دوسرے کنارے پر واپس پہنچا تو لوگوں نے اُس کا استقبال کیا، کیونکہ وہ اُس کے انتظار میں تھے۔ **41** اِتنے میں ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا جس کا نام یائیر تھا۔ وہ مقامی عبادت خانے کا راہنما تھا۔ وہ عیسیٰ کے پاؤں میں گر کر منت کرنے لگا، "میرے گھر چلیں۔" **42** کیونکہ اُس کی اکلوتی بیٹی جو تقریباً بارہ سال کی تھی مرنے کو تھی۔

عیسیٰ چل پڑا۔ ہجوم نے اُسے یوں گھیرا ہوا تھا کہ سانس لینا بھی مشکل تھا۔ **43** ہجوم میں ایک خاتون تھی جو بارہ سال سے خون بہنے کے مرض سے رہائی نہ پا سکی تھی۔ کوئی اُسے شفا نہ دے سکا تھا۔ **44** اب اُس نے پیچھے سے آ کر عیسیٰ کے لباس کے کنارے کو چھوا۔ خون بہنا فوراً بند ہو گیا۔ **45** لیکن عیسیٰ نے پوچھا، "کس نے مجھے چھوا ہے؟"

سب نے انکار کیا اور پطرس نے کہا، "اُستاد، یہ تمام لوگ تو آپ کو گھیر کر دبا رہے ہیں۔"

46 لیکن عیسیٰ نے اِصرار کیا، ”کسی نے ضرور مجھے
چھوا ہے، کیونکہ مجھے محسوس ہوا ہے کہ مجھ میں سے توانائی
نکلی ہے۔“ 47 جب اُس خاتون نے دیکھا کہ بھید کھل گیا
تو وہ لرزتی ہوئی آئی اور اُس کے سامنے گر گئی۔ پورے ہجوم
کی موجودگی میں اُس نے بیان کیا کہ اُس نے عیسیٰ کو کیوں
چھوا تھا اور کہ چھوتے ہی اُسے شفا مل گئی تھی۔ 48 عیسیٰ
نے کہا، ”بیٹی، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی
سے چلی جا۔“

49 عیسیٰ نے یہ بات ابھی ختم نہیں کی تھی کہ عبادت
خانے کے راہنما یائیر کے گھر سے کوئی شخص آ پہنچا۔ اُس
نے کہا، ”آپ کی بیٹی فوت ہو چکی ہے، اب اُستاد کو مزید
تکلیف نہ دیں۔“

50 لیکن عیسیٰ نے یہ سن کر کہا، ”مت گھبرا۔ فقط
ایمان رکھ تو وہ بچ جائے گی۔“

51 وہ گھر پہنچ گئے تو عیسیٰ نے کسی کو بھی سوائے
پطرس، یوحنا، یعقوب اور بیٹی کے والدین کے اندر آنے کی
اجازت نہ دی۔ 52 تمام لوگ رو رہے اور چھاتی پیٹ
پیٹ کر ماتم کر رہے تھے۔ عیسیٰ نے کہا، ”خاموش! وہ مر
نہیں گئی بلکہ سو رہی ہے۔“

53 لوگ ہنس کر اُس کا مذاق اُڑانے لگے، کیونکہ
وہ جانتے تھے کہ لڑکی مر گئی ہے۔ 54 لیکن عیسیٰ نے
لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اُونچی آواز سے کہا، ”بیٹی، جاگ اُٹھ!“
55 لڑکی کی جان واپس آ گئی اور وہ فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی۔
پھر عیسیٰ نے حکم دیا کہ اُسے کچھ کھانے کو دیا جائے۔ 56 یہ
سب کچھ دیکھ کر اُس کے والدین حیرت زدہ ہوئے۔ لیکن اُس
نے اُنہیں کہا کہ اِس کے بارے میں کسی کو بھی نہ بتانا۔

عیسیٰ بارہ رسولوں کو تبلیغ کرنے بھیج دیتا ہے

9 اِس کے بعد عیسیٰ نے اپنے بارہ شاگردوں کو اکٹھا کر
کے اُنہیں بدروحوں کو نکالنے اور مریضوں کو شفا دینے کی
قوت اور اختیار دیا۔ 2 پھر اُس نے اُنہیں اللہ کی بادشاہی
کی منادی کرنے اور شفا دینے کے لئے بھیج دیا۔ 3 اُس
نے کہا، ”سفر پر کچھ ساتھ نہ لینا۔ نہ لاٹھی، نہ سامان کے
لئے بیگ، نہ روٹی، نہ پیسے اور نہ ایک سے زیادہ سوٹ۔
4 جس گھر میں بھی تم جاتے ہو اُس میں اُس مقام سے
چلے جانے تک ٹھہرو۔ 5 اور اگر مقامی لوگ تم کو قبول نہ
کریں تو پھر اُس شہر سے نکلتے وقت اُس کی گرد اپنے پاؤں
سے جھاڑ دو۔ یوں تم اُن کے خلاف گواہی دو گے۔“

6 چنانچہ وہ نکل کر گاؤں گاؤں جا کر اللہ کی خوش خبری
سنانے اور مریضوں کو شفا دینے لگے۔

ہیرودیس انتپاس پریشان ہو جاتا ہے

7 جب گلیل کے حکمران ہیرودیس انتپاس نے سب
کچھ سنا جو عیسیٰ کر رہا تھا تو وہ الجھن میں پڑ گیا۔ بعض
تو کہہ رہے تھے کہ یحییٰ بپتسمہ دینے والا جی اُٹھا ہے۔
8 اَوروں کا خیال تھا کہ الیاس نبی عیسیٰ میں ظاہر ہوا ہے یا
کہ قدیم زمانے کا کوئی اَور نبی جی اُٹھا ہے۔ 9 لیکن
ہیرودیس نے کہا، ”مَیں نے خود یحییٰ کا سر قلم کروایا تھا۔
تو پھر یہ کون ہے جس کے بارے میں مَیں اِس قسم کی باتیں
سنتا ہوں؟“ اور وہ اُس سے ملنے کی کوشش کرنے لگا۔

عیسیٰ 5000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

10 رسول واپس آئے تو اُنہوں نے عیسیٰ کو سب
کچھ سنایا جو اُنہوں نے کیا تھا۔ پھر وہ اُنہیں الگ لے جا
کر بیت صیدا نامی شہر میں آیا۔ 11 لیکن جب لوگوں کو پتا

چلا تو وہ اُن کے پیچھے وہاں پہنچ گئے۔ عیسیٰ نے اُنہیں آنے دیا اور اللہ کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دی۔ ساتھ ساتھ اُس نے مریضوں کو شفا بھی دی۔ 12 جب دن ڈھلنے لگا تو بارہ شاگردوں نے پاس آ کر اُس سے کہا، ”لوگوں کو رخصت کر دیں تاکہ وہ ارد گرد کے دیہاتوں اور بستیوں میں جا کر رات ٹھہرنے اور کھانے کا بندوبست کر سکیں، کیونکہ اِس ویران جگہ میں کچھ نہیں ملے گا۔“

13 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں کہا، ”تم خود اِنہیں کچھ کھانے کو دو۔“

اُنہوں نے جواب دیا، ”ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ یا کیا ہم جا کر اِن تمام لوگوں کے لئے کھانا خرید لائیں؟“ 14 (وہاں تقریباً 5000 مرد تھے۔)

عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”تمام لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر کے بٹھا دو۔ ہر گروہ پچاس افراد پر مشتمل ہو۔“

15 شاگردوں نے ایسا ہی کیا اور سب کو بٹھا دیا۔ 16 اِس پر عیسیٰ نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان کی طرف نظر اُٹھائی اور اُن کے لئے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے اُنہیں توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا تاکہ وہ لوگوں میں تقسیم کریں۔ 17 اور سب نے جی بھر کر کھایا۔ اِس کے بعد جب بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے گئے تو بارہ ٹوکرے بھر گئے۔

پطرس کا اقرار

18 ایک دن عیسیٰ اکیلا دعا کر رہا تھا۔ صرف شاگرد اُس کے ساتھ تھے۔ اُس نے اُن سے پوچھا، ”مَیں عام لوگوں کے نزدیک کون ہوں؟“

19 اُنہوں نے جواب دیا، ”کچھ کہتے ہیں یحییٰ بپتسمہ دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ قدیم زمانے کا کوئی نبی جی اُٹھا ہے۔“

20 اُس نے پوچھا، ”لیکن تم کیا کہتے ہو؟ تمہارے نزدیک مَیں کون ہوں؟“

پطرس نے جواب دیا، ”آپ اللہ کے مسیح ہیں۔“

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

21 یہ سن کر عیسیٰ نے اُنہیں یہ بات کسی کو بھی بتانے سے منع کیا۔ 22 اُس نے کہا، ”لازم ہے کہ ابنِ آدم بہت دُکھ اُٹھا کر بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت کے علما سے رد کیا جائے۔ اُسے قتل بھی کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن وہ جی اُٹھے گا۔“

23 پھر اُس نے سب سے کہا، ”جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنے آپ کا انکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے ہو لے۔ 24 کیونکہ جو اپنی جان کو بچائے رکھنا چاہے وہ اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے بچائے گا۔ 25 کیا فائدہ ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے مگر وہ اپنی جان سے محروم ہو جائے یا اُسے اِس کا نقصان اُٹھانا پڑے؟ 26 جو بھی میرے اور میری باتوں کے سبب سے شرمائے اُس سے ابنِ آدم بھی اُس وقت شرمائے گا جب وہ اپنے اور اپنے باپ کے اور مقدّس فرشتوں کے جلال میں آئے گا۔ 27 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو مرنے سے پہلے ہی اللہ کی بادشاہی کو دیکھیں گے۔“

عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

28 تقریباً آٹھ دن گزر گئے۔ پھر عیسیٰ پطرس،

یعقوب اور یوحنا کو ساتھ لے کر دعا کرنے کے لئے پہاڑ
پر چڑھ گیا۔ 29 وہاں دعا کرتے کرتے اُس کے چہرے
کی صورت بدل گئی اور اُس کے کپڑے سفید ہو کر بجلی کی
طرح چمکنے لگے۔ 30 اچانک دو مرد ظاہر ہو کر اُس سے
مخاطب ہوئے۔ ایک موسیٰ اور دوسرا الیاس تھا۔ 31 اُن
کی شکل وصورت پُرجلال تھی۔ وہ عیسیٰ سے اِس کے بارے
میں بات کرنے لگے کہ وہ کس طرح اللہ کا مقصد پورا کر
کے یروشلم میں اِس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ 32 پطرس
اور اُس کے ساتھیوں کو گہری نیند آ گئی تھی، لیکن جب وہ
جاگ اُٹھے تو عیسیٰ کا جلال دیکھا اور یہ کہ دو آدمی اُس کے
ساتھ کھڑے ہیں۔ 33 جب وہ مرد عیسیٰ کو چھوڑ کر روانہ
ہونے لگے تو پطرس نے کہا، ”اُستاد، کتنی اچھی بات ہے کہ
ہم یہاں ہیں۔ آئیں، ہم تین جھونپڑیاں بنائیں، ایک
آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے
لئے۔“ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔

34 یہ کہتے ہی ایک بادل آ کر اُن پر چھا گیا۔ جب
وہ اُس میں داخل ہوئے تو دہشت زدہ ہو گئے۔ 35 پھر
بادل سے ایک آواز سنائی دی، ”یہ میرا چنا ہوا فرزند ہے، اِس
کی سنو۔“

36 آواز ختم ہوئی تو عیسیٰ اکیلا ہی تھا۔ اور اُن دنوں
میں شاگردوں نے کسی کو بھی اِس واقعے کے بارے میں نہ
بتایا بلکہ خاموش رہے۔

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

37 اگلے دن وہ پہاڑ سے اُتر آئے تو ایک بڑا ہجوم
عیسیٰ سے ملنے آیا۔ 38 ہجوم میں سے ایک آدمی نے اونچی
آواز سے کہا، ”اُستاد، مہربانی کر کے میرے بیٹے پر نظر
کریں۔ وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ 39 ایک بدروح اُسے
بار بار اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ پھر وہ اچانک چیخیں
مارنے لگتا ہے۔ بدروح اُسے جھنجھوڑ کر اِتنا تنگ کرتی ہے
کہ اُس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے۔ وہ اُسے کچل کچل
کر مشکل سے چھوڑتی ہے۔ 40 مَیں نے آپ کے
شاگردوں سے درخواست کی تھی کہ وہ اُسے نکالیں، لیکن وہ
ناکام رہے۔“

41 عیسیٰ نے کہا، ”ایمان سے خالی اور ٹیڑھی نسل!
مَیں کب تک تمہارے پاس رہوں، کب تک تمہیں برداشت
کروں؟“ پھر اُس نے آدمی سے کہا، ”اپنے بیٹے کو لے آ۔“

42 بیٹا عیسیٰ کے پاس آ رہا تھا تو بدروح اُسے زمین پر
پٹخ کر جھنجھوڑنے لگی۔ لیکن عیسیٰ نے ناپاک روح کو ڈانٹ کر
بچے کو شفا دی۔ پھر اُس نے اُسے واپس باپ کے سپرد کر دیا۔
43 تمام لوگ اللہ کی عظیم قدرت کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔

عیسیٰ کی موت کا دُوسرا اعلان

ابھی سب اُن تمام کاموں پر تعجب کر رہے تھے جو عیسیٰ
نے حال ہی میں کئے تھے کہ اُس نے اپنے شاگردوں سے
کہا، 44 ”میری اِس بات پر خوب دھیان دو، ابنِ آدم کو
آدمیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔“ 45 لیکن شاگرد اِس
کا مطلب نہ سمجھے۔ یہ بات اُن سے پوشیدہ رہی اور وہ
اِسے سمجھ نہ سکے۔ نیز، وہ عیسیٰ سے اِس کے بارے میں
پوچھنے سے ڈرتے بھی تھے۔

کون سب سے بڑا ہے؟

46 پھر شاگرد بحث کرنے لگے کہ ہم میں سے کون
سب سے بڑا ہے۔ 47 لیکن عیسیٰ جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ
رہے ہیں۔ اُس نے ایک چھوٹے بچے کو لے کر اپنے پاس
کھڑا کیا 48 اور اُن سے کہا، ”جو میرے نام میں اِس

بچے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے ہی قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے
قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا
ہے۔ چنانچہ تم میں سے جو سب سے چھوٹا ہے وہی بڑا ہے۔“

جو تمہارے خلاف نہیں وہ تمہارے حق میں ہے

49 یوحنا بول اُٹھا، ”اُستاد، ہم نے کسی کو دیکھا جو
آپ کا نام لے کر بدروحیں نکال رہا تھا۔ ہم نے اُسے منع
کیا، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ مل کر آپ کی پیروی نہیں کرتا۔“
50 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اُسے منع نہ کرنا، کیونکہ جو
تمہارے خلاف نہیں وہ تمہارے حق میں ہے۔“

ایک سامری گاؤں عیسیٰ کو ٹھہرنے نہیں دیتا

51 جب وہ وقت قریب آیا کہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا
لیا جائے تو وہ بڑے عزم کے ساتھ یروشلم کی طرف سفر
کرنے لگا۔ 52 اِس مقصد کے تحت اُس نے اپنے آگے
قاصد بھیج دیئے۔ چلتے چلتے وہ سامریوں کے ایک گاؤں میں
پہنچے جہاں وہ اُس کے لئے ٹھہرنے کی جگہ تیار کرنا چاہتے
تھے۔ 53 لیکن گاؤں کے لوگوں نے عیسیٰ کو ٹکنے نہ دیا، کیونکہ
اُس کی منزلِ مقصود یروشلم تھی۔ 54 یہ دیکھ کر اُس کے
شاگرد یعقوب اور یوحنا نے کہا، ”خداوند، کیا [الیاس کی
طرح] ہم کہیں کہ آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اِن کو
بھسم کر دے؟“
55 لیکن عیسیٰ نے مُڑ کر اُنہیں ڈانٹا [اور کہا، ”تم
نہیں جانتے کہ تم کس قسم کی روح کے ہو۔ ابنِ آدم اِس
لئے نہیں آیا کہ لوگوں کو ہلاک کرے بلکہ اِس لئے کہ اُنہیں
بچائے۔“] 56 چنانچہ وہ کسی اَور گاؤں میں چلے گئے۔

پیروی کی سنجیدگی

57 سفر کرتے کرتے کسی نے راستے میں عیسیٰ سے
کہا، ”جہاں بھی آپ جائیں مَیں آپ کے پیچھے چلتا
رہوں گا۔“
58 عیسیٰ نے جواب دیا، ”لومڑیاں اپنے بھٹوں میں
اور پرندے اپنے گھونسلوں میں آرام کر سکتے ہیں، لیکن
ابنِ آدم کے پاس سر رکھ کر آرام کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔“
59 کسی اَور سے اُس نے کہا، ”میرے پیچھے ہو
لے۔“

لیکن اُس آدمی نے کہا، ”خداوند، مجھے پہلے جا کر
اپنے باپ کو دفن کرنے کی اجازت دیں۔“
60 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”مُردوں کو اپنے
مُردے دفنانے دے۔ تُو جا کر اللہ کی بادشاہی کی منادی کر۔“
61 ایک اَور آدمی نے یہ معذرت چاہی، ”خداوند،
مَیں ضرور آپ کے پیچھے ہو لوں گا۔ لیکن پہلے مجھے اپنے
گھر والوں کو خیرباد کہنے دیں۔“
62 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو بھی ہل چلاتے
ہوئے پیچھے کی طرف دیکھے وہ اللہ کی بادشاہی کے لائق
نہیں ہے۔“

عیسیٰ 72 شاگردوں کو منادی کے لئے بھیجتا ہے

10 اِس کے بعد خداوند نے مزید 72 شاگردوں کو مقرر
کیا اور اُنہیں دو دو کر کے اپنے آگے ہر اُس شہر اور جگہ بھیج
دیا جہاں وہ ابھی جانے کو تھا۔ 2 اُس نے اُن سے کہا،
”فصل بہت ہے، لیکن مزدور تھوڑے۔ اِس لئے فصل کے
مالک سے درخواست کرو کہ وہ فصل کاٹنے کے لئے مزید
مزدور بھیج دے۔ 3 اب روانہ ہو جاؤ، لیکن ذہن میں یہ
بات رکھو کہ تم بھیڑ کے بچوں کی مانند ہو جنہیں مَیں

بھیڑیوں کے درمیان بھیج رہا ہوں۔ 4 اپنے ساتھ نہ بٹوا لے جانا، نہ سامان کے لئے بیگ، نہ جوتے۔ اور راستے میں کسی کو بھی سلام نہ کرنا۔ 5 جب بھی تم کسی کے گھر میں داخل ہو تو پہلے یہ کہنا، ’اِس گھر کی سلامتی ہو۔‘ 6 اگر اُس میں سلامتی کا کوئی بندہ ہو گا تو تمہاری برکت اُس پر ٹھہرے گی، ورنہ وہ تم پر لوٹ آئے گی۔ 7 سلامتی کے ایسے گھر میں ٹھہرو اور وہ کچھ کھاؤ پیو جو تم کو دیا جائے، کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا حق دار ہے۔ مختلف گھروں میں گھومتے نہ پھرو بلکہ ایک ہی گھر میں رہو۔ 8 جب بھی تم کسی شہر میں داخل ہو اور لوگ تم کو قبول کریں تو جو کچھ وہ تم کو کھانے کو دیں اُسے کھاؤ۔ 9 وہاں کے مریضوں کو شفا دے کر بتاؤ کہ اللہ کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔ 10 لیکن اگر تم کسی شہر میں جاؤ اور لوگ تم کو قبول نہ کریں تو پھر شہر کی سڑکوں پر کھڑے ہو کر کہو، 11 ’ہم اپنے جوتوں سے تمہارے شہر کی گرد بھی جھاڑ دیتے ہیں۔ یوں ہم تمہارے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ لیکن یہ جان لو کہ اللہ کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔‘ 12 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس دن اُس شہر کی نسبت سدوم کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔

توبہ نہ کرنے والے شہروں پر افسوس

13 اے خرازین، تجھ پر افسوس! بیت صیدا، تجھ پر افسوس! اگر صور اور صیدا میں وہ معجزے کئے گئے ہوتے جو تم میں ہوئے تو وہاں کے لوگ کب کے ٹاٹ اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر توبہ کر چکے ہوتے۔ 14 جی ہاں، عدالت کے دن تمہاری نسبت صور اور صیدا کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہو گا۔ 15 اور تُو اے کفرنحوم، کیا تجھے آسمان تک سرفراز کیا جائے گا؟ ہرگز نہیں، بلکہ تُو اُترتا اُترتا پاتال تک پہنچے گا۔

16 جس نے تمہاری سنی اُس نے میری بھی سنی۔ اور جس نے تم کو رد کیا اُس نے مجھے بھی رد کیا۔ اور مجھے رد کرنے والے نے اُسے بھی رد کیا جس نے مجھے بھیجا ہے۔“

72 شاگردوں کی واپسی

17 72 شاگرد لوٹ آئے۔ وہ بہت خوش تھے اور کہنے لگے، ”خداوند، جب ہم آپ کا نام لیتے ہیں تو بدروحیں بھی ہمارے تابع ہو جاتی ہیں۔“

18 عیسیٰ نے جواب دیا، ”ابلیس مجھے نظر آیا اور وہ بجلی کی طرح آسمان سے گر رہا تھا۔ 19 دیکھو، مَیں نے تم کو سانپوں اور بچھوؤں پر چلنے کا اختیار دیا ہے۔ تم کو دشمن کی پوری طاقت پر اختیار حاصل ہے۔ کچھ بھی تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ 20 لیکن اِس وجہ سے خوشی نہ مناؤ کہ بدروحیں تمہارے تابع ہیں، بلکہ اِس وجہ سے کہ تمہارے نام آسمان پر درج کئے گئے ہیں۔“

باپ کی تمجید

21 اُسی وقت عیسیٰ روح القدس میں خوشی منانے لگا۔ اُس نے کہا، ”اے باپ، آسمان و زمین کے مالک! مَیں تیری تمجید کرتا ہوں کہ تُو نے یہ بات داناؤں اور عقل مندوں سے چھپا کر چھوٹے بچوں پر ظاہر کر دی ہے۔ ہاں میرے باپ، کیونکہ یہی تجھے پسند آیا۔

22 میرے باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ فرزند کون ہے سوائے باپ کے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ باپ کون ہے سوائے فرزند کے اور اُن لوگوں کے جن پر فرزند یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔“

23 پھر عیسیٰ شاگردوں کی طرف مڑا اور علیٰحدگی میں اُن سے کہنے لگا، ”مبارک ہیں وہ آنکھیں جو وہ کچھ دیکھتی

ہیں جو تم نے دیکھا ہے۔ 24 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ بہت
سے نبی اور بادشاہ یہ دیکھنا چاہتے تھے جو تم دیکھتے ہو، لیکن
اُنہوں نے نہ دیکھا۔ اور وہ یہ سننے کے آرزومند تھے جو تم
سنتے ہو، لیکن اُنہوں نے نہ سنا۔"

نیک سامری کی تمثیل

25 ایک موقع پر شریعت کا ایک عالم عیسیٰ کو پھنسانے
کی خاطر کھڑا ہوا۔ اُس نے پوچھا، "اُستاد، مَیں کیا کیا کرنے
سے میراث میں ابدی زندگی پا سکتا ہوں؟"

26 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "شریعت میں کیا لکھا
ہے؟ تُو اُس میں کیا پڑھتا ہے؟"

27 آدمی نے جواب دیا، " 'رب اپنے خدا سے
اپنے پورے دل، اپنی پوری جان، اپنی پوری طاقت اور
اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا' اور 'اپنے پڑوسی سے
ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے'۔"

28 عیسیٰ نے کہا، "تُو نے ٹھیک جواب دیا۔ ایسا ہی
کر تو زندہ رہے گا۔"

29 لیکن عالم نے اپنے آپ کو درست ثابت کرنے
کی غرض سے پوچھا، "تو میرا پڑوسی کون ہے؟"

30 عیسیٰ نے جواب میں کہا، "ایک آدمی یروشلم
سے یریحو کی طرف جا رہا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں
پڑ گیا۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے خوب مارا
اور اَدھ موا چھوڑ کر چلے گئے۔ 31 اتفاق سے ایک امام
بھی اُسی راستے پر یریحو کی طرف چل رہا تھا۔ لیکن جب
اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو راستے کی پرلی طرف ہو کر
آگے نکل گیا۔ 32 لاوی قبیلے کا ایک خادم بھی وہاں سے
گزرا۔ لیکن وہ بھی راستے کی پرلی طرف سے آگے نکل
گیا۔ 33 پھر سامریہ کا ایک مسافر وہاں سے گزرا۔ جب
اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو اُسے اُس پر ترس آیا۔ 34 وہ
اُس کے پاس گیا اور اُس کے زخموں پر تیل اور مے لگا کر
اُن پر پٹیاں باندھ دیں۔ پھر اُس کو اپنے گدھے پر بٹھا کر
سرائے تک لے گیا۔ وہاں اُس نے اُس کی مزید دیکھ بھال
کی۔ 35 اگلے دن اُس نے چاندی کے دو سکے نکال
کر سرائے کے مالک کو دیئے اور کہا، 'اِس کی دیکھ بھال
کرنا۔ اگر خرچہ اِس سے بڑھ کر ہوا تو مَیں واپسی پر ادا کر
دُوں گا'۔"

36 پھر عیسیٰ نے پوچھا، "اب تیرا کیا خیال ہے،
ڈاکوؤں کی زد میں آنے والے آدمی کا پڑوسی کون تھا؟
امام، لاوی یا سامری؟"

37 عالم نے جواب دیا، "وہ جس نے اُس پر رحم
کیا۔"

عیسیٰ نے کہا، "بالکل ٹھیک۔ اب تُو بھی جا کر ایسا
ہی کر۔"

عیسیٰ مریم اور مرتھا کے گھر جاتا ہے

38 پھر عیسیٰ شاگردوں کے ساتھ آگے نکلا۔ چلتے
چلتے وہ ایک گاؤں میں پہنچا۔ وہاں کی ایک عورت بنام مرتھا
نے اُسے اپنے گھر میں خوش آمدید کہا۔ 39 مرتھا کی ایک
بہن تھی جس کا نام مریم تھا۔ وہ خداوند کے پاؤں میں بیٹھ
کر اُس کی باتیں سننے لگی 40 جبکہ مرتھا مہمانوں کی خدمت
کرتے کرتے تھک گئی۔ آخر کار وہ عیسیٰ کے پاس آ کر
کہنے لگی، "خداوند، کیا آپ کو پروا نہیں کہ میری بہن نے
مہمانوں کی خدمت کا پورا انتظام مجھ پر چھوڑ دیا ہے؟ اُس
سے کہیں کہ وہ میری مدد کرے۔"

41 لیکن خداوند عیسیٰ نے جواب میں کہا، "مرتھا،
مرتھا، تُو بہت سی فکروں اور پریشانیوں میں پڑ گئی ہے۔

42 لیکن ایک بات ضروری ہے۔ مریم نے بہتر حصہ چن لیا
ہے اور یہ اُس سے چھینا نہیں جائے گا۔“

دعا کس طرح کرنی ہے

11 ایک دن عیسیٰ کہیں دعا کر رہا تھا۔ جب وہ فارغ ہوا
تو اُس کے کسی شاگرد نے کہا، ”خداوند، ہمیں دعا کرنا
سکھائیں، جس طرح یحییٰ نے بھی اپنے شاگردوں کو دعا
کرنے کی تعلیم دی۔“

2 عیسیٰ نے کہا، ”دعا کرتے وقت یوں کہنا،
اے باپ،
تیرا نام مقدّس مانا جائے۔
تیری بادشاہی آئے۔
3 ہر روز ہمیں ہماری روز کی روٹی دے۔
4 ہمارے گناہوں کو معاف کر۔
کیونکہ ہم بھی ہر ایک کو معاف کرتے ہیں
جو ہمارا گناہ کرتا ہے۔*
اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے۔“

مانگتے رہو

5 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”اگر تم میں سے کوئی
آدھی رات کے وقت اپنے دوست کے گھر جا کر کہے،
’بھائی، مجھے تین روٹیاں دے، بعد میں مَیں یہ واپس کر
دوں گا۔ 6 کیونکہ میرا دوست سفر کر کے میرے پاس آیا
ہے اور مَیں اُسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دے سکتا۔‘ 7 اب
فرض کرو کہ یہ دوست اندر سے جواب دے، ’مہربانی کر
کے مجھے تنگ نہ کر۔ دروازے پر تالا لگا ہے اور میرے بچے
میرے ساتھ بستر پر ہیں، اِس لئے مَیں تجھے دینے کے لئے
اُٹھ نہیں سکتا۔‘ 8 لیکن مَیں تم کو یہ بتاتا ہوں کہ اگر
وہ دوستی کی خاطر نہ بھی اُٹھے، تو بھی وہ اپنے دوست
کے بے جا اصرار کی وجہ سے اُس کی تمام ضرورت پوری
کرے گا۔

9 چنانچہ مانگتے رہو تو تم کو دیا جائے گا، ڈھونڈتے
رہو تو تم کو مل جائے گا۔ کھٹکھٹاتے رہو تو تمہارے لئے
دروازہ کھول دیا جائے گا۔ 10 کیونکہ جو بھی مانگتا ہے وہ
پاتا ہے، جو ڈھونڈتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے
اُس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ 11 تم باپوں میں
سے کون اپنے بیٹے کو سانپ دے گا اگر وہ مچھلی مانگے؟
12 یا کون اُسے بچھو دے گا اگر وہ انڈا مانگے؟ کوئی
نہیں! 13 جب تم بُرے ہونے کے باوجود اِتنے سمجھ دار
ہو کہ اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دے سکتے ہو تو پھر کتنی
زیادہ یقینی بات ہے کہ آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو
روح القدس دے گا۔“

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

14 ایک دن عیسیٰ نے ایک ایسی بدروح نکال دی
جو گونگی تھی۔ جب وہ گونگے آدمی میں سے نکلی تو وہ بولنے
لگا۔ وہاں پر جمع لوگ ہکا بکا رہ گئے۔ 15 لیکن بعض نے
کہا، ”یہ تو بدروحوں کے سردار بعل زبول کی مدد سے بدروحوں
کو نکالتا ہے۔“

16 اَوروں نے اُسے آزمانے کے لئے کسی الٰہی
نشان کا مطالبہ کیا۔ 17 لیکن عیسیٰ نے اُن کے خیالات
جان کر کہا، ”جس بادشاہی میں بھی پھوٹ پڑ جائے وہ تباہ
ہو جائے گی، اور جس گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی
خاک میں مل جائے گا۔ 18 تم کہتے ہو کہ مَیں بعل زبول
کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں۔ لیکن اگر ابلیس میں

* لفظی ترجمہ: جو ہمارا قرض دار ہے۔

پھوٹ پڑ گئی ہے تو پھر اُس کی بادشاہی کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ 19 دوسرا سوال یہ ہے، اگر مَیں بعل زبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو تمہارے بیٹے اُنہیں کس کے ذریعے نکالتے ہیں؟ چنانچہ وہی اِس بات میں تمہارے منصف ہوں گے۔ 20 لیکن اگر مَیں اللہ کی قدرت سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو پھر اللہ کی بادشاہی تمہارے پاس پہنچ چکی ہے۔

21 جب تک کوئی زور آور آدمی ہتھیاروں سے لیس اپنے ڈیرے کی پہرہ داری کرے اُس وقت تک اُس کی ملکیت محفوظ رہتی ہے۔ 22 لیکن اگر کوئی زیادہ طاقت‌ور شخص حملہ کر کے اُس پر غالب آئے تو وہ اُس کے اسلحہ پر قبضہ کرے گا جس پر اُس کا بھروسا تھا، اور لُوٹا ہوا مال اپنے لوگوں میں تقسیم کر دے گا۔

23 جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔

بدروح کی واپسی

24 جب کوئی بدروح کسی شخص میں سے نکلتی ہے تو وہ ویران علاقوں میں سے گزرتی ہوئی آرام کی جگہ تلاش کرتی ہے۔ لیکن جب اُسے کوئی ایسا مقام نہیں ملتا تو وہ کہتی ہے، 'مَیں اپنے اُس گھر میں واپس چلی جاؤں گی جس میں سے نکلی تھی۔' 25 وہ واپس آ کر دیکھتی ہے کہ کسی نے جھاڑو دے کر سب کچھ سلیقے سے رکھ دیا ہے۔ 26 پھر وہ جا کر سات اَور بدروحیں ڈھونڈ لاتی ہے جو اُس سے بدتر ہوتی ہیں، اور وہ سب اُس شخص میں گھس کر رہنے لگتی ہیں۔ چنانچہ اب اُس آدمی کی حالت پہلے کی نسبت زیادہ بُری ہو جاتی ہے۔"

کون مبارک ہے؟

27 عیسیٰ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک عورت نے اونچی آواز سے کہا، "آپ کی ماں مبارک ہے جس نے آپ کو جنم دیا اور آپ کو دودھ پلایا۔"

28 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، "بات یہ نہیں ہے۔ حقیقت میں وہ مبارک ہیں جو اللہ کا کلام سن کر اُس پر عمل کرتے ہیں۔"

الٰہی نشان کا تقاضا

29 سننے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تو وہ کہنے لگا، "یہ نسل شریر ہے، کیونکہ یہ مجھ سے الٰہی نشان کا تقاضا کرتی ہے۔ لیکن اِسے کوئی بھی الٰہی نشان پیش نہیں کیا جائے گا سوائے یونس کے نشان کے۔ 30 کیونکہ جس طرح یونس نینوہ شہر کے باشندوں کے لئے نشان تھا بالکل اُسی طرح ابنِ آدم اِس نسل کے لئے نشان ہو گا۔ 31 قیامت کے دن جنوبی ملک سبا کی مَلِکہ اِس نسل کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو کر اُنہیں مجرم قرار دے گی۔ کیونکہ وہ دُور دراز ملک سے سلیمان کی حکمت سننے کے لئے آئی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو سلیمان سے بھی بڑا ہے۔ 32 اُس دن نینوہ کے باشندے بھی اِس نسل کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اُنہیں مجرم ٹھہرائیں گے۔ کیونکہ یونس کے اعلان پر اُنہوں نے توبہ کی تھی جبکہ یہاں وہ ہے جو یونس سے بھی بڑا ہے۔

بدن کی روشنی

33 جب کوئی شخص چراغ جلاتا ہے تو نہ وہ اُسے چھپاتا، نہ برتن کے نیچے رکھتا بلکہ اُسے شمع‌دان پر رکھ دیتا ہے تاکہ اُس کی روشنی اندر آنے والوں کو نظر آئے۔ 34 تیری آنکھ تیرے بدن کا چراغ ہے۔ اگر تیری آنکھ

ٹھیک ہو تو تیرا پورا جسم روشن ہو گا۔ لیکن اگر آنکھ خراب ہو
تو پورا جسم اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ 35 خبردار! ایسا نہ
ہو کہ جو روشنی تیرے اندر ہے وہ حقیقت میں تاریکی ہو۔
36 چنانچہ اگر تیرا پورا جسم روشن ہو اور کوئی بھی حصہ تاریک
نہ ہو تو پھر وہ بالکل روشن ہو گا، ایسا جیسا اُس وقت ہوتا
ہے جب چراغ تجھے اپنے چمکنے دمکنے سے روشن کر دیتا ہے۔“

فریسیوں پر افسوس

37 عیسیٰ ابھی بات کر رہا تھا کہ کسی فریسی نے اُسے
کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ اُس کے گھر میں جا کر
کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 38 میزبان بڑا حیران ہوا،
کیونکہ اُس نے دیکھا کہ عیسیٰ ہاتھ دھوئے بغیر کھانے کے
لئے بیٹھ گیا ہے۔ 39 لیکن خداوند نے اُس سے کہا،
”دیکھو، تم فریسی باہر سے ہر پیالے اور برتن کی صفائی
کرتے ہو، لیکن اندر سے تم لُوٹ مار اور شرارت سے
بھرے ہوتے ہو۔ 40 نادانو! اللہ نے باہر والے حصے
کو خلق کیا، تو کیا اُس نے اندر والے حصے کو نہیں بنایا؟
41 چنانچہ جو کچھ برتن کے اندر ہے اُسے غریبوں کو دے
دو۔ پھر تمہارے لئے سب کچھ پاک صاف ہو گا۔

42 فریسیو، تم پر افسوس! کیونکہ ایک طرف تم پودینہ،
سداب اور باغ کی ہر قسم کی ترکاری کا دسواں حصہ اللہ کے
لئے مخصوص کرتے ہو، لیکن دوسری طرف تم انصاف اور اللہ
کی محبت کو نظرانداز کرتے ہو۔ لازم ہے کہ تم یہ کام بھی
کرو اور پہلا بھی نہ چھوڑو۔

43 فریسیو، تم پر افسوس! کیونکہ تم عبادت خانوں کی
عزت کی کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے بے چین رہتے اور
بازار میں لوگوں کا سلام سننے کے لئے تڑپتے ہو۔ 44 ہاں،
تم پر افسوس! کیونکہ تم پوشیدہ قبروں کی مانند ہو جن پر سے
لوگ نادانستہ طور پر گزرتے ہیں۔“

45 شریعت کے ایک عالم نے اعتراض کیا، ”اُستاد،
آپ یہ کہہ کر ہماری بھی بےعزتی کرتے ہیں۔“

46 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم شریعت کے عالموں
پر بھی افسوس! کیونکہ تم لوگوں پر بھاری بوجھ ڈال دیتے ہو
جو مشکل سے اُٹھایا جا سکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ تم خود اِس
بوجھ کو اپنی ایک اُنگلی بھی نہیں لگاتے۔ 47 تم پر افسوس!
کیونکہ تم نبیوں کے مزار بنا دیتے ہو، اُن کے جنہیں
تمہارے باپ دادا نے مار ڈالا۔ 48 اِس سے تم گواہی
دیتے ہو کہ تم وہ کچھ پسند کرتے ہو جو تمہارے باپ دادا
نے کیا۔ اُنہوں نے نبیوں کو قتل کیا جبکہ تم اُن کے مزار تعمیر
کرتے ہو۔ 49 اِس لئے اللہ کی حکمت نے کہا، ’مَیں اُن میں
نبی اور رسول بھیج دوں گی۔ اُن میں سے بعض کو وہ قتل
کریں گے اور بعض کو ستائیں گے۔‘ 50 نتیجے میں یہ نسل
تمام نبیوں کے قتل کی ذمہ دار ٹھہرے گی — دنیا کی تخلیق
سے لے کر آج تک، 51 یعنی ہابیل کے قتل سے لے کر
زکریاہ کے قتل تک، جسے بیت المقدّس کے صحن میں موجود
قربان گاہ اور بیت المقدّس کے دروازے کے درمیان قتل
کیا گیا۔ ہاں، مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ یہ نسل ضرور اُن کی
ذمہ دار ٹھہرے گی۔

52 شریعت کے عالمو، تم پر افسوس! کیونکہ تم نے علم کی
کُنجی کو چھین لیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ تم خود داخل نہیں ہوئے،
بلکہ تم نے داخل ہونے والوں کو بھی روک لیا۔“

53 جب عیسیٰ وہاں سے نکلا تو عالم اور فریسی اُس
کے سخت مخالف ہو گئے اور بڑے غور سے اُس کی پوچھ گچھ
کرنے لگے۔ 54 وہ اِس تاک میں رہے کہ اُسے منہ سے
نکلی کسی بات کی وجہ سے پکڑیں۔

ریاکاری سے خبردار رہو!

12 اِتنے میں کئی ہزار لوگ جمع ہو گئے تھے۔ بڑی تعداد
کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ پھر عیسیٰ
اپنے شاگردوں سے یہ بات کرنے لگا، ”فریسیوں کے خمیر
یعنی ریاکاری سے خبردار! 2 جو کچھ بھی ابھی چھپا ہوا ہے
اُسے آخر میں ظاہر کیا جائے گا اور جو کچھ بھی اِس وقت
پوشیدہ ہے اُس کا راز آخر میں کھل جائے گا۔ 3 اِس لئے
جو کچھ تم نے اندھیرے میں کہا ہے وہ روزِ روشن میں سنایا
جائے گا اور جو کچھ تم نے اندرونی کمروں کا دروازہ بند کر
کے آہستہ آہستہ کان میں بیان کیا ہے اُس کا چھتوں سے
اعلان کیا جائے گا۔

کس سے ڈرنا چاہئے؟

4 میرے عزیزو، اُن سے مت ڈرنا جو صرف جسم کو
قتل کرتے ہیں اور مزید نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ 5 مَیں تم
کو بتاتا ہوں کہ کس سے ڈرنا ہے۔ اللہ سے ڈرو، جو تمہیں
ہلاک کرنے کے بعد جہنم میں پھینکنے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔
جی ہاں، اُسی سے خوف کھاؤ۔
6 کیا پانچ چڑیاں دو پیسوں میں نہیں بکتیں؟ تو بھی
اللہ ہر ایک کی فکر کر کے ایک کو بھی نہیں بھولتا۔ 7 ہاں، بلکہ
تمہارے سر کے سب بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ لہٰذا مت
ڈرو۔ تمہاری قدر و قیمت بہت سی چڑیوں سے کہیں زیادہ ہے۔

مسیح کا اقرار یا انکار کرنے کے نتیجے

8 مَیں تم کو بتاتا ہوں، جو بھی لوگوں کے سامنے میرا
اقرار کرے اُس کا اقرار ابنِ آدم بھی فرشتوں کے سامنے
کرے گا۔ 9 لیکن جو لوگوں کے سامنے میرا انکار کرے اُس
کا بھی اللہ کے فرشتوں کے سامنے انکار کیا جائے گا۔
10 اور جو بھی ابنِ آدم کے خلاف بات کرے اُسے
معاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جو روح القدس کے خلاف کفر
بکے اُسے معاف نہیں کیا جائے گا۔
11 جب لوگ تم کو عبادت خانوں میں اور حاکموں
اور اختیار والوں کے سامنے گھسیٹ کر لے جائیں گے تو یہ
سوچتے سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کس طرح اپنا دفاع
کروں یا کیا کہوں، 12 کیونکہ روح القدس تم کو اُسی وقت
سکھا دے گا کہ تم کو کیا کہنا ہے۔“

نادان امیر کی تمثیل

13 کسی نے بھیڑ میں سے کہا، ”اُستاد، میرے
بھائی سے کہیں کہ میراث کا میرا حصہ مجھے دے۔“
14 عیسیٰ نے جواب دیا، ”بھئی، کس نے مجھے تم پر
جج یا تقسیم کرنے والا مقرر کیا ہے؟“ 15 پھر اُس نے اُن
سے مزید کہا، ”خبردار! ہر قسم کے لالچ سے بچے رہنا، کیونکہ
انسان کی زندگی اُس کے مال و دولت کی کثرت پر منحصر
نہیں۔“
16 اُس نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی۔ ”کسی امیر آدمی کی
زمین میں اچھی فصل پیدا ہوئی۔ 17 چنانچہ وہ سوچنے لگا،
’اب مَیں کیا کروں؟ میرے پاس تو اِتنی جگہ نہیں جہاں
مَیں سب کچھ جمع کر کے رکھوں۔‘ 18 پھر اُس نے کہا،
’مَیں یہ کروں گا کہ اپنے گوداموں کو ڈھا کر اِن سے بڑے
تعمیر کروں گا۔ اُن میں اپنا تمام اناج اور باقی پیداوار جمع
کر لوں گا۔ 19 پھر مَیں اپنے آپ سے کہوں گا کہ لو،
اِن اچھی چیزوں سے تیری ضروریات بہت سالوں تک
پوری ہوتی رہیں گی۔ اب آرام کر۔ کھا، پی اور خوشی منا۔‘
20 لیکن اللہ نے اُس سے کہا، ’احمق! اِسی رات تُو مر جائے گا۔
تو پھر جو چیزیں تُو نے جمع کی ہیں وہ کس کی ہوں گی؟‘

21 یہی اُس شخص کا انجام ہے جو صرف اپنے لئے چیزیں جمع کرتا ہے جبکہ وہ اللہ کے سامنے غریب ہے۔"

اللہ پر بھروسا

22 پھر عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، "اِس لئے اپنی زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پریشان نہ رہو کہ ہائے، مَیں کیا کھاؤں۔ اور جسم کے لئے فکرمند نہ رہو کہ ہائے، مَیں کیا پہنوں۔ 23 زندگی تو کھانے سے زیادہ اہم ہے اور جسم پوشاک سے زیادہ۔ 24 کوّوں پر غور کرو۔ نہ وہ بیج بوتے، نہ فصلیں کاٹتے ہیں۔ اُن کے پاس نہ سٹور ہوتا ہے، نہ گودام۔ تو بھی اللہ خود اُنہیں کھانا کھلاتا ہے۔ اور تمہاری قدر و قیمت تو پرندوں سے کہیں زیادہ ہے۔ 25 کیا تم میں سے کوئی فکر کرتے کرتے اپنی زندگی میں ایک لمحے کا بھی اضافہ کر سکتا ہے؟ 26 اگر تم فکر کرنے سے اِتنی چھوٹی سی تبدیلی بھی نہیں لا سکتے تو پھر تم باقی باتوں کے بارے میں کیوں فکرمند ہو؟ 27 غور کرو کہ سوسن کے پھول کس طرح اُگتے ہیں۔ نہ وہ محنت کرتے، نہ کاتتے ہیں۔ لیکن مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ سلیمان بادشاہ اپنی پوری شان و شوکت کے باوجود ایسے شاندار کپڑوں سے ملبس نہیں تھا جیسے اُن میں سے ایک۔ 28 اگر اللہ اُس گھاس کو جو آج میدان میں ہے اور کل آگ میں جھونکی جائے گی ایسا شاندار لباس پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو، وہ تم کو پہنانے کے لئے کیا کچھ نہیں کرے گا؟

29 اِس کی تلاش میں نہ رہنا کہ کیا کھاؤ گے یا کیا پیو گے۔ ایسی باتوں کی وجہ سے بےچین نہ رہو۔ 30 کیونکہ دنیا میں جو ایمان نہیں رکھتے وہی اِن تمام چیزوں کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں، جبکہ تمہارے باپ کو پہلے سے معلوم ہے کہ تم کو اِن کی ضرورت ہے۔ 31 چنانچہ اُسی کی بادشاہی کی تلاش میں رہو۔ پھر یہ تمام چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی۔

آسمان پر دولت جمع کرنا

32 اے چھوٹے گلے، مت ڈرنا، کیونکہ تمہارے باپ نے تم کو بادشاہی دینا پسند کیا۔ 33 اپنی ملکیت بیچ کر غریبوں کو دے دینا۔ اپنے لئے ایسے بٹوے بنواؤ جو نہیں گھستے۔ اپنے لئے آسمان پر ایسا خزانہ جمع کرو جو کبھی ختم نہیں ہو گا اور جہاں نہ کوئی چور آئے گا، نہ کوئی کیڑا اُسے خراب کرے گا۔ 34 کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی لگا رہے گا۔

ہر وقت تیار نوکر

35 خدمت کے لئے تیار کھڑے رہو اور اِس پر دھیان دو کہ تمہارے چراغ جلتے رہیں۔ 36 یعنی ایسے نوکروں کی مانند جن کا مالک کسی شادی سے واپس آنے والا ہے اور وہ اُس کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ جونہی وہ آ کر دستک دے وہ دروازے کو کھول دیں گے۔ 37 وہ نوکر مبارک ہیں جنہیں مالک آ کر جاگتے ہوئے اور چوکس پائے گا۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اپنے کپڑے بدل کر اُنہیں بٹھائے گا اور میز پر اُن کی خدمت کرے گا۔ 38 ہو سکتا ہے مالک آدھی رات یا اِس کے بعد آئے۔ اگر وہ اِس صورت میں بھی اُنہیں مستعد پائے تو وہ مبارک ہیں۔ 39 یقین جانو، اگر کسی گھر کے مالک کو پتا ہوتا کہ چور کب آئے گا تو وہ ضرور اُسے گھر میں نقب لگانے نہ دیتا۔ 40 تم بھی تیار رہو، کیونکہ ابنِ آدم ایسے وقت آئے گا جب تم اِس کی توقع نہیں کرو گے۔"

وفادار نوکر

41 پطرس نے پوچھا، ”خداوند، کیا یہ تمثیل صرف
ہمارے لئے ہے یا سب کے لئے؟“
42 خداوند نے جواب دیا، ”کون سا نوکر وفادار اور
سمجھ دار ہے؟ فرض کرو کہ گھر کے مالک نے کسی نوکر کو باقی
نوکروں پر مقرر کیا ہو۔ اُس کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے
کہ اُنہیں وقت پر مناسب کھانا کھلائے۔ 43 وہ نوکر
مبارک ہو گا جو مالک کی واپسی پر یہ سب کچھ کر رہا ہو گا۔
44 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ یہ دیکھ کر مالک اُسے اپنی
پوری جائیداد پر مقرر کرے گا۔ 45 لیکن فرض کرو کہ نوکر
اپنے دل میں سوچے، 'مالک کی واپسی میں ابھی دیر ہے۔'
وہ نوکروں اور نوکرانیوں کو پیٹنے لگے اور کھاتے پیتے وہ نشے
میں رہے۔ 46 اگر وہ ایسا کرے تو مالک ایسے دن اور
وقت آئے گا جس کی توقع نوکر کو نہیں ہو گی۔ اِن حالات
کو دیکھ کر وہ نوکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اُسے
غیرایمانداروں میں شامل کرے گا۔
47 جو نوکر اپنے مالک کی مرضی کو جانتا ہے، لیکن
اُس کے لئے تیاریاں نہیں کرتا، نہ اُسے پوری کرنے کی
کوشش کرتا ہے، اُس کی خوب پٹائی کی جائے گی۔ 48 اِس
کے مقابلے میں وہ جو مالک کی مرضی کو نہیں جانتا اور اِس بنا
پر کوئی قابلِ سزا کام کرے اُس کی کم پٹائی کی جائے گی۔
کیونکہ جسے بہت دیا گیا ہو اُس سے بہت طلب کیا
جائے گا۔ اور جس کے سپرد بہت کچھ کیا گیا ہو اُس سے
کہیں زیادہ مانگا جائے گا۔

عیسیٰ کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو گا

49 مَیں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں، اور کاش وہ
پہلے ہی بھڑک رہی ہوتی! 50 لیکن اب تک میرے سامنے
ایک بپتسمہ ہے جسے لینا ضروری ہے۔ اور مجھ پر کتنا دباؤ
ہے جب تک اُس کی تکمیل نہ ہو جائے۔ 51 کیا تم سمجھتے
ہو کہ مَیں دنیا میں صلح سلامتی قائم کرنے آیا ہوں؟ نہیں،
مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اِس کی بجائے مَیں اختلاف پیدا
کروں گا۔ 52 کیونکہ اب سے ایک گھرانے کے پانچ
افراد میں اختلاف ہو گا۔ تین دو کے خلاف اور دو تین کے
خلاف ہوں گے۔ 53 باپ بیٹے کے خلاف ہو گا اور بیٹا
باپ کے خلاف، ماں بیٹی کے خلاف اور بیٹی ماں کے
خلاف، ساس بہو کے خلاف اور بہو ساس کے خلاف۔“

موجودہ حالات کا صحیح نتیجہ نکالنا چاہئے

54 عیسیٰ نے ہجوم سے یہ بھی کہا، ”جونہی کوئی بادل
مغربی اُفق سے چڑھتا ہوا نظر آئے تو تم کہتے ہو کہ بارش
ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ 55 اور جب جنوبی لُو چلتی
ہے تو تم کہتے ہو کہ سخت گرمی ہو گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔
56 اے ریاکارو! تم آسمان و زمین کے حالات پر غور کر
کے صحیح نتیجہ نکال لیتے ہو۔ تو پھر تم موجودہ زمانے کے
حالات پر غور کر کے صحیح نتیجہ کیوں نہیں نکال سکتے؟

اپنے مخالف سے سمجھوتا کرنا

57 تم خود صحیح فیصلہ کیوں نہیں کر سکتے؟ 58 فرض
کرو کہ کسی نے تجھ پر مقدمہ چلایا ہے۔ اگر ایسا ہو تو پوری
کوشش کر کہ کچہری میں پہنچنے سے پہلے پہلے معاملہ حل کر
کے مخالف سے فارغ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ کو جج کے
سامنے گھسیٹ کر لے جائے، جج تجھے پولیس افسر کے حوالے
کرے اور پولیس افسر تجھے جیل میں ڈال دے۔ 59 مَیں
تجھے بتاتا ہوں، وہاں سے تُو اُس وقت تک نہیں نکل پائے
گا جب تک جرمانے کی پوری پوری رقم ادا نہ کر دے۔“

توبہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے

13 اُس وقت کچھ لوگ عیسیٰ کے پاس پہنچے۔ اُنہوں نے اُسے گلیل کے کچھ لوگوں کے بارے میں بتایا جنہیں پیلاطس نے اُس وقت قتل کروایا تھا جب وہ بیت المقدس میں قربانیاں پیش کر رہے تھے۔ یوں اُن کا خون قربانیوں کے خون کے ساتھ ملایا گیا تھا۔ 2 عیسیٰ نے یہ سن کر پوچھا، ”کیا تمہارے خیال میں یہ لوگ گلیل کے باقی لوگوں سے زیادہ گناہ گار تھے کہ اِنہیں اِتنا دُکھ اُٹھانا پڑا؟ 3 ہرگز نہیں! بلکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم بھی اِسی طرح تباہ ہو جاؤ گے۔ 4 یا اُن 18 افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو مر گئے جب شِلوخ کا برج اُن پر گرا؟ کیا وہ یروشلم کے باقی باشندوں کی نسبت زیادہ گناہ گار تھے؟ 5 ہرگز نہیں! مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم بھی تباہ ہو جاؤ گے۔“

بے پھل انجیر کا درخت

6 پھر عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی، ”کسی نے اپنے باغ میں انجیر کا درخت لگایا۔ جب وہ اُس کا پھل توڑنے کے لئے آیا تو کوئی پھل نہیں تھا۔ 7 یہ دیکھ کر اُس نے مالی سے کہا، ’مَیں تین سال سے اِس کا پھل توڑنے آتا ہوں، لیکن آج تک کچھ بھی نہیں ملا۔ اِسے کاٹ ڈال۔ یہ زمین کی طاقت کیوں ختم کرے؟‘ 8 لیکن مالی نے کہا، ’جناب، اِسے ایک سال اَور رہنے دیں۔ مَیں اِس کے اردگرد گوڈی کر کے کھاد ڈالوں گا۔ 9 پھر اگر یہ اگلے سال پھل لایا تو ٹھیک، ورنہ اِسے کٹوا ڈالنا۔‘“

سبت کے دن کبڑی عورت کی شفا

10 سبت کے دن عیسیٰ کسی عبادت خانے میں تعلیم دے رہا تھا۔ 11 وہاں ایک عورت تھی جو 18 سال سے بدروح کے باعث بیمار تھی۔ وہ کبڑی ہو گئی تھی اور سیدھی کھڑی ہونے کے بالکل قابل نہ تھی۔ 12 جب عیسیٰ نے اُسے دیکھا تو پکار کر کہا، ”اے عورت، تُو اپنی بیماری سے چھوٹ گئی ہے!“ 13 اُس نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے تو وہ فوراً سیدھی کھڑی ہو کر اللہ کی تمجید کرنے لگی۔

14 لیکن عبادت خانے کا راہنما ناراض ہوا کیونکہ عیسیٰ نے سبت کے دن شفا دی تھی۔ اُس نے لوگوں سے کہا، ”ہفتے کے چھ دن کام کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اِس لئے اتوار سے لے کر جمعہ تک شفا پانے کے لئے آؤ، نہ کہ سبت کے دن۔“

15 خداوند نے جواب میں اُس سے کہا، ”تم کتنے ریاکار ہو! کیا تم میں سے ہر کوئی سبت کے دن اپنے بَیل یا گدھے کو کھول کر اُسے تھان سے باہر نہیں لے جاتا تاکہ اُسے پانی پلائے؟ 16 اب اِس عورت کو دیکھو جو ابراہیم کی بیٹی ہے اور جو 18 سال سے ابلیس کے بندھن میں تھی۔ جب تم سبت کے دن اپنے جانوروں کی مدد کرتے ہو تو کیا یہ ٹھیک نہیں کہ عورت کو اِس بندھن سے رہائی دلائی جاتی، چاہے یہ کام سبت کے دن ہی کیوں نہ کیا جائے؟“ 17 عیسیٰ کے اِس جواب سے اُس کے مخالف شرمندہ ہو گئے۔ لیکن عام لوگ اُس کے اِن تمام شاندار کاموں سے خوش ہوئے۔

رائی کے دانے کی تمثیل

18 عیسیٰ نے کہا، ”اللہ کی بادشاہی کس چیز کی مانند ہے؟ مَیں اِس کا موازنہ کس سے کروں؟ 19 وہ رائی کے ایک دانے کی مانند ہے جو کسی نے اپنے باغ میں بو دیا۔ بڑھتے بڑھتے وہ درخت سا بن گیا اور پرندوں نے اُس کی

شاخوں میں اپنے گھونسلے بنا لئے۔“

خمیر کی مثال

20 اُس نے دوبارہ پوچھا، ”اللہ کی بادشاہی کا کس چیز سے موازنہ کروں؟ 21 وہ اُس خمیر کی مانند ہے جو کسی عورت نے لے کر تقریباً 27 کلوگرام آٹے میں ملا دیا۔ گو وہ اُس میں چھپ گیا تو بھی ہوتے ہوتے پورے گُندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر گیا۔“

تنگ دروازہ

22 عیسیٰ تعلیم دیتے دیتے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں سے گزرا۔ اب اُس کا رُخ یروشلم ہی کی طرف تھا۔ 23 اِتنے میں کسی نے اُس سے پوچھا، ”خداوند، کیا کم لوگوں کو نجات ملے گی؟“

اُس نے جواب دیا، 24 ”تنگ دروازے میں سے داخل ہونے کی سرتوڑ کوشش کرو۔ کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ بہت سے لوگ اندر جانے کی کوشش کریں گے، لیکن بے فائدہ۔ 25 ایک وقت آئے گا کہ گھر کا مالک اُٹھ کر دروازہ بند کر دے گا۔ پھر تم باہر کھڑے رہو گے اور کھٹکھٹاتے کھٹکھٹاتے التماس کرو گے، ’خداوند، ہمارے لئے دروازہ کھول دیں۔‘ لیکن وہ جواب دے گا، ’نہ مَیں تم کو جانتا ہوں، نہ یہ کہ تم کہاں کے ہو۔‘ 26 پھر تم کہو گے، ’ہم نے تو آپ کے سامنے ہی کھایا اور پیا اور آپ ہی ہماری سڑکوں پر تعلیم دیتے رہے۔‘ 27 لیکن وہ جواب دے گا، ’نہ مَیں تم کو جانتا ہوں، نہ یہ کہ تم کہاں کے ہو۔ اے تمام بدکارو، مجھ سے دُور ہو جاؤ!‘ 28 وہاں تم روتے اور دانت پیستے رہو گے۔ کیونکہ تم دیکھو گے کہ ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور تمام نبی اللہ کی بادشاہی میں ہیں جبکہ تم کو نکال دیا گیا ہے۔ 29 اور لوگ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے آ کر اللہ کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ 30 اُس وقت کچھ ایسے ہوں گے جو پہلے آخر تھے، لیکن اب اوّل ہوں گے۔ اور کچھ ایسے بھی ہوں گے جو پہلے اوّل تھے، لیکن اب آخر ہوں گے۔“

یروشلم پر افسوس

31 اُس وقت کچھ فریسی عیسیٰ کے پاس آ کر اُس سے کہنے لگے، ”اِس مقام کو چھوڑ کر کہیں اَور چلے جائیں، کیونکہ ہیرودیس آپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔“

32 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جاؤ، اُس لومڑی کو بتا دو، ’آج اور کل مَیں بدروحیں نکالتا اور مریضوں کو شفا دیتا رہوں گا۔ پھر تیسرے دن مَیں پایۂ تکمیل کو پہنچوں گا۔‘ 33 اِس لئے لازم ہے کہ مَیں آج، کل اور پرسوں آگے چلتا رہوں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔

34 ہائے یروشلم، یروشلم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی اور اپنے پاس بھیجے ہوئے پیغمبروں کو سنگسار کرتی ہے۔ مَیں نے کتنی ہی بار تیری اولاد کو جمع کرنا چاہا، بالکل اُسی طرح جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پَروں تلے جمع کر کے محفوظ کر لیتی ہے۔ لیکن تُو نے نہ چاہا۔ 35 اب تیرے گھر کو ویران و سنسان چھوڑا جائے گا۔ اور مَیں تم کو بتاتا ہوں، تم مجھے اُس وقت تک دوبارہ نہیں دیکھو گے جب تک تم نہ کہو کہ مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔“

سبت کے دن مریض کی شفا

14 سبت کے ایک دن عیسیٰ کھانے کے لئے فریسیوں کے کسی راہنما کے گھر آیا۔ لوگ اُسے پکڑنے کے لئے اُس

کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ 2 وہاں ایک آدمی عیسیٰ کے سامنے تھا جس کے بازو اور ٹانگیں پھولے ہوئے تھے۔ 3 یہ دیکھ کر وہ فریسیوں اور شریعت کے عالموں سے پوچھنے لگا، ”کیا شریعت سبت کے دن شفا دینے کی اجازت دیتی ہے؟“

4 لیکن وہ خاموش رہے۔ پھر اُس نے اُس آدمی پر ہاتھ رکھا اور اُسے شفا دے کر رُخصت کر دیا۔ 5 حاضرین سے وہ کہنے لگا، ”اگر تم میں سے کسی کا بیٹا یا بَیل سبت کے دن کنوئیں میں گر جائے تو کیا تم اُسے فوراً نہیں نکالو گے؟“

6 اِس پر وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔

عزت اور اجر حاصل کرنے کا طریقہ

7 جب عیسیٰ نے دیکھا کہ مہمان میز پر عزت کی کرسیاں چن رہے ہیں تو اُس نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی، 8 ”جب تجھے کسی شادی کی ضیافت میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے تو وہاں جا کر عزت کی کرسی پر نہ بیٹھنا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی اَور کو بھی دعوت دی گئی ہو جو تجھ سے زیادہ عزت دار ہے۔ 9 کیونکہ جب وہ پہنچے گا تو میزبان تیرے پاس آ کر کہے گا، ’ذرا اِس آدمی کو یہاں بیٹھنے دے۔‘ یوں تیری بےعزتی ہو جائے گی اور تجھے وہاں سے اُٹھ کر آخری کرسی پر بیٹھنا پڑے گا۔ 10 اِس لئے ایسا مت کرنا بلکہ جب تجھے دعوت دی جائے تو جا کر آخری کرسی پر بیٹھ جا۔ پھر جب میزبان تجھے وہاں بیٹھا ہوا دیکھے گا تو وہ کہے گا، ’دوست، سامنے والی کرسی پر بیٹھ۔‘ اِس طرح تمام مہمانوں کے سامنے تیری عزت ہو جائے گی۔ 11 کیونکہ جو بھی اپنے آپ کو سرفراز کرے اُسے پست کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو پست کرے اُسے سرفراز کیا جائے گا۔“

12 پھر عیسیٰ نے میزبان سے بات کی، ”جب تُو لوگوں کو دوپہر یا شام کا کھانا کھانے کی دعوت دینا چاہتا ہے تو اپنے دوستوں، بھائیوں، رشتہ داروں یا امیر ہمسایوں کو نہ بلا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اِس کے عوض تجھے بھی دعوت دیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو یہی تیرا معاوضہ ہو گا۔ 13 اِس کے بجائے ضیافت کرتے وقت غریبوں، لنگڑوں، مفلوجوں اور اندھوں کو دعوت دے۔ 14 ایسا کرنے سے تجھے برکت ملے گی۔ کیونکہ وہ تجھے اِس کے عوض کچھ نہیں دے سکیں گے، بلکہ تجھے اِس کا معاوضہ اُس وقت ملے گا جب راست باز جی اُٹھیں گے۔“

بڑی ضیافت کی تمثیل

15 یہ سن کر مہمانوں میں سے ایک نے اُس سے کہا، ”مبارک ہے وہ جو اللہ کی بادشاہی میں کھانا کھائے۔“

16 عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”کسی آدمی نے ایک بڑی ضیافت کا انتظام کیا۔ اِس کے لئے اُس نے بہت سے لوگوں کو دعوت دی۔ 17 جب ضیافت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے نوکر کو مہمانوں کو اطلاع دینے کے لئے بھیجا کہ ’آئیں، سب کچھ تیار ہے۔‘ 18 لیکن وہ سب کے سب معذرت چاہنے لگے۔ پہلے نے کہا، ’مَیں نے کھیت خریدا ہے اور اب ضروری ہے کہ نکل کر اُس کا معائنہ کروں۔ مَیں معذرت چاہتا ہوں۔‘ 19 دوسرے نے کہا، ’مَیں نے بیلوں کے پانچ جوڑے خریدے ہیں۔ اب مَیں اُنہیں آزمانے جا رہا ہوں۔ مَیں معذرت چاہتا ہوں۔‘ 20 تیسرے نے کہا، ’مَیں نے شادی کی ہے، اِس لئے نہیں آ سکتا۔‘

21 نوکر نے واپس آ کر مالک کو سب کچھ بتایا۔ وہ غصے ہو کر نوکر سے کہنے لگا، ’جا، سیدھے شہر کی سڑکوں اور گلیوں میں جا کر وہاں کے غریبوں، لنگڑوں، اندھوں اور مفلوجوں کو لے آ۔‘ نوکر نے ایسا ہی کیا۔ 22 پھر واپس آ

کر اُس نے مالک کو اطلاع دی، 'جناب، جو کچھ آپ نے
کہا تھا پورا ہو چکا ہے۔ لیکن اب بھی مزید لوگوں کے لئے
گنجائش ہے۔' 23 مالک نے اُس سے کہا، 'پھر شہر سے
نکل کر دیہات کی سڑکوں پر اور باڑوں کے پاس جا۔ جو
بھی مل جائے اُسے ہماری خوشی میں شریک ہونے پر مجبور کر
تاکہ میرا گھر بھر جائے۔ 24 کیونکہ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ
جن کو پہلے دعوت دی گئی تھی اُن میں سے کوئی بھی میری
ضیافت میں شریک نہ ہو گا'۔"

شاگرد ہونے کی قیمت

25 ایک بڑا ہجوم عیسیٰ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اُن کی
طرف مُڑ کر اُس نے کہا، 26 "اگر کوئی میرے پاس آ کر
اپنے باپ، ماں، بیوی، بچوں، بھائیوں، بہنوں بلکہ اپنے
آپ سے بھی دشمنی نہ رکھے تو وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔
27 اور جو اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ ہو لے وہ میرا
شاگرد نہیں ہو سکتا۔

28 اگر تم میں سے کوئی برج تعمیر کرنا چاہے تو کیا وہ
پہلے بیٹھ کر پورے اخراجات کا اندازہ نہیں لگائے گا تاکہ
معلوم ہو جائے کہ وہ اُسے تکمیل تک پہنچا سکے گا یا نہیں؟
29 ورنہ خطرہ ہے کہ اُس کی بنیاد ڈالنے کے بعد پیسے ختم ہو
جائیں اور وہ آگے کچھ نہ بنا سکے۔ پھر جو کوئی بھی دیکھے گا
وہ اُس کا مذاق اُڑا کر 30 کہے گا، 'اُس نے عمارت کو
شروع تو کیا، لیکن اب اُسے مکمل نہیں کر پایا۔'

31 یا اگر کوئی بادشاہ کسی دوسرے بادشاہ کے ساتھ
جنگ کے لئے نکلے تو کیا وہ پہلے بیٹھ کر اندازہ نہیں لگائے گا
کہ وہ اپنے دس ہزار فوجیوں سے اُن بیس ہزار فوجیوں پر
غالب آ سکتا ہے جو اُس سے لڑنے آ رہے ہیں؟ 32 اگر
وہ اِس نتیجے پر پہنچے کہ غالب نہیں آ سکتا تو وہ صلح کرنے
کے لئے اپنے نمائندے دشمن کے پاس بھیجے گا جب وہ ابھی
دُور ہی ہو۔ 33 اِسی طرح تم میں سے جو بھی اپنا سب کچھ
نہ چھوڑے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

بےکار نمک

34 نمک اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر اُس کا ذائقہ جاتا
رہے تو پھر اُسے کیونکر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ 35 نہ وہ
زمین کے لئے مفید ہے، نہ کھاد کے لئے بلکہ اُسے نکال کر
باہر پھینکا جائے گا۔ جو سن سکتا ہے وہ سن لے۔"

کھوئی ہوئی بھیڑ

15 اب ایسا تھا کہ تمام ٹیکس لینے والے اور گناہ گار عیسیٰ
کی باتیں سننے کے لئے اُس کے پاس آتے تھے۔ 2 یہ
دیکھ کر فریسی اور شریعت کے عالم بڑبڑانے لگے، "یہ آدمی
گناہ گاروں کو خوش آمدید کہہ کر اُن کے ساتھ کھانا کھاتا
ہے۔" 3 اِس پر عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل سنائی،

4 "فرض کرو کہ تم میں سے کسی کی سو بھیڑیں ہیں۔
لیکن ایک گم ہو جاتی ہے۔ اب مالک کیا کرے گا؟ کیا وہ
باقی 99 بھیڑیں کھلے میدان میں چھوڑ کر گمشدہ بھیڑ کو
ڈھونڈنے نہیں جائے گا؟ ضرور جائے گا، بلکہ جب تک اُسے
وہ بھیڑ مل نہ جائے وہ اُس کی تلاش میں رہے گا۔ 5 پھر وہ
خوش ہو کر اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لے گا۔ 6 یوں چلتے
چلتے وہ اپنے گھر پہنچ جائے گا اور وہاں اپنے دوستوں اور
ہمسایوں کو بلا کر اُن سے کہے گا، 'میرے ساتھ خوشی مناؤ!
کیونکہ مجھے اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی ہے۔' 7 مَیں تم کو
بتاتا ہوں کہ آسمان پر بالکل اِسی طرح خوشی منائی جائے گی
جب ایک ہی گناہ گار توبہ کرے گا۔ اور یہ خوشی اُس خوشی کی
نسبت زیادہ ہو گی جو اُن 99 افراد کے باعث منائی جائے گی

جنہیں توبہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

گم شدہ سکہ

8 یا فرض کرو کہ کسی عورت کے پاس دس سکے ہوں
لیکن ایک سکہ گم ہو جائے۔ اب عورت کیا کرے گی؟ کیا
وہ چراغ جلا کر اور گھر میں جھاڑو دے دے کر بڑی احتیاط
سے سکے کو تلاش نہیں کرے گی؟ ضرور کرے گی، بلکہ وہ
اُس وقت تک ڈھونڈتی رہے گی جب تک اُسے سکہ مل نہ
جائے۔ 9 جب اُسے سکہ مل جائے گا تو وہ اپنی سہیلیوں اور
ہمسایوں کو بلا کر اُن سے کہے گی، ’میرے ساتھ خوشی مناؤ!
کیونکہ مجھے اپنا گمشدہ سکہ مل گیا ہے۔‘ 10 مَیں تم کو بتاتا
ہوں کہ بالکل اِسی طرح اللہ کے فرشتوں کے سامنے خوشی
منائی جاتی ہے جب ایک بھی گناہ گار توبہ کرتا ہے۔“

گم شدہ بیٹا

11 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی۔ ”کسی آدمی کے
دو بیٹے تھے۔ 12 اِن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا،
’اے باپ، میراث کا میرا حصہ دے دیں۔‘ اِس پر باپ
نے دونوں میں اپنی ملکیت تقسیم کر دی۔ 13 تھوڑے
دنوں کے بعد چھوٹا بیٹا اپنا سارا سامان سمیٹ کر اپنے ساتھ
کسی دُور دراز ملک میں لے گیا۔ وہاں اُس نے عیاشی میں
اپنا پورا مال و متاع اُڑا دیا۔ 14 سب کچھ ضائع ہو گیا تو
اُس ملک میں سخت کال پڑا۔ اب وہ ضرورت مند ہونے
لگا۔ 15 نتیجے میں وہ اُس ملک کے کسی باشندے کے ہاں جا
پڑا جس نے اُسے سؤروں کو چَرانے کے لئے اپنے کھیتوں
میں بھیج دیا۔ 16 وہاں وہ اپنا پیٹ اُن پھلیوں سے بھرنے
کی شدید خواہش رکھتا تھا جو سؤر کھاتے تھے، لیکن اُسے اِس
کی بھی اجازت نہ ملی۔ 17 پھر وہ ہوش میں آیا۔ وہ کہنے
لگا، ’میرے باپ کے کتنے مزدوروں کو کثرت سے کھانا ملتا
ہے جبکہ مَیں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ 18 مَیں اُٹھ کر اپنے
باپ کے پاس واپس چلا جاؤں گا اور اُس سے کہوں گا،
’اے باپ، مَیں نے آسمان کا اور آپ کا گناہ کیا ہے۔
19 اب مَیں اِس لائق نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔
مہربانی کر کے مجھے اپنے مزدوروں میں رکھ لیں۔‘ 20 پھر
وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس واپس چلا گیا۔

لیکن وہ گھر سے ابھی دُور ہی تھا کہ اُس کے باپ
نے اُسے دیکھ لیا۔ اُسے ترس آیا اور وہ بھاگ کر بیٹے کے
پاس آیا اور گلے لگا کر اُسے بوسہ دیا۔ 21 بیٹے نے کہا،
’اے باپ، مَیں نے آسمان کا اور آپ کا گناہ کیا ہے۔
اب مَیں اِس لائق نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔‘
22 لیکن باپ نے اپنے نوکروں کو بلایا اور کہا، ’جلدی
کرو، بہترین سوٹ لا کر اِسے پہناؤ۔ اِس کے ہاتھ میں
انگوٹھی اور پاؤں میں جوتے پہنا دو۔ 23 پھر موٹا تازہ
بچھڑا لا کر اُسے ذبح کرو تاکہ ہم کھائیں اور خوشی منائیں،
24 کیونکہ یہ میرا بیٹا مُردہ تھا اب زندہ ہو گیا ہے، گم ہو
گیا تھا اب مل گیا ہے۔‘ اِس پر وہ خوشی منانے لگے۔

25 اِس دوران باپ کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا۔ اب
وہ گھر لوٹا۔ جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو اندر سے موسیقی
اور ناچنے کی آوازیں سنائی دیں۔ 26 اُس نے کسی نوکر کو
بلا کر پوچھا، ’یہ کیا ہو رہا ہے؟‘ 27 نوکر نے جواب دیا،
’آپ کا بھائی آ گیا ہے اور آپ کے باپ نے موٹا تازہ
بچھڑا ذبح کروایا ہے، کیونکہ اُسے اپنا بیٹا صحیح سلامت واپس
مل گیا ہے۔‘

28 یہ سن کر بڑا بیٹا غصے ہوا اور اندر جانے سے انکار
کر دیا۔ پھر باپ گھر سے نکل کر اُسے سمجھانے لگا۔ 29 لیکن
اُس نے جواب میں اپنے باپ سے کہا، ’دیکھیں، مَیں

نے اِتنے سال آپ کی خدمت میں سخت محنت مشقت کی ہے اور ایک دفعہ بھی آپ کی مرضی کی خلاف ورزی نہیں کی۔ تو بھی آپ نے مجھے اِس پورے عرصے میں ایک چھوٹا بکرا بھی نہیں دیا کہ اُسے ذبح کر کے اپنے دوستوں کے ساتھ ضیافت کرتا۔ **30** لیکن جوں ہی آپ کا یہ بیٹا آیا جس نے آپ کی دولت کسبیوں میں اُڑا دی، آپ نے اُس کے لئے موٹا تازہ بچھڑا ذبح کروایا۔' **31** باپ نے جواب دیا، 'بیٹا، آپ تو ہر وقت میرے پاس رہے ہیں، اور جو کچھ میرا ہے وہ آپ ہی کا ہے۔ **32** لیکن اب ضروری تھا کہ ہم جشن منائیں اور خوش ہوں۔ کیونکہ آپ کا یہ بھائی جو مُردہ تھا اب زندہ ہو گیا ہے، جو گم ہو گیا تھا اب مل گیا ہے۔'"

چالاک ملازم

16 عیسیٰ نے شاگردوں سے کہا، "کسی امیر آدمی نے ایک ملازم رکھا تھا جو اُس کی جائیداد کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ ایسا ہوا کہ ایک دن اُس پر الزام لگایا گیا کہ وہ اپنے مالک کی دولت ضائع کر رہا ہے۔ **2** مالک نے اُسے بلا کر کہا، 'یہ کیا ہے جو مَیں تیرے بارے میں سنتا ہوں؟ اپنی تمام ذمہ داریوں کا حساب دے، کیونکہ مَیں تجھے برخاست کر دوں گا۔' **3** ملازم نے دل میں کہا، 'اب مَیں کیا کروں جبکہ میرا مالک یہ ذمہ داری مجھ سے چھین لے گا؟ کھدائی جیسا سخت کام مجھ سے نہیں ہوتا اور بھیک مانگنے سے شرم آتی ہے۔ **4** ہاں، مَیں جانتا ہوں کہ کیا کروں تاکہ لوگ مجھے برخاست کئے جانے کے بعد اپنے گھروں میں خوش آمدید کہیں۔'

5 یہ کہہ کر اُس نے اپنے مالک کے تمام قرض داروں کو بلایا۔ پہلے سے اُس نے پوچھا، 'تمہارا قرضہ کتنا ہے؟' **6** اُس نے جواب دیا، 'مجھے مالک کو زیتون کے تیل کے سو کنستر واپس کرنے ہیں۔' ملازم نے کہا، 'اپنا بِل لے لو اور بیٹھ کر جلدی سے سو کنستر پچاس میں بدل لو۔' **7** دوسرے سے اُس نے پوچھا، 'تمہارا کتنا قرضہ ہے؟' اُس نے جواب دیا، 'مجھے گندم کی ہزار بوریاں واپس کرنی ہیں۔' ملازم نے کہا، 'اپنا بِل لے لو اور ہزار کے بدلے آٹھ سو لکھ لو۔'

8 یہ دیکھ کر مالک نے بےایمان ملازم کی تعریف کی کہ اُس نے عقل سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اِس دنیا کے فرزند اپنی نسل کے لوگوں سے نپٹنے میں نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔

9 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ دنیا کی ناراست دولت سے اپنے لئے دوست بنا لو تاکہ جب یہ ختم ہو جائے تو لوگ تم کو ابدی رہائش گاہوں میں خوش آمدید کہیں۔ **10** جو تھوڑے میں وفادار ہے وہ زیادہ میں بھی وفادار ہو گا۔ اور جو تھوڑے میں بےایمان ہے وہ زیادہ میں بھی بےایمانی کرے گا۔ **11** اگر تم دنیا کی ناراست دولت کو سنبھالنے میں وفادار نہ رہے تو پھر کون حقیقی دولت تمہارے سپرد کرے گا؟ **12** اور اگر تم نے دوسروں کی دولت سنبھالنے میں بےایمانی دکھائی ہے تو پھر کون تم کو تمہارے ذاتی استعمال کے لئے کچھ دے گا؟

13 کوئی بھی غلام دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ یا تو وہ ایک سے نفرت کر کے دوسرے سے محبت رکھے گا، یا ایک سے لپٹ کر دوسرے کو حقیر جانے گا۔ تم ایک ہی وقت میں اللہ اور دولت کی خدمت نہیں کر سکتے۔"

عیسیٰ کی چند کہاوتیں

14 فریسیوں نے یہ سب کچھ سنا تو وہ اُس کا مذاق اُڑانے لگے، کیونکہ وہ لالچی تھے۔ **15** اُس نے اُن سے

کہا، ’’تم ہی وہ ہو جو اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے راست باز قرار دیتے ہو، لیکن اللہ تمہارے دلوں سے واقف ہے۔ کیونکہ لوگ جس چیز کی بہت قدر کرتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

16 یحییٰ کے آنے تک تمہارے راہنما موسیٰ کی شریعت اور نبیوں کے پیغامات تھے۔ لیکن اب اللہ کی بادشاہی کی خوش خبری کا اعلان کیا جا رہا ہے اور تمام لوگ زبردستی اِس میں داخل ہو رہے ہیں۔ 17 لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ شریعت منسوخ ہو گئی ہے بلکہ آسمان و زمین جاتے رہیں گے، لیکن شریعت کی زیر زبر تک کوئی بھی بات نہیں بدلے گی۔

18 چنانچہ جو آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اِسی طرح جو کسی طلاق شدہ عورت سے شادی کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔

امیر آدمی اور لعزر

19 ایک امیر آدمی کا ذکر ہے جو ارغوانی رنگ کے کپڑے اور نفیس کتان پہنتا اور ہر روز عیش و عشرت میں گزارتا تھا۔ 20 امیر کے گیٹ پر ایک غریب آدمی پڑا تھا جس کے پورے جسم پر ناسور تھے۔ اُس کا نام لعزر تھا 21 اور اُس کی بس ایک ہی خواہش تھی کہ وہ امیر کی میز سے گرے ہوئے ٹکڑے کھا کر سیر ہو جائے۔ کتے اُس کے پاس آ کر اُس کے ناسور چاٹتے تھے۔

22 پھر ایسا ہوا کہ غریب آدمی مر گیا۔ فرشتوں نے اُسے اُٹھا کر ابراہیم کی گود میں بٹھا دیا۔ امیر آدمی بھی فوت ہوا اور دفنایا گیا۔ 23 وہ جہنم میں پہنچا۔ عذاب کی حالت میں اُس نے اپنی نظر اُٹھائی تو دُور سے ابراہیم اور اُس کی گود میں لعزر کو دیکھا۔ 24 وہ پکار اُٹھا، ’اے میرے باپ ابراہیم، مجھ پر رحم کریں۔ مہربانی کر کے لعزر کو میرے پاس بھیج دیں تاکہ وہ اپنی اُنگلی کو پانی میں ڈبو کر میری زبان کو ٹھنڈا کرے، کیونکہ مَیں اِس آگ میں تڑپتا ہوں۔‘

25 لیکن ابراہیم نے جواب دیا، ’بیٹا، یاد رکھ کہ تجھے اپنی زندگی میں بہترین چیزیں مل چکی ہیں جبکہ لعزر کو بدترین چیزیں۔ لیکن اب اُسے آرام اور تسلی مل گئی ہے جبکہ تجھے اذیت۔ 26 نیز، ہمارے اور تمہارے درمیان ایک وسیع خلیج قائم ہے۔ اگر کوئی چاہے بھی تو اُسے پار کر کے یہاں سے تمہارے پاس نہیں جا سکتا، نہ وہاں سے کوئی یہاں آ سکتا ہے۔‘ 27 امیر آدمی نے کہا، ’میرے باپ، پھر میری ایک اَور گزارش ہے، مہربانی کر کے لعزر کو میرے والد کے گھر بھیج دیں۔ 28 میرے پانچ بھائی ہیں۔ وہ وہاں جا کر اُنہیں آگاہ کرے، ایسا نہ ہو کہ اُن کا انجام بھی یہ اذیت ناک مقام ہو۔‘

29 لیکن ابراہیم نے جواب دیا، ’اُن کے پاس موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفے تو ہیں۔ وہ اُن کی سنیں۔‘ 30 امیر نے عرض کی، ’نہیں، میرے باپ ابراہیم، اگر کوئی مُردوں میں سے اُن کے پاس جائے تو پھر وہ ضرور توبہ کریں گے۔‘ 31 ابراہیم نے کہا، ’اگر وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے تو وہ اُس وقت بھی قائل نہیں ہوں گے جب کوئی مُردوں میں سے جی اُٹھ کر اُن کے پاس جائے گا۔‘‘

گناہ

17 عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا، ’’آزمائشوں کو تو آنا ہی آنا ہے، لیکن اُس پر افسوس جس کی معرفت وہ آئیں۔ 2 اگر وہ اِن چھوٹوں میں سے کسی کو گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُس کے لئے بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں بڑی چکی کا پاٹ باندھا جائے اور اُسے سمندر میں پھینک دیا

جائے۔ 3 خبردار رہو!

اگر تمہارا بھائی گناہ کرے تو اُسے سمجھاؤ۔ اگر وہ اِس پر توبہ کرے تو اُسے معاف کر دو۔ 4 اب فرض کرو کہ وہ ایک دن کے اندر سات بار تمہارا گناہ کرے، لیکن ہر دفعہ واپس آ کر توبہ کا اظہار کرے، تو بھی اُسے ہر دفعہ معاف کر دو۔"

ایمان

5 رسولوں نے خداوند سے کہا، "ہمارے ایمان کو بڑھا دیں۔"

6 خداوند نے جواب دیا، "اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے جیسا چھوٹا بھی ہو تو تم شہتوت کے اِس درخت کو کہہ سکتے ہو، 'اُکھڑ کر سمندر میں جا لگ' تو وہ تمہاری بات پر عمل کرے گا۔

غلام کا فرض

7 فرض کرو کہ تم میں سے کسی نے ہل چلانے یا جانور چرانے کے لئے ایک غلام رکھا ہے۔ جب یہ غلام کھیت سے گھر آئے گا تو کیا اُس کا مالک کہے گا، 'اِدھر آؤ، کھانے کے لئے بیٹھ جاؤ'؟ 8 ہرگز نہیں، بلکہ وہ یہ کہے گا، 'میرا کھانا تیار کرو، ڈیوٹی کے کپڑے پہن کر میری خدمت کرو جب تک مَیں کھا پی نہ لوں۔ اِس کے بعد تم بھی کھا اور پی سکو گے۔' 9 اور کیا وہ اپنے غلام کی اِس خدمت کا شکریہ ادا کرے گا جو اُس نے اُسے کرنے کو کہا تھا؟ ہرگز نہیں! 10 اِسی طرح جب تم سب کچھ جو تمہیں کرنے کو کہا گیا ہے کر چکو تب تم کو یہ کہنا چاہئے، 'ہم نالائق نوکر ہیں۔ ہم نے صرف اپنا فرض ادا کیا ہے۔'"

کوڑھ کے دس مریضوں کی شفا

11 ایسا ہوا کہ یروشلم کی طرف سفر کرتے کرتے عیسیٰ سامریہ اور گلیل میں سے گزرا۔ 12 ایک دن وہ کسی گاؤں میں داخل ہو رہا تھا کہ کوڑھ کے دس مریض اُس کو ملنے آئے۔ وہ کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر 13 اونچی آواز سے کہنے لگے، "اے عیسیٰ، اُستاد، ہم پر رحم کریں۔"

14 اُس نے اُنہیں دیکھا تو کہا، "جاؤ، اپنے آپ کو اماموں کو دکھاؤ تاکہ وہ تمہارا معائنہ کریں۔"

اور ایسا ہوا کہ وہ چلتے چلتے اپنی بیماری سے پاک صاف ہو گئے۔ 15 اُن میں سے ایک نے جب دیکھا کہ شفا مل گئی ہے تو وہ مُڑ کر اونچی آواز سے اللہ کی تمجید کرنے لگا، 16 اور عیسیٰ کے سامنے منہ کے بل گر کر شکریہ ادا کیا۔ یہ آدمی سامریہ کا باشندہ تھا۔ 17 عیسیٰ نے پوچھا، "کیا دس کے دس آدمی اپنی بیماری سے پاک صاف نہیں ہوئے؟ باقی نو کہاں ہیں؟ 18 کیا اِس غیرملکی کے علاوہ کوئی اَور واپس آ کر اللہ کی تمجید کرنے کے لئے تیار نہیں تھا؟" 19 پھر اُس نے اُس سے کہا، "اُٹھ کر چلا جا۔ تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔"

اللہ کی بادشاہی کب آئے گی

20 کچھ فریسیوں نے عیسیٰ سے پوچھا، "اللہ کی بادشاہی کب آئے گی؟" اُس نے جواب دیا، "اللہ کی بادشاہی یوں نہیں آ رہی کہ اُسے ظاہری نشانوں سے پہچانا جائے۔ 21 لوگ یہ بھی نہیں کہہ سکیں گے، 'وہ یہاں ہے' یا 'وہ وہاں ہے' کیونکہ اللہ کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔"

22 پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، "ایسے دن آئیں گے کہ تم ابنِ آدم کا کم از کم ایک دن دیکھنے کی

تمنا کرو گے، لیکن نہیں دیکھو گے۔ 23 لوگ تم کو بتائیں
گے، 'وہ وہاں ہے' یا 'وہ یہاں ہے۔' لیکن مت جانا اور
اُن کے پیچھے نہ لگنا۔ 24 کیونکہ جب ابنِ آدم کا دن
آئے گا تو وہ بجلی کی مانند ہو گا جس کی چمک آسمان کو
ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک روشن کر دیتی
ہے۔ 25 لیکن پہلے لازم ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے اور
اِس نسل کے ہاتھوں رد کیا جائے۔ 26 جب ابنِ آدم
کا وقت آئے گا تو حالات نوح کے دنوں جیسے ہوں گے۔
27 لوگ اُس دن تک کھانے پینے اور شادی کرنے کروانے
میں لگے رہے جب تک نوح کشتی میں داخل نہ ہو گیا۔ پھر
سیلاب نے آ کر اُن سب کو تباہ کر دیا۔ 28 بالکل یہی
کچھ لوط کے ایام میں ہوا۔ لوگ کھانے پینے، خرید و فروخت،
کاشت کاری اور تعمیر کے کام میں لگے رہے۔ 29 لیکن
جب لوط سدوم کو چھوڑ کر نکلا تو آگ اور گندھک نے
آسمان سے برس کر اُن سب کو تباہ کر دیا۔ 30 ابنِ آدم
کے ظہور کے وقت ایسے ہی حالات ہوں گے۔

31 جو شخص اُس دن چھت پر ہو وہ گھر کا سامان
ساتھ لے جانے کے لئے نیچے نہ اُترے۔ اِسی طرح جو
کھیت میں ہو وہ اپنے پیچھے پڑی چیزوں کو ساتھ لے جانے
کے لئے گھر نہ لوٹے۔ 32 لوط کی بیوی کو یاد رکھو۔
33 جو اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا وہ اُسے کھو دے
گا، اور جو اپنی جان کھو دے گا وہی اُسے بچائے رکھے گا۔
34 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس رات دو افراد ایک بستر
میں سوئے ہوں گے، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ
دوسرے کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ 35 دو خواتین چکی پر
گندم پیس رہی ہوں گی، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ
دوسری کو پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔ [36 دو افراد کھیت میں
ہوں گے، ایک کو ساتھ لے لیا جائے گا جبکہ دوسرے کو
پیچھے چھوڑ دیا جائے گا۔]''

37 اُنہوں نے پوچھا، ''خداوند، یہ کہاں ہو گا؟''
اُس نے جواب دیا، ''جہاں لاش پڑی ہو وہاں گدھ
جمع ہو جائیں گے۔''

بیوہ اور جج کی تمثیل

18 پھر عیسیٰ نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی جو مسلسل دعا کرنے
اور ہمت نہ ہارنے کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ 2 اُس
نے کہا، ''کسی شہر میں ایک جج رہتا تھا جو نہ خدا کا خوف
مانتا، نہ کسی انسان کا لحاظ کرتا تھا۔ 3 اب اُس شہر میں ایک
بیوہ بھی تھی جو یہ کہہ کر اُس کے پاس آتی رہی کہ 'میرے
مخالف کو جیتنے نہ دیں بلکہ میرا انصاف کریں۔' 4 کچھ دیر
کے لئے جج نے انکار کیا۔ لیکن پھر وہ دل میں کہنے لگا،
'بے شک مَیں خدا کا خوف نہیں مانتا، نہ لوگوں کی پروا کرتا
ہوں، 5 لیکن یہ بیوہ مجھے بار بار تنگ کر رہی ہے۔ اِس
لئے مَیں اُس کا انصاف کروں گا۔ ایسا نہ ہو کہ آخرکار وہ
آ کر میرے منہ پر تھپڑ مارے۔'''

6 خداوند نے بات جاری رکھی۔ ''اِس پر دھیان دو
جو بے انصاف جج نے کہا۔ 7 اگر اُس نے آخرکار انصاف
کیا تو کیا اللہ اپنے چنے ہوئے لوگوں کا انصاف نہیں کرے
گا جو دن رات اُسے مدد کے لئے پکارتے ہیں؟ کیا وہ اُن
کی بات ملتوی کرتا رہے گا؟ 8 ہرگز نہیں! مَیں تم کو بتاتا
ہوں کہ وہ جلدی سے اُن کا انصاف کرے گا۔ لیکن کیا
ابنِ آدم جب دنیا میں آئے گا تو ایمان دیکھ پائے گا؟''

فریسی اور ٹیکس لینے والے کی تمثیل

9 بعض لوگ موجود تھے جو اپنی راست بازی پر
بھروسا رکھتے اور دوسروں کو حقیر جانتے تھے۔ اُنہیں عیسیٰ

نے یہ تمثیل سنائی، 10 ”دو آدمی بیت المقدس میں دعا کرنے
آئے۔ ایک فریسی تھا اور دوسرا ٹیکس لینے والا۔
11 فریسی کھڑا ہو کر یہ دعا کرنے لگا، ’اے خدا،
مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ مَیں باقی لوگوں کی طرح نہیں
ہوں۔ نہ مَیں ڈاکو ہوں، نہ بے انصاف، نہ زناکار۔ مَیں
اِس ٹیکس لینے والے کی مانند بھی نہیں ہوں۔ 12 مَیں ہفتے
میں دو مرتبہ روزہ رکھتا ہوں اور تمام آمدنی کا دسواں حصہ
تیرے لئے مخصوص کرتا ہوں۔‘
13 لیکن ٹیکس لینے والا دُور ہی کھڑا رہا۔ اُس نے
اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھانے تک کی جرأت نہ کی
بلکہ اپنی چھاتی پیٹ پیٹ کر کہنے لگا، ’اے خدا، مجھ گناہ گار
پر رحم کر!‘ 14 مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ جب دونوں اپنے
اپنے گھر لوٹے تو فریسی نہیں بلکہ یہ آدمی اللہ کے نزدیک
راست باز ٹھہرا۔ کیونکہ جو بھی اپنے آپ کو سرفراز کرے
اُسے پست کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو پست کرے
اُسے سرفراز کیا جائے گا۔“

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو پیار کرتا ہے

15 ایک دن لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو بھی عیسیٰ
کے پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھوئے۔ یہ دیکھ کر شاگردوں
نے اُن کو ملامت کی۔ 16 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں اپنے
پاس بلا کر کہا، ”بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں نہ
روکو، کیونکہ اللہ کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں کو حاصل ہے۔
17 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو اللہ کی بادشاہی کو بچے کی
طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں داخل نہیں ہو گا۔“

امیر مشکل سے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

18 کسی راہنما نے اُس سے پوچھا، ”نیک اُستاد،
مَیں کیا کروں تاکہ میراث میں ابدی زندگی پاؤں؟“
19 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو مجھے نیک کیوں کہتا
ہے؟ کوئی نیک نہیں سوائے ایک کے اور وہ ہے اللہ۔
20 تُو شریعت کے احکام سے تو واقف ہے کہ زنا نہ کرنا،
قتل نہ کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، اپنے باپ
اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔“
21 آدمی نے جواب دیا، ”مَیں نے جوانی سے
آج تک اِن تمام احکام کی پیروی کی ہے۔“
22 یہ سن کر عیسیٰ نے کہا، ”ایک کام اب تک رہ گیا
ہے۔ اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے پیسے غریبوں میں
تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان پر خزانہ جمع ہو
جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے ہو لے۔“ 23 یہ
سن کر آدمی کو بہت دکھ ہوا، کیونکہ وہ نہایت دولت مند تھا۔
24 یہ دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ”دولت مندوں کے لئے
اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے! 25 امیر کے
اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے کی نسبت یہ زیادہ آسان ہے
کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔“
26 یہ بات سن کر سننے والوں نے پوچھا، ”پھر کس
کو نجات مل سکتی ہے؟“
27 عیسیٰ نے جواب دیا، ”جو انسان کے لئے ناممکن
ہے وہ اللہ کے لئے ممکن ہے۔“
28 پطرس نے اُس سے کہا، ”ہم تو اپنا سب کچھ
چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔“
29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں
کہ جس نے بھی اللہ کی بادشاہی کی خاطر اپنے گھر، بیوی،
بھائیوں، والدین یا بچوں کو چھوڑ دیا ہے 30 اُسے اِس
زمانے میں کئی گنا زیادہ اور آنے والے زمانے میں ابدی
زندگی ملے گی۔“

عیسیٰ کی موت کی تیسری پیش گوئی

31 عیسیٰ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر اُن سے
کہنے لگا، ''سنو، ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہاں
سب کچھ پورا ہو جائے گا جو نبیوں کی معرفت ابنِ آدم
کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ 32 اُسے غیر یہودیوں کے
حوالے کر دیا جائے گا جو اُس کا مذاق اُڑائیں گے، اُس کی
بےعزتی کریں گے، اُس پر تھوکیں گے، 33 اُس کو کوڑے
ماریں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ لیکن تیسرے دن وہ جی
اُٹھے گا۔''

34 لیکن شاگردوں کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اِس بات کا
مطلب اُن سے چھپا رہا اور وہ نہ سمجھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

اندھے کی شفا

35 عیسیٰ یریحو کے قریب پہنچا۔ وہاں راستے کے
کنارے ایک اندھا بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ 36 بہت سے
لوگ اُس کے سامنے سے گزرنے لگے تو اُس نے یہ سن کر
پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

37 اُنہوں نے کہا، ''عیسیٰ ناصری یہاں سے گزر رہا
ہے۔''

38 اندھا چلّانے لگا، ''اے عیسیٰ ابنِ داؤد، مجھ پر رحم
کریں۔''

39 آگے چلنے والوں نے اُسے ڈانٹ کر کہا،
''خاموش!'' لیکن وہ مزید اونچی آواز سے پکارتا رہا،
''اے ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں۔''

40 عیسیٰ رُک گیا اور حکم دیا، ''اُسے میرے پاس
لاؤ۔'' جب وہ قریب آیا تو عیسیٰ نے اُس سے پوچھا،
41 ''تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں تیرے لئے کروں؟''
اُس نے جواب دیا، ''خداوند، یہ کہ مَیں دیکھ سکوں۔''

42 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''تو پھر دیکھ! تیرے
ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔''

43 جونہی اُس نے یہ کہا اندھے کی آنکھیں بحال ہو
گئیں اور وہ اللہ کی تمجید کرتے ہوئے اُس کے پیچھے ہو لیا۔
یہ دیکھ کر پورے ہجوم نے اللہ کو جلال دیا۔

عیسیٰ اور زکائی

19 پھر عیسیٰ یریحو میں داخل ہوا اور اُس میں سے گزرنے
لگا۔ 2 اُس شہر میں ایک امیر آدمی بنام زکائی رہتا تھا جو
ٹیکس لینے والوں کا افسر تھا۔ 3 وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ عیسیٰ
کون ہے، لیکن پوری کوشش کرنے کے باوجود اُسے دیکھ نہ
سکا، کیونکہ عیسیٰ کے اردگرد بڑا ہجوم تھا اور زکائی کا قد
چھوٹا تھا۔ 4 اِس لئے وہ دوڑ کر آگے نکلا اور اُسے
دیکھنے کے لئے انجیر تُوت* کے درخت پر چڑھ گیا جو
راستے میں تھا۔ 5 جب عیسیٰ وہاں پہنچا تو اُس نے نظر
اُٹھا کر کہا، ''زکائی، جلدی سے اُتر آ، کیونکہ آج مجھے
تیرے گھر میں ٹھہرنا ہے۔''

6 زکائی فوراً اُتر آیا اور خوشی سے اُس کی مہمان نوازی
کی۔ 7 یہ دیکھ کر باقی تمام لوگ بڑبڑانے لگے، ''اِس کے
گھر میں جا کر وہ ایک گناہ گار کے مہمان بن گئے ہیں۔''

8 لیکن زکائی نے خداوند کے سامنے کھڑے ہو کر
کہا، ''خداوند، مَیں اپنے مال کا آدھا حصہ غریبوں کو دے
دیتا ہوں۔ اور جس سے مَیں نے ناجائز طور سے کچھ لیا ہے
اُسے چار گنا واپس کرتا ہوں۔''

9 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''آج اِس گھرانے کو
نجات مل گئی ہے، اِس لئے کہ یہ بھی ابراہیم کا بیٹا ہے۔

---

* ایک سایہ دار درخت جس میں انجیر کی طرح کا خوردنی پھل لگتا ہے۔ اِس کے پھول زرد اور آرائشی ہوتے ہیں۔ مصری توت۔ جمیز۔ ficus sycomorus۔

10 کیونکہ ابنِ آدم گم شدہ کو ڈھونڈنے اور نجات دینے
کے لئے آیا ہے۔"

پیسوں میں اضافہ

11 اب عیسیٰ یروشلم کے قریب آ چکا تھا، اِس لئے
لوگ اندازہ لگانے لگے کہ اللہ کی بادشاہی ظاہر ہونے والی
ہے۔ اِس کے پیشِ نظر عیسیٰ نے اپنی یہ باتیں سننے والوں کو
ایک تمثیل سنائی۔ 12 اُس نے کہا، "ایک نواب کسی دُور
دراز ملک کو چلا گیا تاکہ اُسے بادشاہ مقرر کیا جائے۔ پھر
اُسے واپس آنا تھا۔ 13 روانہ ہونے سے پہلے اُس نے
اپنے نوکروں میں سے دس کو بلا کر اُنہیں سونے کا ایک
ایک سکہ دیا۔ ساتھ ساتھ اُس نے کہا، 'یہ پیسے لے کر اُس
وقت تک کاروبار میں لگاؤ جب تک مَیں واپس نہ آؤں۔'
14 لیکن اُس کی رعایا اُس سے نفرت رکھتی تھی، اِس لئے
اُس نے اُس کے پیچھے وفد بھیج کر اطلاع دی، 'ہم نہیں
چاہتے کہ یہ آدمی ہمارا بادشاہ بنے۔'
15 تو بھی اُسے بادشاہ مقرر کیا گیا۔ اِس کے بعد
جب واپس آیا تو اُس نے اُن نوکروں کو بلایا جنہیں اُس
نے پیسے دیئے تھے تاکہ معلوم کرے کہ اُنہوں نے یہ پیسے
کاروبار میں لگا کر کتنا اضافہ کیا ہے۔ 16 پہلا نوکر آیا۔
اُس نے کہا، 'جناب، آپ کے ایک سکے سے دس ہو گئے
ہیں۔' 17 مالک نے کہا، 'شاباش، اچھے نوکر۔ تُو تھوڑے
میں وفادار رہا، اِس لئے اب تجھے دس شہروں پر اختیار
ملے گا۔' 18 پھر دوسرا نوکر آیا۔ اُس نے کہا، 'جناب، آپ
کے ایک سکے سے پانچ ہو گئے ہیں۔' 19 مالک نے اُس
سے کہا، 'تجھے پانچ شہروں پر اختیار ملے گا۔'
20 پھر ایک اَور نوکر آ کر کہنے لگا، 'جناب، یہ آپ
کا سکہ ہے۔ مَیں نے اِسے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ رکھا،
21 کیونکہ مَیں آپ سے ڈرتا تھا، اِس لئے کہ آپ سخت
آدمی ہیں۔ جو پیسے آپ نے نہیں لگائے اُنہیں لے لیتے
ہیں اور جو بیج آپ نے نہیں بویا اُس کی فصل کاٹتے ہیں۔'
22 مالک نے کہا، 'شریر نوکر! مَیں تیرے اپنے الفاظ کے
مطابق تیری عدالت کروں گا۔ جب تُو جانتا تھا کہ مَیں
سخت آدمی ہوں، کہ وہ پیسے لے لیتا ہوں جو خود نہیں لگائے
اور وہ فصل کاٹتا ہوں جس کا بیج نہیں بویا، 23 تو پھر تُو نے
میرے پیسے بینک میں کیوں نہ جمع کرائے؟ اگر تُو ایسا کرتا
تو واپسی پر مجھے کم از کم وہ پیسے سود سمیت مل جاتے۔'
24 یہ کہہ کر وہ حاضرین سے مخاطب ہوا، 'یہ سکہ اِس
سے لے کر اُس نوکر کو دے دو جس کے پاس دس سکے ہیں۔'
25 اُنہوں نے اعتراض کیا، 'جناب، اُس کے پاس تو پہلے
ہی دس سکے ہیں۔' 26 اُس نے جواب دیا، 'مَیں تمہیں
بتاتا ہوں کہ ہر شخص جس کے پاس کچھ ہے اُسے اَور دیا
جائے گا، لیکن جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُس سے وہ بھی
چھین لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ 27 اب اُن
دشمنوں کو لے آؤ جو نہیں چاہتے تھے کہ مَیں اُن کا بادشاہ
بنوں۔ اُنہیں میرے سامنے پھانسی دے دو۔'"

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

28 اِن باتوں کے بعد عیسیٰ دوسروں کے آگے آگے
یروشلم کی طرف بڑھنے لگا۔ 29 جب وہ بیت فگے اور
بیت عنیاہ کے قریب پہنچا جو زیتون کے پہاڑ پر تھے تو اُس
نے دو شاگردوں کو اپنے آگے بھیج کر 30 کہا، "سامنے
والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں تم ایک جوان گدھا دیکھو گے۔
وہ بندھا ہوا ہو گا اور اب تک کوئی بھی اُس پر سوار نہیں ہوا
ہے۔ اُسے کھول کر لے آؤ۔ 31 اگر کوئی پوچھے کہ گدھے کو
کیوں کھول رہے ہو تو اُسے بتا دینا کہ خداوند کو اِس کی

ضرورت ہے۔“
32 دونوں شاگرد گئے تو دیکھا کہ سب کچھ ویسا ہی
ہے جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ 33 جب وہ جوان
گدھے کو کھولنے لگے تو اُس کے مالکوں نے پوچھا، ”تم
گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟“
34 اُنہوں نے جواب دیا، ”خداوند کو اِس کی
ضرورت ہے۔“ 35 وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے آئے،
اور اپنے کپڑے گدھے پر رکھ کر اُس کو اُس پر سوار کیا۔
36 جب وہ چل پڑا تو لوگوں نے اُس کے آگے آگے
راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔
37 چلتے چلتے وہ اُس جگہ کے قریب پہنچا جہاں راستہ
زیتون کے پہاڑ پر سے اُترنے لگتا ہے۔ اِس پر شاگردوں کا
پورا ہجوم خوشی کے مارے اونچی آواز سے اُن معجزوں کے
لئے اللہ کی تمجید کرنے لگا جو اُنہوں نے دیکھے تھے،

38 ”مبارک ہے وہ بادشاہ
جو رب کے نام سے آتا ہے۔
آسمان پر سلامتی ہو اور بلندیوں پر عزت و جلال۔“

39 کچھ فریسی بھیڑ میں تھے۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے
کہا، ”اُستاد، اپنے شاگردوں کو سمجھائیں۔“
40 اُس نے جواب دیا، ”مَیں تمہیں بتاتا ہوں،
اگر یہ چپ ہو جائیں تو پتھر پکار اُٹھیں گے۔“

عیسیٰ شہر کو دیکھ کر رو پڑتا ہے

41 جب وہ یروشلم کے قریب پہنچا تو شہر کو دیکھ کر
رو پڑا 42 اور کہا، ”کاش تُو بھی اِس دن پہچان لیتی کہ
تیری سلامتی کس میں ہے۔ لیکن اب یہ بات تیری آنکھوں
سے چھپی ہوئی ہے۔ 43 کیونکہ تجھ پر ایسا وقت آئے گا
کہ تیرے دشمن تیرے اردگرد بند باندھ کر تیرا محاصرہ
کریں گے اور یوں تجھے چاروں طرف سے گھیر کر تنگ
کریں گے۔ 44 وہ تجھے تیرے بچوں سمیت زمین پر
پٹکیں گے اور تیرے اندر ایک بھی پتھر دوسرے پر نہیں
چھوڑیں گے۔ اور وجہ یہی ہو گی کہ تُو نے وہ وقت نہیں
پہچانا جب اللہ نے تیری نجات کے لئے تجھ پر نظر کی۔“

عیسیٰ بیت المقدّس میں جاتا ہے

45 پھر عیسیٰ بیت المقدّس میں جا کر اُنہیں نکالنے
لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار چیزیں بیچ رہے تھے۔
اُس نے کہا، 46 ”کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، ’میرا گھر
دعا کا گھر ہو گا‘ جبکہ تم نے اُسے ڈاکوؤں کے اڈے میں بدل
دیا ہے۔“
47 اور وہ روزانہ بیت المقدّس میں تعلیم دیتا رہا۔
لیکن بیت المقدّس کے راہنما امام، شریعت کے عالم اور
عوامی راہنما اُسے قتل کرنے کے لئے کوشاں رہے، 48 البتہ
اُنہیں کوئی موقع نہ ملا، کیونکہ تمام لوگ عیسیٰ کی ہر بات سن سن
کر اُس سے لپٹے رہتے تھے۔

عیسیٰ کا اختیار

20 ایک دن جب وہ بیت المقدّس میں لوگوں کو تعلیم
دے رہا اور اللہ کی خوش خبری سنا رہا تھا تو راہنما امام،
شریعت کے علما اور بزرگ اُس کے پاس آئے۔ 2 اُنہوں
نے کہا، ”ہمیں بتائیں، آپ یہ کس اختیار سے کر رہے
ہیں؟ کس نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے؟“
3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”میرا بھی تم سے ایک سوال
ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ 4 کیا یحییٰ کا بپتسمہ آسمانی تھا یا
اِنسانی؟“
5 وہ آپس میں بحث کرنے لگے، ”اگر ہم کہیں

’آسمانی‘ تو وہ پوچھے گا، ’تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ لائے؟‘ 6 لیکن اگر ہم کہیں ’انسانی‘ تو تمام لوگ ہمیں سنگسار کریں گے، کیونکہ وہ تو یقین رکھتے ہیں کہ یحیٰی نبی تھا۔“ 7 اِس لئے اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے تھا۔“

8 عیسیٰ نے کہا، ”تو پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ مَیں یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔“

انگور کے باغ کے مزارعوں کی بغاوت

9 پھر عیسیٰ لوگوں کو یہ تمثیل سنانے لگا، ”کسی آدمی نے انگور کا ایک باغ لگایا۔ پھر وہ اُسے مزارعوں کے سپرد کر کے بہت دیر کے لئے بیرونِ ملک چلا گیا۔ 10 جب انگور پک گئے تو اُس نے اپنے نوکر کو اُن کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ مالک کا حصہ وصول کرے۔ لیکن مزارعوں نے اُس کی پٹائی کر کے اُسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ 11 اِس پر مالک نے ایک اَور نوکر کو اُن کے پاس بھیجا۔ لیکن مزارعوں نے اُسے بھی مار مار کر اُس کی بےعزتی کی اور خالی ہاتھ نکال دیا۔ 12 پھر مالک نے تیسرے نوکر کو بھیج دیا۔ اُسے بھی اُنہوں نے مار کر زخمی کر دیا اور نکال دیا۔ 13 باغ کے مالک نے کہا، ’اب مَیں کیا کروں؟ مَیں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا، شاید وہ اُس کا لحاظ کریں۔‘ 14 لیکن مالک کے بیٹے کو دیکھ کر مزارع آپس میں کہنے لگے، ’یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ، ہم اِسے مار ڈالیں۔ پھر اِس کی میراث ہماری ہی ہو گی۔‘ 15 اُنہوں نے اُسے باغ سے باہر پھینک کر قتل کیا۔“

عیسیٰ نے پوچھا، ”اب بتاؤ، باغ کا مالک کیا کرے گا؟ 16 وہ وہاں جا کر مزارعوں کو ہلاک کرے گا اور باغ کو دوسروں کے سپرد کر دے گا۔“

یہ سن کر لوگوں نے کہا، ”خدا ایسا کبھی نہ کرے۔“

17 عیسیٰ نے اُن پر نظر ڈال کر پوچھا، ”تو پھر کلامِ مقدّس کے اِس حوالے کا کیا مطلب ہے کہ

’جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا،
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا‘؟“

18 جو اِس پتھر پر گرے گا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، جبکہ جس پر وہ خود گرے گا اُسے پیس ڈالے گا۔“

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

19 شریعت کے علما اور راہنما اماموں نے اُسی وقت اُسے پکڑنے کی کوشش کی، کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ تمثیل میں بیان شدہ مزارع ہم ہی ہیں۔ لیکن وہ عوام سے ڈرتے تھے۔ 20 چنانچہ وہ اُسے پکڑنے کا موقع ڈھونڈتے رہے۔ اِس مقصد کے تحت اُنہوں نے اُس کے پاس جاسوس بھیج دیئے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو دیانت دار ظاہر کر کے عیسیٰ کے پاس آئے تاکہ اُس کی کوئی بات پکڑ کر اُسے رومی گورنر کے حوالے کر سکیں۔ 21 اِن جاسوسوں نے اُس سے پوچھا، ”اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ وہی کچھ بیان کرتے اور سکھاتے ہیں جو صحیح ہے۔ آپ جانب دار نہیں ہوتے بلکہ دیانت داری سے اللہ کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ 22 اب ہمیں بتائیں کہ کیا رومی شہنشاہ کو ٹیکس دینا جائز ہے یا ناجائز؟“

23 لیکن عیسیٰ نے اُن کی چالاکی بھانپ لی اور کہا، 24 ”مجھے چاندی کا ایک رومی سکہ دکھاؤ۔ کس کی صورت اور نام اِس پر کندہ ہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”شہنشاہ کا۔“

25 اُس نے کہا، ”تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو اور جو اللہ کا ہے اللہ کو۔“

26 یوں وہ عوام کے سامنے اُس کی کوئی بات پکڑنے میں ناکام رہے۔ اُس کا جواب سن کر وہ ہکا بکا رہ گئے اور مزید کوئی بات نہ کر سکے۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

27 پھر کچھ صدوقی اُس کے پاس آئے۔ صدوقی نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔ اُنہوں نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا، 28 ”اُستاد، موسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بے اولاد مر جائے اور اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ بیوہ سے شادی کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔ 29 اب فرض کریں کہ سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی، لیکن بے اولاد فوت ہوا۔ 30 اِس پر دوسرے نے اُس سے شادی کی، لیکن وہ بھی بے اولاد مر گیا۔ 31 پھر تیسرے نے اُس سے شادی کی۔ یہ سلسلہ ساتویں بھائی تک جاری رہا۔ یکے بعد دیگرے ہر بھائی بیوہ سے شادی کرنے کے بعد مر گیا۔ 32 آخر میں بیوہ بھی فوت ہو گئی۔ 33 اب بتائیں کہ قیامت کے دن وہ کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ سات کے سات بھائیوں نے اُس سے شادی کی تھی۔“

34 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس زمانے میں لوگ بیاہ شادی کرتے اور کراتے ہیں۔ 35 لیکن جنہیں اللہ آنے والے زمانے میں شریک ہونے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے لائق سمجھتا ہے وہ اُس وقت شادی نہیں کریں گے، نہ اُن کی شادی کسی سے کرائی جائے گی۔ 36 وہ مر بھی نہیں سکیں گے، کیونکہ وہ فرشتوں کی مانند ہوں گے اور قیامت کے فرزند ہونے کے باعث اللہ کے فرزند ہوں گے۔ 37 اور یہ بات کہ مُردے جی اُٹھیں گے موسیٰ سے بھی ظاہر کی گئی ہے۔ کیونکہ جب وہ کانٹے دار جھاڑی کے پاس آیا تو اُس نے رب کو یہ نام دیا، ’ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا،‘ حالانکہ اُس وقت تینوں بہت پہلے مر چکے تھے۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ حقیقت میں زندہ ہیں۔ 38 کیونکہ اللہ مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے۔ اُس کے نزدیک یہ سب زندہ ہیں۔“

39 یہ سن کر شریعت کے کچھ علما نے کہا، ”شاباش اُستاد، آپ نے اچھا کہا ہے۔“ 40 اِس کے بعد اُنہوں نے اُس سے کوئی بھی سوال کرنے کی جرأت نہ کی۔

مسیح کے بارے میں سوال

41 پھر عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”مسیح کے بارے میں کیوں کہا جاتا ہے کہ وہ داؤد کا فرزند ہے؟ 42 کیونکہ داؤد خود زبور کی کتاب میں فرماتا ہے،

’رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
43 جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔‘

44 داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس طرح داؤد کا فرزند ہو سکتا ہے؟“

شریعت کے علما سے خبردار

45 جب لوگ سن رہے تھے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، 46 ”شریعت کے علما سے خبردار رہو! کیونکہ وہ شاندار چوغے پہن کر اِدھر اُدھر پھرنا پسند کرتے ہیں۔ جب لوگ بازاروں میں سلام کر کے اُن کی عزت کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اُن کی بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ عبادت خانوں اور ضیافتوں میں عزت کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ 47 یہ لوگ بیواؤں

کے گھر ہڑپ کر جاتے اور ساتھ ساتھ دکھاوے کے لئے
لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو نہایت سخت سزا
ملے گی۔‘‘

بیوہ کا چندہ

21 عیسیٰ نے نظر اُٹھا کر دیکھا کہ امیر لوگ اپنے ہدیئے
بیت المقدِس کے چندے کے بکس میں ڈال رہے ہیں۔
2 ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس
میں تانبے کے دو معمولی سے سکے ڈال دیئے۔ 3 عیسیٰ
نے کہا، ’’مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے
تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔ 4 کیونکہ اِن سب
نے تو اپنی دولت کی کثرت سے کچھ ڈالا جبکہ اِس نے
ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے
سارے پیسے دے دیئے ہیں۔‘‘

بیت المقدِس پر آنے والی تباہی

5 اُس وقت کچھ لوگ بیت المقدس کی تعریف میں
کہنے لگے کہ وہ کتنے خوب صورت پتھروں اور مَنّت کے تحفوں
سے سجی ہوئی ہے۔ یہ سن کر عیسیٰ نے کہا، 6 ’’جو کچھ تم کو
یہاں نظر آتا ہے اُس کا پتھر پر پتھر نہیں رہے گا۔ آنے
والے دنوں میں سب کچھ ڈھا دیا جائے گا۔‘‘

مصیبتوں اور ایذا رسانی کی پیش گوئی

7 اُنہوں نے پوچھا، ’’اُستاد، یہ کب ہو گا؟ کیا کیا
نظر آئے گا جس سے معلوم ہو کہ یہ اب ہونے کو ہے؟‘‘
8 عیسیٰ نے جواب دیا، ’’خبردار رہو کہ کوئی تمہیں
گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہت سے لوگ میرا نام لے کر
آئیں گے اور کہیں گے، ’مَیں ہی مسیح ہوں‘ اور کہ ’وقت
قریب آ چکا ہے۔‘ لیکن اُن کے پیچھے نہ لگنا۔ 9 اور جب
جنگوں اور فتنوں کی خبریں تم تک پہنچیں گی تو مت گھبرانا۔
کیونکہ لازم ہے کہ یہ سب کچھ پہلے پیش آئے۔ تو بھی
ابھی آخرت نہ ہو گی۔‘‘

10 اُس نے اپنی بات جاری رکھی، ’’ایک قوم
دوسری کے خلاف اُٹھ کھڑی ہو گی، اور ایک بادشاہی دوسری
کے خلاف۔ 11 شدید زلزلے آئیں گے، جگہ جگہ کال
پڑیں گے اور وبائی بیماریاں پھیل جائیں گی۔ ہیبت ناک
واقعات اور آسمان پر بڑے نشان دیکھنے میں آئیں گے۔
12 لیکن اِن تمام واقعات سے پہلے لوگ تم کو پکڑ کر
ستائیں گے۔ وہ تم کو یہودی عبادت خانوں کے حوالے
کریں گے، قید خانوں میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور
حکمرانوں کے سامنے پیش کریں گے۔ اور یہ اِس لئے ہو گا
کہ تم میرے پیروکار ہو۔ 13 نتیجے میں تمہیں میری گواہی
دینے کا موقع ملے گا۔ 14 لیکن ٹھان لو کہ تم پہلے سے
اپنا دفاع کرنے کی تیاری نہ کرو، 15 کیونکہ مَیں تم کو ایسے
الفاظ اور حکمت عطا کروں گا کہ تمہارے تمام مخالف نہ اُس
کا مقابلہ اور نہ اُس کی تردید کر سکیں گے۔ 16 تمہارے
والدین، بھائی، رشتہ دار اور دوست بھی تم کو دشمن کے
حوالے کر دیں گے، بلکہ تم میں سے بعض کو قتل کیا جائے گا۔
17 سب تم سے نفرت کریں گے، اِس لئے کہ تم میرے
پیروکار ہو۔ 18 تو بھی تمہارا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو گا۔
19 ثابت قدم رہنے سے ہی تم اپنی جان بچا لو گے۔

یروشلم کی تباہی

20 جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو
جان لو کہ اُس کی تباہی قریب آ چکی ہے۔ 21 اُس وقت
یہودیہ کے باشندے بھاگ کر پہاڑی علاقے میں پناہ

لیں۔ شہر کے رہنے والے اُس سے نکل جائیں اور دیہات
میں آباد لوگ شہر میں داخل نہ ہوں۔ 22 کیونکہ یہ الٰہی
غضب کے دن ہوں گے جن میں وہ سب کچھ پورا ہو
جائے گا جو کلامِ مقدّس میں لکھا ہے۔ 23 اُن خواتین پر
افسوس جو اُن دنوں میں حاملہ ہوں یا اپنے بچوں کو دودھ
پلاتی ہوں، کیونکہ ملک میں بہت مصیبت ہو گی اور اِس قوم
پر اللہ کا غضب نازل ہو گا۔ 24 لوگ اُنہیں تلوار سے قتل
کریں گے اور قید کر کے تمام غیر یہودی ممالک میں لے
جائیں گے۔ غیر یہودی یروشلم کو پاؤں تلے کچل ڈالیں گے۔
یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک غیر یہودیوں
کا دَور پورا نہ ہو جائے۔

ابنِ آدم کی آمد

25 سورج، چاند اور ستاروں میں عجیب و غریب
نشان ظاہر ہوں گے۔ قومیں سمندر کے شور اور ٹھاٹھیں
مارنے سے حیران و پریشان ہوں گی۔ 26 لوگ اِس اندیشے
سے کہ کیا کیا مصیبت دنیا پر آئے گی اِس قدر خوف
کھائیں گے کہ اُن کی جان میں جان نہ رہے گی، کیونکہ
آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ 27 اور پھر وہ ابنِ آدم
کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادل میں آتے ہوئے
دیکھیں گے۔ 28 چنانچہ جب یہ کچھ پیش آنے لگے تو
سیدھے کھڑے ہو کر اپنی نظر اُٹھاؤ، کیونکہ تمہاری نجات
نزدیک ہو گی۔"

انجیر کے درخت کی تمثیل

29 اِس سلسلے میں عیسیٰ نے اُنہیں ایک تمثیل سنائی۔
"انجیر کے درخت اور باقی درختوں پر غور کرو۔ 30 جونہی
کونپلیں نکلنے لگتی ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمیوں کا موسم
نزدیک ہے۔ 31 اِسی طرح جب تم یہ واقعات دیکھو گے
تو جان لو گے کہ اللہ کی بادشاہی قریب ہی ہے۔
32 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس نسل کے ختم ہونے
سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔ 33 آسمان و زمین
تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔

خبردار رہنا

34 خبردار رہو تاکہ تمہارے دل عیاشی، نشہ بازی
اور روزانہ کی فکروں تلے دب نہ جائیں۔ ورنہ یہ دن
اچانک تم پر آن پڑے گا، 35 اور پھندے کی طرح تمہیں
جکڑ لے گا۔ کیونکہ وہ دنیا کے تمام باشندوں پر آئے گا۔
36 ہر وقت چوکس رہو اور دعا کرتے رہو کہ تم کو آنے والی
اِن سب باتوں سے بچ نکلنے کی توفیق مل جائے اور تم
ابنِ آدم کے سامنے کھڑے ہو سکو۔"
37 ہر روز عیسیٰ بیت المقدّس میں تعلیم دیتا رہا اور ہر
شام وہ نکل کر اُس پہاڑ پر رات گزارتا تھا جس کا نام زیتون
کا پہاڑ ہے۔ 38 اور تمام لوگ اُس کی باتیں سننے کے لئے
صبح سویرے بیت المقدّس میں اُس کے پاس آتے تھے۔

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

22 بے خمیری روٹی کی عید یعنی فسح کی عید قریب آ گئی
تھی۔ 2 راہنما امام اور شریعت کے علما عیسیٰ کو قتل کرنے
کا کوئی موزوں موقع ڈھونڈ رہے تھے، کیونکہ وہ عوام کے
ردِعمل سے ڈرتے تھے۔

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

3 اُس وقت اِبلیس یہوداہ اسکریوتی میں سما گیا جو
بارہ رسولوں میں سے تھا۔ 4 اب وہ راہنما اماموں اور

بیت المقدّس کے پہرے داروں کے افسروں سے ملا اور
اُن سے بات کرنے لگا کہ وہ عیسیٰ کو کس طرح اُن کے
حوالے کر سکے گا۔ 5 وہ خوش ہوئے اور اُسے پیسے دینے پر
متفق ہوئے۔ 6 یہوداہ رضامند ہوا۔ اب سے وہ اِس تلاش
میں رہا کہ عیسیٰ کو ایسے موقع پر اُن کے حوالے کرے جب
ہجوم اُس کے پاس نہ ہو۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

7 بےخمیری روٹی کی عید آئی جب فسح کے لیلے کو
قربان کرنا تھا۔ 8 عیسیٰ نے پطرس اور یوحنا کو آگے بھیج کر
ہدایت کی، ”جاؤ، ہمارے لئے فسح کا کھانا تیار کرو تاکہ ہم
جا کر اُسے کھا سکیں۔“
9 اُنہوں نے پوچھا، ”ہم اُسے کہاں تیار کریں؟“
10 اُس نے جواب دیا، ”جب تم شہر میں داخل
ہو گے تو تمہاری ملاقات ایک آدمی سے ہو گی جو پانی کا
گھڑا اُٹھائے چل رہا ہو گا۔ اُس کے پیچھے چل کر اُس گھر
میں داخل ہو جاؤ جس میں وہ جائے گا۔ 11 وہاں کے
مالک سے کہنا، ’اُستاد آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کمرا کہاں
ہے جہاں مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا
کھاؤں؟‘ 12 وہ تم کو دوسری منزل پر ایک بڑا اور سجا ہوا
کمرا دکھائے گا۔ فسح کا کھانا وہیں تیار کرنا۔“
13 دونوں چلے گئے تو سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا عیسیٰ
نے اُنہیں بتایا تھا۔ پھر اُنہوں نے فسح کا کھانا تیار کیا۔

فسح کا آخری کھانا

14 مقررہ وقت پر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ
کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ 15 اُس نے اُن سے کہا،
”میری شدید آرزو تھی کہ دُکھ اُٹھانے سے پہلے تمہارے
ساتھ مل کر فسح کا یہ کھانا کھاؤں۔ 16 کیونکہ مَیں تم کو بتاتا
ہوں کہ اُس وقت تک اِس کھانے میں شریک نہیں ہوں گا
جب تک اِس کا مقصد اللہ کی بادشاہی میں پورا نہ ہو گیا ہو۔“
17 پھر اُس نے مے کا پیالہ لے کر شکرگزاری کی دعا
کی اور کہا، ”اِس کو لے کر آپس میں بانٹ لو۔ 18 مَیں
تم کو بتاتا ہوں کہ اب سے مَیں انگور کا رَس نہیں
پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ اِسے اللہ کی بادشاہی کے آنے پر
پیوں گا۔“
19 پھر اُس نے روٹی لے کر شکرگزاری کی دعا کی
اور اُسے ٹکڑے کر کے اُنہیں دے دیا۔ اُس نے کہا، ”یہ
میرا بدن ہے، جو تمہارے لئے دیا جاتا ہے۔ مجھے یاد کرنے
کے لئے یہی کیا کرو۔“ 20 اِسی طرح اُس نے کھانے کے
بعد پیالہ لے کر کہا، ”مے کا یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے جو
میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے، وہ خون جو
تمہارے لئے بہایا جاتا ہے۔
21 لیکن جس شخص کا ہاتھ میرے ساتھ کھانا کھانے
میں شریک ہے وہ مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔
22 ابنِ آدم تو اللہ کی مرضی کے مطابق کوچ کر جائے گا،
لیکن اُس شخص پر افسوس جس کے وسیلے سے اُسے دشمن کے
حوالے کر دیا جائے گا۔“
23 یہ سن کر شاگرد ایک دوسرے سے بحث کرنے
لگے کہ ہم میں سے یہ کون ہو سکتا ہے جو اِس قسم کی حرکت
کرے گا۔

کون بڑا ہے؟

24 پھر ایک اَور بات بھی چھڑ گئی۔ وہ ایک دوسرے
سے بحث کرنے لگے کہ ہم میں سے کون سب سے بڑا سمجھا
جائے۔ 25 لیکن عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”غیریہودی قوموں

میں بادشاہ وہی ہیں جو دوسروں پر حکومت کرتے ہیں، اور
اختیار والے وہی ہیں جنہیں 'محسن' کا لقب دیا جاتا ہے۔
26 لیکن تم کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اِس کے بجائے جو
سب سے بڑا ہے وہ سب سے چھوٹے لڑکے کی مانند ہو
اور جو راہنمائی کرتا ہے وہ نوکر جیسا ہو۔ 27 کیونکہ عام طور
پر کون زیادہ بڑا ہوتا ہے، وہ جو کھانے کے لئے بیٹھا ہے یا
وہ جو لوگوں کی خدمت کے لئے حاضر ہوتا ہے؟ کیا وہ نہیں
جو کھانے کے لئے بیٹھا ہے؟ بے شک۔ لیکن مَیں خدمت
کرنے والے کی حیثیت سے ہی تمہارے درمیان ہوں۔
28 دیکھو، تم وہی ہو جو میری تمام آزمائشوں کے
دوران میرے ساتھ رہے ہو۔ 29 چنانچہ مَیں تم کو بادشاہی
عطا کرتا ہوں جس طرح باپ نے مجھے بھی بادشاہی عطا کی
ہے۔ 30 تم میری بادشاہی میں میری میز پر بیٹھ کر میرے
ساتھ کھاؤ اور پیو گے، اور تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ
قبیلوں کا انصاف کرو گے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

31 شمعون، شمعون! اِبلیس نے تم لوگوں کو گندم کی
طرح پھٹکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ 32 لیکن مَیں نے تیرے
لئے دعا کی ہے تاکہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے۔ اور جب تُو
مڑ کر واپس آئے تو اُس وقت اپنے بھائیوں کو مضبوط
کرنا۔"
33 پطرس نے جواب دیا، "خداوند، مَیں تو آپ
کے ساتھ جیل میں بھی جانے بلکہ مرنے کو تیار ہوں۔"
34 عیسیٰ نے کہا، "پطرس، مَیں تجھے بتاتا ہوں کہ
کل صبح مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے
جاننے سے انکار کر چکا ہوگا۔"

اب بٹوے، بیگ اور تلوار کی ضرورت ہے

35 پھر اُس نے اُن سے پوچھا، "جب مَیں نے تم
کو بٹوے، سامان کے لئے بیگ اور جوتوں کے بغیر بھیج دیا
تو کیا تم کسی بھی چیز سے محروم رہے؟"
اُنہوں نے جواب دیا، "کسی سے نہیں۔"
36 اُس نے کہا، "لیکن اب جس کے پاس بٹوا یا
بیگ ہو وہ اُسے ساتھ لے جائے، بلکہ جس کے پاس تلوار
نہ ہو وہ اپنی چادر بیچ کر تلوار خرید لے۔ 37 کلامِ مقدّس میں
لکھا ہے، 'اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا' اور مَیں تم کو بتاتا
ہوں، لازم ہے کہ یہ بات مجھ میں پوری ہو جائے۔ کیونکہ جو
کچھ میرے بارے میں لکھا ہے اُسے پورا ہی ہونا ہے۔"
38 اُنہوں نے کہا، "خداوند، یہاں دو تلواریں ہیں۔"
اُس نے کہا، "بس! کافی ہے!"

زیتون کے پہاڑ پر عیسیٰ کی دعا

39 پھر وہ شہر سے نکل کر معمول کے مطابق زیتون
کے پہاڑ کی طرف چل دیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے پیچھے
ہو لئے۔ 40 وہاں پہنچ کر اُس نے اُن سے کہا، "دعا کرو
تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔"
41 پھر وہ اُنہیں چھوڑ کر کچھ آگے نکلا، تقریباً اِتنے
فاصلے پر جتنی دُور تک پتھر پھینکا جا سکتا ہے۔ وہاں وہ جھک
کر دعا کرنے لگا، 42 "اے باپ، اگر تُو چاہے تو یہ پیالہ
مجھ سے ہٹا لے۔ لیکن میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔"
43 اُس وقت ایک فرشتے نے آسمان پر سے اُس پر ظاہر
ہو کر اُس کو تقویت دی۔ 44 وہ سخت پریشان ہو کر زیادہ
دل سوزی سے دعا کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ اُس کا پسینہ خون
کی بوندوں کی طرح زمین پر ٹپکنے لگا۔
45 جب وہ دعا سے فارغ ہو کر کھڑا ہوا اور شاگردوں

کے پاس واپس آیا تو دیکھا کہ وہ غم کے مارے سو گئے ہیں۔
46 اُس نے اُن سے کہا، ”تم کیوں سو رہے ہو؟ اُٹھ کر دعا
کرتے رہو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔“

عیسیٰ کی گرفتاری

47 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک ہجوم آ پہنچا
جس کے آگے آگے یہوداہ چل رہا تھا۔ وہ عیسیٰ کو بوسہ
دینے کے لئے اُس کے پاس آیا۔ 48 لیکن اُس نے کہا،
”یہوداہ، کیا تُو ابنِ آدم کو بوسہ دے کر دشمن کے حوالے کر
رہا ہے؟“
49 جب اُس کے ساتھیوں نے بھانپ لیا کہ اب
کیا ہونے والا ہے تو اُنہوں نے کہا، ”خداوند، کیا ہم
تلوار چلائیں؟“ 50 اور اُن میں سے ایک نے اپنی تلوار
سے امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا۔
51 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”بس کر!“ اُس نے غلام کا
کان چھو کر اُسے شفا دی۔ 52 پھر وہ اُن راہنما اماموں،
بیت المقدس کے پہرے داروں کے افسروں اور بزرگوں
سے مخاطب ہوا جو اُس کے پاس آئے تھے، ”کیا مَیں ڈاکو
ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں لئے میرے خلاف نکلے ہو؟
53 مَیں تو روزانہ بیت المقدس میں تمہارے پاس تھا، مگر
تم نے وہاں مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔ لیکن اب یہ تمہارا وقت
ہے، وہ وقت جب تاریکی حکومت کرتی ہے۔“

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

54 پھر وہ اُسے گرفتار کر کے امامِ اعظم کے گھر لے
گئے۔ پطرس کچھ فاصلے پر اُن کے پیچھے پیچھے وہاں پہنچ گیا۔
55 لوگ صحن میں آگ جلا کر اُس کے ارد گرد بیٹھ گئے۔
پطرس بھی اُن کے درمیان بیٹھ گیا۔ 56 کسی نوکرانی نے
اُسے وہاں آگ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اُس نے
اُسے گھور کر کہا، ”یہ بھی اُس کے ساتھ تھا۔“
57 لیکن اُس نے انکار کیا، ”خاتون، مَیں اُسے
نہیں جانتا۔“
58 تھوڑی دیر کے بعد کسی آدمی نے اُسے دیکھا اور
کہا، ”تم بھی اُن میں سے ہو۔“
لیکن پطرس نے جواب دیا، ”نہیں بھئی! مَیں نہیں
ہوں۔“
59 تقریباً ایک گھنٹا گزر گیا تو کسی اَور نے اصرار کر
کے کہا، ”یہ آدمی یقیناً اُس کے ساتھ تھا، کیونکہ یہ بھی گلیل
کا رہنے والا ہے۔“
60 لیکن پطرس نے جواب دیا، ”یار، مَیں نہیں جانتا
کہ تم کیا کہہ رہے ہو!“
وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ اچانک مرغ کی بانگ
سنائی دی۔ 61 خداوند نے مُڑ کر پطرس پر نظر ڈالی۔ پھر
پطرس کو خداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے اُس سے کہی
تھی کہ ”کل صبح مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو
تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“ 62 پطرس
وہاں سے نکل کر ٹوٹے دل سے خوب رویا۔

لعن طعن اور پٹائی

63 پہرے دار عیسیٰ کا مذاق اُڑانے اور اُس کی پٹائی
کرنے لگے۔ 64 اُنہوں نے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ
کر پوچھا، ”نبوت کر کہ کس نے تجھے مارا؟“ 65 اِس
طرح کی اَور بہت سی باتوں سے وہ اُس کی بے عزتی کرتے
رہے۔

یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے پیشی

66 جب دن چڑھا تو راہنما اماموں اور شریعت کے علما پر مشتمل قوم کی مجلس نے جمع ہو کر اُسے یہودی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا۔ 67 اُنہوں نے کہا، ”اگر تُو مسیح ہے تو ہمیں بتا!“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں تم کو بتاؤں تو تم میری بات نہیں مانو گے، 68 اور اگر تم سے پوچھوں تو تم جواب نہیں دو گے۔ 69 لیکن اب سے ابنِ آدم اللہ تعالیٰ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہو گا۔“

70 سب نے پوچھا، ”تو پھر کیا تُو اللہ کا فرزند ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی، تم خود کہتے ہو۔“

71 اِس پر اُنہوں نے کہا، ”اب ہمیں کسی اَور گواہی کی کیا ضرورت رہی؟ کیونکہ ہم نے یہ بات اُس کے اپنے منہ سے سن لی ہے۔“

پیلاطس کے سامنے

23 پھر پوری مجلس اُٹھی اور اُسے پیلاطس کے پاس لے آئی۔ 2 وہاں وہ اُس پر الزام لگا کر کہنے لگے، ”ہم نے معلوم کیا ہے کہ یہ آدمی ہماری قوم کو گمراہ کر رہا ہے۔ یہ شہنشاہ کو ٹیکس دینے سے منع کرتا اور دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں مسیح اور بادشاہ ہوں۔“

3 پیلاطس نے اُس سے پوچھا، ”اچھا، تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”جی، آپ خود کہتے ہیں۔“

4 پھر پیلاطس نے راہنما اماموں اور ہجوم سے کہا، ”مجھے اِس آدمی پر الزام لگانے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔“

5 لیکن وہ اَڑے رہے۔ اُنہوں نے کہا، ”وہ پورے یہودیہ میں تعلیم دیتے ہوئے قوم کو اُکساتا ہے۔ وہ گلیل سے شروع کر کے یہاں تک آ پہنچا ہے۔“

ہیرودیس کے سامنے

6 یہ سن کر پیلاطس نے پوچھا، ”کیا یہ شخص گلیل کا ہے؟“ 7 جب اُسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ گلیل یعنی اُس علاقے سے ہے جس پر ہیرودیس انتپاس کی حکومت ہے تو اُس نے اُسے ہیرودیس کے پاس بھیج دیا، کیونکہ وہ بھی اُس وقت یروشلم میں تھا۔ 8 ہیرودیس عیسیٰ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا، کیونکہ اُس نے اُس کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا اور اِس لئے کافی دیر سے اُس سے ملنا چاہتا تھا۔ اب اُس کی بڑی خواہش تھی کہ عیسیٰ کو کوئی معجزہ کرتے ہوئے دیکھ سکے۔ 9 اُس نے اُس سے بہت سارے سوال کئے، لیکن عیسیٰ نے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ 10 راہنما امام اور شریعت کے علما ساتھ کھڑے بڑے جوش سے اُس پر الزام لگاتے رہے۔ 11 پھر ہیرودیس اور اُس کے فوجیوں نے اُس کی تحقیر کرتے ہوئے اُس کا مذاق اُڑایا اور اُسے چمک دار لباس پہنا کر پیلاطس کے پاس واپس بھیج دیا۔ 12 اُسی دن ہیرودیس اور پیلاطس دوست بن گئے، کیونکہ اِس سے پہلے اُن کی دشمنی چل رہی تھی۔

سزائے موت کا فیصلہ

13 پھر پیلاطس نے راہنما اماموں، سرداروں اور عوام کو جمع کر کے 14 اُن سے کہا، ”تم نے اِس شخص کو میرے پاس لا کر اِس پر الزام لگایا ہے کہ یہ قوم کو اُکسا رہا ہے۔ مَیں نے تمہاری موجودگی میں اِس کا جائزہ لے کر ایسا کچھ نہیں پایا جو تمہارے الزامات کی تصدیق کرے۔ 15 ہیرودیس بھی کچھ نہیں معلوم کر سکا، اِس لئے اُس نے اِسے ہمارے پاس واپس بھیج دیا ہے۔ اِس آدمی سے کوئی

بھی ایسا قصور نہیں ہوا کہ یہ سزائے موت کے لائق ہے۔
16 اِس لئے مَیں اِسے کوڑوں کی سزا دے کر رِہا کر دیتا
ہوں۔“
[17 اصل میں یہ اُس کا فرض تھا کہ وہ عید کے
موقع پر اُن کی خاطر ایک قیدی کو رِہا کر دے۔]
18 لیکن سب مل کر شور مچا کر کہنے لگے، ”اِسے
لے جائیں! اِسے نہیں بلکہ برابا کو رِہا کر کے ہمیں دیں۔“
19 (برابا کو اِس لئے جیل میں ڈالا گیا تھا کہ وہ قاتل تھا
اور اُس نے شہر میں حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی۔)
20 پیلاطس عیسیٰ کو رِہا کرنا چاہتا تھا، اِس لئے وہ
دوبارہ اُن سے مخاطب ہوا۔ 21 لیکن وہ چلّاتے رہے،
”اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں۔“
22 پھر پیلاطس نے تیسری دفعہ اُن سے کہا، ”کیوں؟
اِس نے کیا جرم کیا ہے؟ مجھے اِسے سزائے موت دینے کی
کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اِس لئے مَیں اِسے کوڑے لگوا کر
رِہا کر دیتا ہوں۔“
23 لیکن وہ بڑا شور مچا کر اُسے مصلوب کرنے کا
تقاضا کرتے رہے، اور آخرکار اُن کی آوازیں غالب آ
گئیں۔ 24 پھر پیلاطس نے فیصلہ کیا کہ اُن کا مطالبہ پورا
کیا جائے۔ 25 اُس نے اُس آدمی کو رِہا کر دیا جو اپنی
باغیانہ حرکتوں اور قتل کی وجہ سے جیل میں ڈال دیا گیا تھا جبکہ
عیسیٰ کو اُس نے اُن کی مرضی کے مطابق اُن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

26 جب فوجی عیسیٰ کو لے جا رہے تھے تو اُنہوں نے
ایک آدمی کو پکڑ لیا جو لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا تھا۔
اُس کا نام شمعون تھا۔ اُس وقت وہ دیہات سے شہر میں
داخل ہو رہا تھا۔ اُنہوں نے صلیب کو اُس کے کندھوں پر
رکھ کر اُسے عیسیٰ کے پیچھے چلنے کا حکم دیا۔
27 ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو لیا جس میں کچھ
ایسی عورتیں بھی شامل تھیں جو سینہ پیٹ پیٹ کر اُس کا ماتم
کر رہی تھیں۔ 28 عیسیٰ نے مڑ کر اُن سے کہا، ”یروشلم
کی بیٹیو! میرے واسطے نہ روؤ بلکہ اپنے اور اپنے بچوں
کے واسطے روؤ۔ 29 کیونکہ ایسے دن آئیں گے جب لوگ
کہیں گے، ’مبارک ہیں وہ جو بانجھ ہیں، جنہوں نے نہ تو
بچوں کو جنم دیا، نہ دودھ پلایا۔‘ 30 پھر لوگ پہاڑوں سے
کہنے لگیں گے، ’ہم پر گر پڑو،‘ اور پہاڑیوں سے کہ ’ہمیں
چھپا لو۔‘ 31 کیونکہ اگر ہری لکڑی سے ایسا سلوک کیا جاتا
ہے تو پھر سوکھی لکڑی کا کیا بنے گا؟“
32 دو اَور مردوں کو بھی پھانسی دینے کے لئے باہر
لے جایا جا رہا تھا۔ دونوں مجرم تھے۔ 33 چلتے چلتے وہ اُس
جگہ پہنچے جس کا نام کھوپڑی تھا۔ وہاں اُنہوں نے عیسیٰ کو
دونوں مجرموں سمیت مصلوب کیا۔ ایک مجرم کو اُس کے
دائیں ہاتھ اور دوسرے کو اُس کے بائیں ہاتھ لٹکا دیا گیا۔
34 عیسیٰ نے کہا، ”اے باپ، اِنہیں معاف کر، کیونکہ یہ
جانتے نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔“
اُنہوں نے قرعہ ڈال کر اُس کے کپڑے آپس میں
بانٹ لئے۔ 35 ہجوم وہاں کھڑا تماشا دیکھتا رہا جبکہ قوم کے
سرداروں نے اُس کا مذاق بھی اُڑایا۔ اُنہوں نے کہا،
”اُس نے اَوروں کو بچایا ہے۔ اگر یہ اللہ کا چنا ہوا اور مسیح
ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔“
36 فوجیوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔ اُس کے
پاس آ کر اُنہوں نے اُسے مے کا سرکہ پیش کیا 37 اور کہا،
”اگر تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا لے۔“
38 اُس کے سر کے اوپر ایک تختی لگائی گئی تھی جس
پر لکھا تھا، ”یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے۔“

39 جو مجرم اُس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے اُن
میں سے ایک نے کفر بکتے ہوئے کہا، ”کیا تُو مسیح نہیں
ہے؟ تو پھر اپنے آپ کو اور ہمیں بھی بچا لے۔“
40 لیکن دوسرے نے یہ سن کر اُسے ڈانٹا، ”کیا تُو
اللہ سے بھی نہیں ڈرتا؟ جو سزا اُسے دی گئی ہے وہ تجھے بھی
ملی ہے۔ 41 ہماری سزا تو واجبی ہے، کیونکہ ہمیں اپنے
کاموں کا بدلہ مل رہا ہے، لیکن اِس نے کوئی بُرا کام نہیں
کیا۔“ 42 پھر اُس نے عیسیٰ سے کہا، ”جب آپ اپنی
بادشاہی میں آئیں تو مجھے یاد کریں۔“
43 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں
کہ تُو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔“

عیسیٰ کی موت

44 بارہ بجے سے دوپہر تین بجے تک پورا ملک
اندھیرے میں ڈوب گیا۔ 45 سورج تاریک ہو گیا اور
بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا
پردہ دو حصوں میں پھٹ گیا۔ 46 عیسیٰ اونچی آواز سے
پکار اُٹھا، ”اے باپ، مَیں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں
سونپتا ہوں۔“ یہ کہہ کر اُس نے دم چھوڑ دیا۔
47 یہ دیکھ کر وہاں کھڑے فوجی افسر* نے اللہ کی
تمجید کر کے کہا، ”یہ آدمی واقعی راست باز تھا۔“
48 اور ہجوم کے تمام لوگ جو یہ تماشا دیکھنے کے لئے
جمع ہوئے تھے یہ سب کچھ دیکھ کر چھاتی پیٹنے لگے اور شہر
میں واپس چلے گئے۔ 49 لیکن عیسیٰ کے جاننے والے
کچھ فاصلے پر کھڑے دیکھتے رہے۔ اُن میں وہ خواتین
بھی شامل تھیں جو گلیل میں اُس کے پیچھے چل کر یہاں تک
اُس کے ساتھ آئی تھیں۔

* سو سپاہیوں پر مقرر افسر

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

50 وہاں ایک نیک اور راست باز آدمی بنام یوسف
تھا۔ وہ یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا 51 لیکن دوسروں
کے فیصلے اور حرکتوں پر رضامند نہیں ہوا تھا۔ یہ آدمی یہودیہ
کے شہر ارمتیہ کا رہنے والا تھا اور اِس انتظار میں تھا کہ اللہ
کی بادشاہی آئے۔ 52 اب اُس نے پیلاطس کے پاس
جا کر اُس سے عیسیٰ کی لاش لے جانے کی اجازت مانگی۔
53 پھر لاش کو اُتار کر اُس نے اُسے کتان کے کفن میں
لپیٹ کر چٹان میں تراشی ہوئی ایک قبر میں رکھ دیا جس میں
اب تک کسی کو دفنایا نہیں گیا تھا۔ 54 یہ تیاری کا دن یعنی
جمعہ تھا، لیکن سبت کا دن شروع ہونے کو تھا۔* 55 جو
عورتیں عیسیٰ کے ساتھ گلیل سے آئی تھیں وہ یوسف کے
پیچھے ہو لیں۔ اُنہوں نے قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ عیسیٰ کی
لاش کس طرح اُس میں رکھی گئی ہے۔ 56 پھر وہ شہر میں
واپس چلی گئیں اور اُس کی لاش کے لئے خوشبودار مسالے
تیار کرنے لگیں۔ لیکن بیچ میں سبت کا دن شروع ہوا، اِس
لئے اُنہوں نے شریعت کے مطابق آرام کیا۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

24 اتوار کے دن یہ عورتیں اپنے تیار شدہ مسالے لے کر
صبح سویرے قبر پر گئیں۔ 2 وہاں پہنچ کر اُنہوں نے دیکھا
کہ قبر پر کا پتھر ایک طرف لڑھکا ہوا ہے۔ 3 لیکن جب وہ
قبر میں گئیں تو وہاں خداوند عیسیٰ کی لاش نہ پائی۔ 4 وہ ابھی
اُلجھن میں وہاں کھڑی تھیں کہ اچانک دو مرد اُن کے پاس
آ کھڑے ہوئے جن کے لباس بجلی کی طرح چمک رہے
تھے۔ 5 عورتیں دہشت کھا کر منہ کے بل جھک گئیں، لیکن
اُن مردوں نے کہا، ”تم کیوں زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈ

* یہودی دن سورج کے غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے۔

رہی ہو؟ 6 وہ یہاں نہیں ہے، وہ تو جی اُٹھا ہے۔ وہ بات
یاد کرو جو اُس نے تم سے اُس وقت کہی جب وہ گلیل میں
تھا۔ 7 ’لازم ہے کہ ابنِ آدم کو گناہ گاروں کے حوالے کر دیا
جائے، مصلوب کیا جائے اور کہ وہ تیسرے دن جی اُٹھے۔‘‘‘
8 پھر اُنہیں یہ بات یاد آئی۔ 9 اور قبر سے واپس آ
کر اُنہوں نے یہ سب کچھ گیارہ رسولوں اور باقی شاگردوں
کو سنا دیا۔ 10 مریم مگدلینی، یُوأنّہ، یعقوب کی ماں
مریم اور چند ایک اَور عورتیں اُن میں شامل تھیں جنہوں
نے یہ باتیں رسولوں کو بتائیں۔ 11 لیکن اُن کو یہ باتیں
بے تکی سی لگ رہی تھیں، اِس لئے اُنہیں یقین نہ آیا۔
12 تو بھی پطرس اُٹھا اور بھاگ کر قبر کے پاس آیا۔ جب
پہنچا تو جھک کر اندر جھانکا، لیکن صرف کفن* ہی نظر آیا۔ یہ
حالات دیکھ کر وہ حیران ہوا اور چلا گیا۔

اماؤس کے راستے میں عیسیٰ سے ملاقات

13 اُسی دن عیسیٰ کے دو پیروکار ایک گاؤں بنام
اماؤس کی طرف چل رہے تھے۔ یہ گاؤں یروشلم سے تقریباً
دس کلومیٹر دُور تھا۔ 14 چلتے چلتے وہ آپس میں اُن واقعات
کا ذکر کر رہے تھے جو ہوئے تھے۔ 15 اور ایسا ہوا کہ جب
وہ باتیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بحث مباحثہ کر رہے
تھے تو عیسیٰ خود قریب آ کر اُن کے ساتھ چلنے لگا۔ 16 لیکن
اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈالا گیا تھا، اِس لئے وہ اُسے پہچان
نہ سکے۔ 17 عیسیٰ نے کہا، ”یہ کیسی باتیں ہیں جن کے
بارے میں تم چلتے چلتے تبادلہ خیال کر رہے ہو؟“
یہ سن کر وہ غمگین سے کھڑے ہو گئے۔ 18 اُن میں
سے ایک بنام کلیوپاس نے اُس سے پوچھا، ”کیا آپ
یروشلم میں واحد شخص ہیں جسے معلوم نہیں کہ اِن دنوں میں
کیا کچھ ہوا ہے؟“
19 اُس نے کہا، ”کیا ہوا ہے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ جو عیسیٰ ناصری کے ساتھ
ہوا ہے۔ وہ نبی تھا جسے کلام اور کام میں اللہ اور تمام قوم
کے سامنے زبردست قوت حاصل تھی۔ 20 لیکن ہمارے
راہنما اماموں اور سرداروں نے اُسے حکمرانوں کے حوالے
کر دیا تاکہ اُسے سزائے موت دی جائے، اور اُنہوں نے
اُسے مصلوب کیا۔ 21 لیکن ہمیں تو اُمید تھی کہ وہی
اسرائیل کو نجات دے گا۔ اِن واقعات کو تین دن ہو گئے
ہیں۔ 22 لیکن ہم میں سے کچھ خواتین نے بھی ہمیں
حیران کر دیا ہے۔ وہ آج صبح سویرے قبر پر گئیں 23 تو
دیکھا کہ لاش وہاں نہیں ہے۔ اُنہوں نے لوٹ کر ہمیں بتایا
کہ ہم پر فرشتے ظاہر ہوئے جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ زندہ
ہے۔ 24 ہم میں سے کچھ قبر پر گئے اور اُسے ویسا ہی پایا
جس طرح اُن عورتوں نے کہا تھا۔ لیکن اُسے خود اُنہوں
نے نہیں دیکھا۔“
25 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”ارے نادانو! تم
کتنے کُند ذہن ہو کہ تمہیں اُن تمام باتوں پر یقین نہیں آیا
جو نبیوں نے فرمائی ہیں۔ 26 کیا لازم نہیں تھا کہ مسیح یہ
سب کچھ جھیل کر اپنے جلال میں داخل ہو جائے؟“ 27 پھر
موسیٰ اور تمام نبیوں سے شروع کر کے عیسیٰ نے کلامِ مقدّس
کی ہر بات کی تشریح کی جہاں جہاں اُس کا ذکر ہے۔
28 چلتے چلتے وہ اُس گاؤں کے قریب پہنچے جہاں
اُنہیں جانا تھا۔ عیسیٰ نے ایسا کیا گویا کہ وہ آگے بڑھنا
چاہتا ہے، 29 لیکن اُنہوں نے اُسے مجبور کر کے کہا،
”ہمارے پاس ٹھہریں، کیونکہ شام ہونے کو ہے اور دن
ڈھل گیا ہے۔“ چنانچہ وہ اُن کے ساتھ ٹھہرنے کے لئے
اندر گیا۔ 30 اور ایسا ہوا کہ جب وہ کھانے کے لئے بیٹھ

* لفظی ترجمہ: کتان کی پٹیاں جو کفن کے لئے استعمال ہوتی تھیں۔

گئے تو اُس نے روٹی لے کر اُس کے لئے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے اُسے ٹکڑے کر کے اُنہیں دیا۔ 31 اچانک اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنہوں نے اُسے پہچان لیا۔ لیکن اُسی لمحے وہ اوجھل ہو گیا۔ 32 پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”کیا ہمارے دل جوش سے نہ بھر گئے تھے جب وہ راستے میں ہم سے باتیں کرتے کرتے ہمیں صحیفوں کا مطلب سمجھا رہا تھا؟“

33 اور وہ اُسی وقت اُٹھ کر یروشلم واپس چلے گئے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو گیارہ رسول اپنے ساتھیوں سمیت پہلے سے جمع تھے 34 اور یہ کہہ رہے تھے، ”خداوند واقعی جی اُٹھا ہے! وہ شمعون پر ظاہر ہوا ہے۔“

35 پھر اماؤس کے دو شاگردوں نے اُنہیں بتایا کہ گاؤں کی طرف جاتے ہوئے کیا ہوا تھا اور کہ عیسیٰ کے روٹی توڑتے وقت اُنہوں نے اُسے کیسے پہچانا۔

عیسیٰ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

36 وہ ابھی یہ باتیں سنا رہے تھے کہ عیسیٰ خود اُن کے درمیان آ کھڑا ہوا اور کہا، ”تمہاری سلامتی ہو۔“

37 وہ گھبرا کر بہت ڈر گئے، کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ کوئی بھوت پریت دیکھ رہے ہیں۔ 38 اُس نے اُن سے کہا، ”تم کیوں پریشان ہو گئے ہو؟ کیا وجہ ہے کہ تمہارے دلوں میں شک اُبھر آیا ہے؟ 39 میرے ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھو کہ مَیں ہی ہوں۔ مجھے ٹٹول کر دیکھو، کیونکہ بھوت کے گوشت اور ہڈیاں نہیں ہوتیں جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرا جسم ہے۔“

40 یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔ 41 جب اُنہیں خوشی کے مارے یقین نہیں آ رہا تھا اور تعجب کر رہے تھے تو عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا یہاں تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟“ 42 اُنہوں نے اُسے بھنی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا دیا۔ 43 اُس نے اُسے لے کر اُن کے سامنے ہی کھا لیا۔

44 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”یہی ہے جو مَیں نے تم کو اُس وقت بتایا تھا جب تمہارے ساتھ تھا کہ جو کچھ بھی موسیٰ کی شریعت، نبیوں کے صحیفوں اور زبور کی کتاب میں میرے بارے میں لکھا ہے اُسے پورا ہونا ہے۔“

45 پھر اُس نے اُن کے ذہن کو کھول دیا تاکہ وہ اللہ کا کلام سمجھ سکیں۔ 46 اُس نے اُن سے کہا، ”کلامِ مقدّس میں یوں لکھا ہے، مسیح دُکھ اُٹھا کر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ 47 پھر یروشلم سے شروع کر کے اُس کے نام میں یہ پیغام تمام قوموں کو سنایا جائے گا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کی معافی پائیں۔ 48 تم اِن باتوں کے گواہ ہو۔ 49 اور مَیں تمہارے پاس اُسے بھیج دوں گا جس کا وعدہ میرے باپ نے کیا ہے۔ پھر تم کو آسمان کی قوت سے ملبس کیا جائے گا۔ اُس وقت تک شہر سے باہر نہ نکلنا۔“

عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

50 پھر وہ شہر سے نکل کر اُنہیں بیت عنیاہ تک لے گیا۔ وہاں اُس نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی۔ 51 اور ایسا ہوا کہ برکت دیتے ہوئے وہ اُن سے جدا ہو کر آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ 52 اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا اور پھر بڑی خوشی سے یروشلم واپس چلے گئے۔ 53 وہاں وہ اپنا پورا وقت بیت المقدّس میں گزار کر اللہ کی تمجید کرتے رہے۔